۱۰۰۳

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ **ابن الاثیر الجزری** الملقب بعز الدین رحمہ اللہ

جسمین ابتدا سے خلقت و انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور بنی امیہ و خلفاء راشدین و بنی امیہ

و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام عالم کا بیان ۶۲۸ھ تک

ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ اسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ششم

جسمین رسول اللہ کے آبا و اجداد کرام کا ولادت و نبوت اور اشاعت اسلام اور ۱۰ھ

تک کے غزوات وغیرہ تمام کا حال قلمبند کیا گیا ہے

اور جس کا

مولوی **محمد عبد الغفور خان** متوطن رامپور مہتمم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

قیمت فی جلد تین روپیہ

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی
المعروف بہ **ابن الاثیر الجزری** الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جسمین ابتداے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم اور خلفاے راشدین و بنی امیہ
و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا
ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ششم

جس مین رسول اللہ کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت و نبوت اور اشاعت اسلام اور نیز ۷ھ
تک کے غزوات ہادی انام کا حال قلمبند کیا گیا ہے

اور جس کا

مولوی **محمد عبد الغفور خان** متوطن رامپور و مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ

تمام حقوق طبع محفوظ ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (طبع اوّل) قیمت فی جلد تین روپیہ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ششم

کمزور مسلمانون کی ایذادہی

تتمہ

رسول اللہ صلعم کا نسب اور آپ کے آبا و اجداد کے بعض حالات

۱- رسول اللہ کے باپ عبد اللہ اور عبد المطلب کی نذر رسول اللہ صلعم کا نام محمدؐ ہے ولادت باسعادت کا ذکر اوپر کسریٰ نوشیروان کے عہد حکومت مین ہم کر آئے ہین (دیکھو فقرہ ۱۸۶ تا ۱۹۶ - اور فقرہ ۲۱۳ تا ۲۱۶ جلد سوم) آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ تہا اور عبد اللہ کی کنیت ابو الفتح اور ایک روایت مین ابو محمد اور بعض کے نزدیک ابو احمد بن عبد المطلب بیان کی گئی ہے عبد اللہ اپنے باپ کی اولاد مین سب سے چہوٹے تہے اور عبد اللہ اور ابو طالب جن کا نام عبد مناف تہا اور زبیر[۳] اور عبد الکعبہ[۴] اور عاتکہ[۵] اور امیمہ[۶] اور برہ[۷] ساتون عبد المطلب کے بیٹے بیٹیان ایک بی بی سے تہین ان کی مان کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ تہا -

عبد المطلب نے ایک نذر مانی تہی کہ اگر وہ چاہ زمزم کہودین اور اس وقت قریش اوس کے

کہودنے مین مانع ہون جس کا کہ ہم آگے ذکر کرینگے اور ان کے دنش بیٹے جوان ہو جائین اور اس وقت قریش کے مقابلہ مین اون کی مدد کرین تو وہ کعبہ کے پاس اللہ تعالی کے واسطے اپنے ایک بیٹے کو ذبح کرینگے غرض جب یہ لڑکے دنش ہو گیے اور انہین معلوم ہوا کہ اُن کے بیٹے اب اون کی حمایت کر سکتے ہین تو عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے کہا کہ مین نے ایسی ایسی نذر مانی ہے اون سب نے باپ کی اطاعت کی اور اپنے قربان ہونے کے واسطے راضی ہو گیے اور بولے ہم مین سے جس کو چاہو قربان کردو مگر آپ ہم مین سے ایک کو کس طرح منتخب کرینگے۔ کہا تم مین سے ہر ایک شخص ایک ایک قدح (یعنی تیر) لے اور اپنا اپنا نام لکہے سب نے ایسا ہی کیا اور تیر لیکر باپ پاس حاضر ہوئے اور یہ سب ملکر کعبہ کے درمیان ہبل بت کے پاس گیے۔ جو اون کا سب سے بڑا بت تہا یہ بت ایک کنوئے کے کنارہ تہا جہان کعبہ پر چڑہانے کی قربانیان ہوا کرتی تہین۔

۲۔ عرب کا تیرون سے قرعہ اندازی کرنا ہبل کے پاس سات قدح رکہے رہا کرتے تھے ہر قدح پر کچھہ کچھہ لکھا ہوا تہا ایک قدح پر لفظ عقل (دیت) لکہا تہا جب اون مین اختلاف ہوتا کہ دیت اون مین سے کون دے تو اوس وقت وہ اوسے ساتون قدح مین ملاکر قرعہ ڈالتے تہے دوسرے قدح مین نعم (یعنی ہان) لکہا ہوا تہا جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اوسے اور تیرون مین ملاکر نکالتے اگر وہ تیر نکل آتا تو وہ کام کرتے تہے تیسرا ایک اور تیر تہا اوسمین لا (نہین) لکھا تھا جب کسی کام کا ارادہ کرتے اور اگر لا کا تیر نکل آتا تو وہ کام نہین کرتے تہے۔ چوتھا ایک اور تیر تھا اوس مین منکم (تم مین سے) اور پانچوین مین ملصوق (ملا ہوا یا مقیم) اور چھٹے مین من غیرکم (تمہارے غیر مین سے) لکھا ہوا تہا اور

ایک تیر مین پانی لکہا ہوا تہا جب کبہی کنوا کہودتے تو اوسے تیرون مین ملاکر نکالتے تہے
اگر وہ تیر نکل آتا تو اوسے کہودتے تہے اون کا قاعدہ تہا کہ جب وہ چاہتے کہ کسی لڑکے کا ختنہ
یا کسی لڑکی کا نکاح کرین یا کسی مردہ کو دفن کرین یا اون مین سے کسی کے نسب مین شک
ہوتا تو وہ سو درہم اور قربانی کی اوٹنیان لیتے اور ہبل کے پاس آکر تیر والے کو دیتے
جو تیر پہینکا کرتا تہا پہر وہ اوس شخص کو جس سے اون کی کوئی غرض ہوتی وہان پاس
لاتے اور کہتے یا الٰہی یہ شخص فلان بن فلان ہے اور ہم اوس کی نسبت فلان بات
چاہتے ہین تو سچ سچ بتادے پہر اوس تیر والے سے کہتے کہ اپنے تیر پہینک وہ
تیر پہینکتا اگر اون تیرون مین منکم کا تیر نکل آتا تو وہ شریف ہوتا اور اگر من غیرکم نکلتا تو وہ
حلیف سمجہا جاتا اور اگر ملصق آتا تو وہ اپنے درجہ کا ہوتا نہ اون کا نسب والا ہوتا اور نہ اوسکا
حلیف ہوتا اور اگر اس کے سوا کوئی اور کام کی بات ہوتی اور وہ نکلتی یعنی نعم نکلتا تو اوس کام
کو کرتے اور اگر لا نکل آتا تو وہ ایک سال تک اوسے نکرتے اور دوسرے سال پہر قرعہ
ڈالتے اور جو کچہہ نکلتا اوس کے مطابق عمل کرتے تہے۔

۲۳۔ قربانی کے واسطے عبداللہ کا نام نکلنا اور قریش کا اون کو قربانی پر چڑہانے سے روکنا۔

غرض عبدالمطلب نے تیر والے سے کہا۔ کہ میرے ان بیٹون کی نسبت قرعہ ڈال اور اوسی
اپنی نذر کا حال بہی بتایا عبداللہ اپنے باپ کی اولاد مین سب سے چہوٹے اور باپ کے
زیادہ پیارے تہے جب تیر والا اوٹہا اور اس نے قرعہ اندازی شروع کی تو عبدالمطلب
بہی کہڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے لگے پہر جب تیر والے نے قرعہ
ڈالا تو اسمین عبداللہ کا نام نکلا اور عبدالمطلب نے اون کا ہاتہہ پکڑا اور اساف اور نائلہ کی
طرف آئے جہان کہ لوگ آکر قربانیان چڑہایا کرتے تہے لیکن قریش یہ سنتے ہی

اپنی اپنی مجلس سے اوٹھے اور عبد المطلب سے پوچھا کہ یہ تو کیا کرتا ہے کہا مین اسے
ذبح کرتا ہون قریش نے اور نیز عبد المطلب کی باقی اولاد نے کہا کہ ذبح تو ہم تجھے
اوس وقت تک نہین کرنے دینگے جب تک کہ تو اور سب حیلون کو پورا نہ کرے
کیونکہ اگر تو نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا تو ہم مین سے ہر کوئی آکر اپنے بیٹے کو یہان ذبح
کیا کریگا۔ اور مغیرۃ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم نے کہا کہ تو اوسے اوس وقت تک
ذبح نہین کر سکے گا کہ جب تک تیرے اور سب حیلے پورے نہ ہو جائین اگر اوس کے
عوض ہمارے مال کام آئین گے تو ہم اوس پر سے قربان کر دینگے۔

۴۔ عبد المطلب کا کاہنہ کی ہدایت کے بموجب سو اونٹ عبد اللہ کے عوض قربانی کرنا۔

پھر قریش نے اور عبد المطلب کے بیٹون نے اون سے کہا کہ اوسے ذبح نہ کر بلکہ (قصبہ حجر
مین ایک کاہنہ ہے اوسکے پاس چل اور اوس سے اس باب مین دریافت کر اگر وہ ذبح کرنے کو کہے
تو تو اوسے ذبح کرنا اور اگر وہ اور کوئی ایسی بات بتادے کہ جسمین تیرا اور تیرے بیٹے عبد اللہ کا فایدہ ہو تو
اوسی بات کو قبول کر لینا پھر یہ سب لوگ اوسی کاہنہ کے پاس خیبر مین گیے اور اس
سے عبد المطلب نے اپنا سارا قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ آج تو تم میرے پاس سے
جاؤ جب میرا تابع جن آئیگا تو مین اوس سے دریافت کرون گی تب اوس کا جواب
دونگی یہ سب لوٹ آئے اور دوسرے روز صبح کو پھر اوس کے پاس گیے اوس نے
کہا کہ میرے پاس میرا تابع آیا اور جو مجھے اوس کا حال تھا سب بتا گیا ہے تم لوگون
مین دیت کا کیا رواج ہے کس قدر دیت دی جاتی ہے اونہون نے کہا کہ دس اونٹ
ہمارے یہان دیت ہوا کرتے ہین اوس وقت تک یہی ان کا دستور تھا اوس نے
کہا کہ تم اپنے ملک کو لوٹ جاؤ اور دس اونٹ لیجا کر اون کے مقابلہ مین عبد اللہ پر قرعہ

ڈالو اگر عبد اللہ کے نام پر قرعہ نکلے تو اور دس زیادہ کر کے پہر قرعہ ڈالو اور ایسے ہی برابر بڑہاتے چلے جاؤ جب تک کہ تمہارا رب راضی نہو جائے پہر جب اونٹون پر قرعہ نکل آئے تو اونہین قربانی کردو اور جان لو کہ پروردگار تم سے راضی ہوگیا اور عبد اللہ کو اوس نے نجات دیدی۔

یہ لوگ اوس کاہنہ کے پاس سے مکہ کو آئے اور اوس کے حکم کے مطابق کاربند ہوئے اور عبد المطلب اللہ تعالی سے دعا مانگنے کو کھڑے ہوئے اور عبد اللہ کو قرعہ گاہ کے قریب لے گیے اور دس اونٹون کے مقابلہ مین قرعہ ڈالا۔ لیکن قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا پہر دس اور زیادہ کیے پہر بہی قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا اس طرح سے وہ بڑہاتے جاتے تہے اور قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلتا جاتا تہا جب سو اونٹ ہو گیے تو قرعہ اونٹون کے نام پر نکلا تو حاضرین بول اوٹہے کہ عبد اللہ پروردگار تجھ سے راضی ہو گیا عبد المطلب نے کہا مین اسے نہ مانون گا جب تک کہ مین تین مرتبہ قرعہ ڈال کر نہ دیکہ لون۔ پہر تین مرتبہ قرعہ ڈالا اور تینون مرتبہ اونٹون پر قرعہ نکلا اسواسطے اونٹ ذبح کرڈالے اور انہین قربان گاہ پر چہوڑ دیا تا کہ جو انسان لینا چاہے اونہین لیجائے اور اگر کوئی درندہ کہائے تو اونہین کہائے۔

۵۔ عبد اللہ سے عورتون کا نکاح کی درخواست کرنا اور عبد اللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے

عبد اللہ بن عبد المطلب کے نکاح کا حال سنئے جو بی بی آمنہ بنت وہب رسول صلعم کی والدہ ماجدہ کے ساتہہ ہوا تہا جب عبد المطلب اونٹون کی قربانی سے فارغ ہو چکے تو عبد اللہ اپنے بیٹے کو لیکر لوٹے۔ بیٹے کا ہاتہہ اس وقت باپ کے ہاتہہ مین تہا راستے مین ان باپ بیٹون کا گذر ام قتال بنت نوفل بن اسد پر ہوا۔ جو ورقہ بن نوفل

کی بہن تہی اور بیت الحرام کے پاس کہڑی تہی اوس نے جب عبداللہ اور اون کے چہرۂ نورانی کے طرف دیکہا تو پوچہا عبداللہ تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا کہ مین اپنے باپ کے ساتہہ جاتا ہون اُم قتال نے کہا کہ مین تمہین اوسی قدر اونٹ دیتی ہون جس قدر تمہارے باپ نے تم پر سے قربانی کئے ہین تم مجہ سے ابہی ہمبستری کرلو۔ عبداللہ نے کہا کہ مین اس وقت اپنے باپ کے ساتہہ ہون نہ تو مین اون کے برخلاف کوئی کام کرسکتا ہون اور نہ اون کو چہوڑ کر یہان رہ سکتا ہون۔

غرض عبدالمطلب اسیطرح اونہین لئے ہوئے چلے گئے اور اون کے پاس وہب بن عبد مناف بن زہرہ آئے جو بنی زہرہ کے سردار تہے اونہون نے اپنی بیٹی بی بی آمنہ بنت وہب عبداللہ کے نکاح مین دیدی۔ بی بی آمنہ کی۔ مان کا نام تہا برہ بنت عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصیؓ۔ اور برہؓ کی مان کا نام تہا ام حبیب بنت اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ اور ام حبیب کی مان کا نام تہا برّہ بنت عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔

پہر جب عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے ہوگیا تو وہ بی بی آمنہ کے مکان مین گئے اور اون سے ہم بستر ہوئے اور اون کو حمل رہ گیا پہر وہ اپنے بی بی کے پاس سے نکلکر آئے اور اسی عورت پر ہو کر گذرے جس نے کل ہم بستری کے واسطے کہا تہا اور عبداللہ نے اوس سے پوچہا کہ آج تو مجہ سے وہی درخواست کیون نہین کرتی جو تو نے مجہ سے پہلے کی تہی وہ بولی جو نور تیرے چہرے پر کل چمکتا تہا وہ تجہ سے جدا ہوگیا اس لیے اب مجہکو تیری کچہ حاجت نہین ہے اوس نے کہین اپنے بہائی ورقہ بن نوفل سے سنا تہا کہ بنی اسمعیل کی نسل سے اس امت کے واسطے ایک نبی

ہونے والا ہے۔

ایک روایت اس طرح بہی ہے کہ عبد المطلب اپنے بیٹے عبد اللہ کو لیکر نکلے کہ اونکا نکاح کردین اسی مین اون کا گذر خثعم کے ایک کاہنہ پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مر تہا اور اپنے قبیلہ والون مین بہت مشہور تھی اوس نے عبد اللہ کے چہرے پر نور دیکھا اور کہا اے جوان تو مجھ سے اس وقت ہم بستری کرین تجھے سو اونٹ دون گی عبد اللہ نے کہا۔

اَمَّا الحَرَامُ فَالمَمَاتُ دُونَه	وَالحِلُّ لاَ حِلَّ فَاَستَبِینَه

اگر حرام کرنا مطلوب ہے تو اوس سے موت ہی بہتر ہے۔ اور اگر تو حلال چاہتی ہے تو حلال تو نہین ہے مین تجہی صاف صاف بتائے دیتا ہون

فَکَیفَ بِالاَمرِ الَّذِی تَبغِینَه	یَحمِی الکَرِیمُ عِرضَه وَدِینَه

اس لئے جو کام کہ تو چاہتی ہے وہ کیونکر ہوسکے جو شخص کریم اور بزرگ ہے وہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کیا کرتا ہے

پہر عبد اللہ نے اوس سے کہا کہ مین اپنے باپ کے ساتھ ہون اون سے الگ نہین ہوسکتا ہون پہر عبد المطلب اونہین لے گیے۔ اور بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے اون کا نکاح کردیا۔ اور وہ وہان تین روز رہے۔ پہر جب لوٹ کر آئے تو اوس خثعمیہ عورت پر پہر اون کا گذر ہوا اور اونہون نے اوس سے وہی درخواست کی جو اوس نے اون سے پہلے کی تہی اور کہا کہ تو نے جو مجھ سے کہا تہا کیا وہ اب تجھے منظور ہے اوس عورت نے کہا اے جوان مین رنڈی نہین ہون مگر مین نے تیرے چہرے پر ایک نور دیکھا تہا اوسے دیکھکر مین نے چاہا کہ وہ مجھے مل جائے مگر خدا کو منظور نہ تھا اوسے تو کسی اور کو دینا تھا وہ دیدیا پہلا یہ تو بتا کہ مجھ سے ملنے کے بعد تو نے کیا کام کیا ہے اونہون نے کہا میرے باپ نے میرا نکاح آمنہ بنت وہب سے

کردیا ہے اس پر فاطمہ بنت مرّ نے کہا۔

اِنّی رَاَیتُ مُخِیلَۃً لَمَعَت ۔۔۔ فتلالئت بِحَنَاتِمِ القَطرِ

مین نے ایک ابر چمکتا ہوا دیکھا کہ جس کے برسنے کا خیال ہوتا تھا اوسمین سی سیاہ بدلیان مینہ کی چلنے لگین

فَسَمَا بِھَا نُورٌ یُضِیءُ بِہٖ ۔۔۔ مَا حَولَہٗ کَاِضَاءَۃِ البَدرِ

پہر اوسمین سی ایک نور نکلکر آسمان کیطرف کو اوٹہا۔ کہ جس سی تمام چیزین جو اوسکی گرد تہین چودہوین رات کی چاند کیطرح چمکتی تہین

وَرَاَیتُ سُقیَاھَا حَیَا بَلَدٍ ۔۔۔ وَقَعَت بِہٖ وَعِمَارَۃَ القَفرِ

اور مین نے دیکھا کہ جو پانی اوس ابر سے نیچے آیا وہ زمین کی سرسبزی اور خوشحالی کا اور بیابان کی آبادی کا باعث ہوا

فَرَجَوتُہٗ فَخرًا اَبُوءُ بِہٖ ۔۔۔ مَا کُلُّ قَادِحِ زَندِہٖ یُورِی

مینے حصول فخر کیلیے چاہا کہ اوس سی نکاح کرون۔ مگر یہ قاعدہ ہی۔ کہ جسقدر لوگ چقماق سی آگ نکالنی کی کوشش کرتی ہین وہ سب آگ نہین نکالتی

لِلّٰہِ مَا زُھرِیَّۃٌ سَلَبَت ۔۔۔ مِنکَ الَّذِی سَلَبَت وَمَا تَدرِی

اسد اسد وہ کیا ہی چیز ہی جو ایک زہریہ بی بی نے تجھ سے لے لی۔ اور وہ چیز کہ لے لے تجھسے اوس کی خبر ہی نہین ہوئی

اور یہ بہی اوسی نے کہا ہے۔

بَنِی ھَاشِمٍ قَد غَادَرَت مِن اَخِیکُمُ ۔۔۔ اُمَینَۃُ اِذ لِلبَاہِ یَعتَرِکَانِ

اسے بنی ہاشم تمہارے بہائی عبد اسد کو بی بی امینہ نے جسوقت کہ یہ دونون کاربشری مین مصروف تہی ایسا ہی سوکہا کرکے

کَمَا غَادَرَ المِصبَاحَ عِندَ خُمُودِہٖ ۔۔۔ فَتَائِلَ قَد بُلَّت لَہٗ بِدِھَانٍ

جیسے بتیان جو چراغ کیواسطے روغن مین تر کی گئی ہون چراغ کی فرو ہو جانے کے وقت اوسے سوکہا چہوڑ دیا کرتی ہین

فَمَا کُلُّ مَا یَحوِی الفَتٰی مِن تِلَادِہٖ ۔۔۔ لِعَزمٍ وَلَا مَا فَاتَہٗ لِتَوَانِی

جو جو خوشیان کہ آدمی کو ملا کرتی ہین یہ نہین ہے۔ کہ وہ اوسے اوس کی کوشش سے ملتی ہین

اور نہ جو چیزین کہ اوس سے کہو جاتی ہین یہ ہے کہ اوسکی سستی سے کہو جاتی ہین۔

فاجمل اذا طالبت امراً فانّه	سیکفیکه جدّان یعتلجان

اس لیے جب کوئی کام کرنا تجھے مطلوب و منظور ہو۔ تو اوسمین سبتجھے آہستگی کرنا چاہیے۔ کیونکہ سعادت وشقاوت دونو طرح کے نصیب باہم کشتی کرکے تیرا کام ہاتھ مین لینگے۔

سیکفیکہ اِمّا یدٌ مُقفعلّۃٌ	واما یدٌ مبسوطۃٌ ببنانِ

یا تو ایسا ہوگا کہ شقاوت غالب ہوجائیگی۔ اور اوس کا دست کشیدہ تیرے کام کرنے کا مالک ہوجائیگا یا سعادت کا پلہ بھاری رہیگا۔ اور اوس کا کھلا ہوا ہاتھ تیرا کام انجام دے گا۔

ولمّا حوت منہ امینۃ ما حوت	حوت منہ فخراً ما لذٰلک ثانی

اور جب بی بی آمنہ نے اون سے وہ چیز لے لی جو اونھون نے اون سے لے لی تو وہ اوس چیز سے ایسے فخر والی ہوگئین کہ جسکا ثانی دنیا بھر مین کہین نہین۔

اور بعض کہتے ہین کہ عبد اللہ جس عورت پر ہو کر گذرے تھے وہ کوئی اور عورت تھی یہ نہ تھی واللہ اعلم۔

۶۔ عبد اللہ کی وفات مدینہ مین زہری کہتا ہے۔ کہ عبد المطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو مدینہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہان سے وہ جا کر کچھ کھجورین لے آوین۔ مدینہ مین پہونچکر اون کا انتقال ہوگیا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین نہین بلکہ وہ شام مین تھے وہان سے قریش کے قافلے کے ساتھ آئے اور مدینہ مین اوترے پہلے سے وہ بیمار تھے مدینہ مین اون کا انتقال ہوگیا اور نابغۃ الجعدی کی زمین مین مدفون ہوئے اوس وقت اون کی عمر پچیس سال کی اور بعض کہتے ہین اٹھائیس سال کی تھی ابھی تک رسول اللہ صلعم پیدا ابھی نہین ہوئے تھے اپنے والد کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہین۔

۷۔ عبد المطلب اور اونکی ماں باپ اور اونکی پیدایش عبد اللہ رسول اللہ صلعم کے باپ عبد المطلب کے

بیٹے تھے عبد المطلب کا نام تھا شیبہ (سفید بالون والا) یہ اس واسطے اون کا نام ہوا تھا کہ پیدا ہونے کے وقت اون کے سر مین سفید بال تھے۔ اون کے مان کا نام تھا سلمی بنت عمرو بن زید الخزرجیہ النجاریہ۔ اور اون کی کنیت تھی ابو الحارث اونھین عبد المطلب اس واسطے کہنے لگے تھے کہ اون کے باپ ہاشم تجارت کے واسطے شام کو گئے تھے۔ جب مدینہ کو آئے تو عمرو بن لبید الخزرجی النجاری کے یہان فروکش ہوئے جب اونکی نظر اوس کی بیٹی سلمی پر پڑی تو اونھین اوس کی طرف رغبت ہوئی اور اوس سے نکاح کر لیا لیکن اس نکاح مین اوس کے باپ نے یہ شرط کر لی کہ جب اوس کے بچا پیدا ہونے کو ہو تو اوسے میرے گھر بھیجدیا جائے پھر ہاشم منزل مقصود کو روانہ ہوگئے اور پھر شام سے لوٹ کر آئے تو وہین اپنی بی بی کے مکان مین ہی اوس سے ہم بستر ہوئے بعد ازان اوسے مکہ لے آئے اور وہ حاملہ ہوگئی۔ جب مدت حمل اخیر ہوئی تو اوسے اپنی مان کے گھر پہونچا دیا اور خود شام کو چلے گیے اور غزہ مین جا کر اون کا انتقال ہو گیا اور سلمی کے پیٹ سے عبد المطلب پیدا ہوئے اور سات برس کی عمر تک وہین مدینہ مین رہے (غزہ مشارف شام مین اور فلسطین کے علاقہ مین ایک مشہور شہر ہے۔ ہاشم کی اسی جگہہ قبر تھی مگر اب تو اوس کا پتہ کسی کو نھین معلوم کہ کس مقام پر تھی۔ ہاشم کے یہان پر وفات پاتے کے سبب سے اس مقام کو غزہ ہاشم کہا کرتے ہین)

۸۔ مطلب کا عبد المطلب کو مدینہ سے لانا اور اون کے نام کی وجہ تسمیہ۔

پھر ایک شخص بنی الحارث بن عبد مناف کا کہین مدینہ کی طرف ہو کر گذرا۔ وہان اوس نے دیکھا کہ بچے تیرون سے کھیل رہے ہین۔ اونمین شیبہ جب تیر نشانہ پر مارتا ہے تو کہتا ہے مین ابن ہاشم سید البطحا ہون۔ پس حارثی نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا مین

ابن ہاشم ابن عبد مناف ہون۔ پہر جب وہ حارثی مکہ کو آیا۔ تو اوس نے مطلب سے
کہا ابو الحارث یثرب مین مین نے کچہہ بچے دیکہے ہین۔ اون مین تیرا ایک بہتیجا بہی ہے
ایسا لڑکا چہوڑنا نہ چاہیے۔ اوسے تو جاکر لے آیا۔ مطلب اس وقت حجر (یعنی حرم)
مین تہے اونہون نے کہا کہ مین اپنے گہر کو بہی نہین جاونگا یہین سے جاکر مین اوسے
لاؤن گا اس واسطے اوس حارثی نے اونہین اپنی اونٹنی دی اور اسی پر سوار ہوکر مطلب
مدینہ کو آئے اور وہان لڑکون کو دیکہا کہ گیند کہیل رہے ہین اون مین اونہون نے اپنے
بہتیجے کو پہچان لیا اور اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے جب اوس نے اپنا نام بتایا۔ تو
اوسے لیکر پیچہے اونٹنی پر بٹہا لیا اور بعض کہتے ہین کہ مان کی اجازت لیکر مکہ کو اوسے
لے آئے۔

مکہ مین جسوقت وہ آئے تو صبح کا وقت تہا اور لوگ اپنی اپنی مجلسونمین بیٹہے ہوئے تہے
ایک نئے لڑکے کو پیچہے دیکہکر پوچہنے لگے کہ یہ کون ہے مطلب نے اون سے کہدیا
کہ یہ میرا عبد ہے پہر وہ اپنی بی بی خدیجہ بنت سعید بن سہم کے پاس اپنے گہر کو لے گئے
اوس نے پوچہا یہ کون ہے کہا میرا عبد ہے اور اون کے واسطے کپڑے مول لیئے
اور اونہین پہنائے پہر شام کو گہر سے نکلکر بنی عبد مناف کی مجلس مین آئے اور اون سے
کہا کہ یہ میرے بہائی کا بیٹا ہے۔ پہر جب کبہی عبد المطلب اون کے بعد مکہ کے
طواف کو جاتے تو مطلب کے کہنے کے بموجب کہ یہ میرا عبد ہے لوگ اونہین عبد المطلب
کہتے تہے اور رفتہ رفتہ اون کا یہی نام پڑگیا۔

۹۔ عبد المطلب اور نوفل کا جہگڑا اور ابو سعید بخاری کی مدد اور عبد المطلب کی عزت۔ اور سقایہ و رفادت پہر مطلب نے عبد المطلب کو اون کے باپ کی جائداد کا حال بتادیا۔ اور انہین جو کچہہ تہا وہ

اون کو ملنا ۔ سب دیدیا لیکن مطلب کے مرنے کے بعد نوفل بن عبد مناف
نے جو عبد المطلب کا دوسرا چچا تھا ایک رکح کی یعنی گھر کے صحن کی نسبت جھگڑا کیا
اور اوسے لے لیا ۔ عبد المطلب نے اس واسطے قریش کے بڑے بڑے لوگون
سے اس کا ذکر کیا اور اون سے مدد چاہی کہ چچا سے فیصلہ کرا دین مگر اونہون نے
کہا کہ ہم تیرے اور اوس کے درمیان نہین پڑتے تو جان تیرا چچا جانے ۔
اس ایسے لاچار ہوکر عبد المطلب نے اپنے مامون کو لکہا ۔ جو بنی نجار مین سے تہے اور
اون سے سارا حال بیان کیا ۔ ابوسعید بن عدس النجاری یہ سنتے ہی اسّی سوارون
سے بطحی کو آیا ۔ اور عبد المطلب اوس کے استقبال کو گیے اور کہا مامون گھر چلو ۔
ابوسعید نے کہا پہلے مین نوفل سے مل لون تب گھر جاؤنگا ۔ اور سیدہا حجر مین گیا
وہان مشائخ قریش مین نوفل بیٹہا ہوا تہا ۔ ابوسعید نے اوسکے سر پر جاکر تلوار کہینچی ۔ اور
پروردگار کعبہ کی قسم کہا کر کہا کہ ہمارے بہانجے کے صحن کو تو اوسے دیدے ۔
نہین تو یہ تلوار تیرے خون مین رنگونگا ۔ نوفل نے وہ رکح عبد المطلب کو دیدیا ۔ اور جو
حاضرین تہے وہ اس دینے کے گواہ ہو گئے ۔
پہر ابوسعید نے عبد المطلب سے کہا بہانجے گھر چلو ۔ اور وہان آکر تین روز رہا ۔ پہر عمرہ کیا ۔ اور
مدینہ والے لوگ مدینہ کو لوٹ گیے ۔ اس پر عبد المطلب کو ضرورت ہوئی کہ لوگون سے
حلف کرین ۔ پہر اونہون نے بشر بن عمر اور ورقا بن فلان وغیرہ عمایدِ خزاعہ کو بلایا اور
اون سے کعبہ مین محالفہ کیا اور اس کی ایک تحریر لکہی گئی سقایت اور رفادت عبد المطلب
کے ذمہ بہی اور قوم مین اون کی شرافت اور عصمت کو بہت لوگ مانتے تہے (سقایت
اصل مین اوس مقام کو کہتے ہین جہان عام لوگون کو میلونمین پانی بلایا جاتا ہے جیسے

ہمارے ملک مین سبیل کہتے ہین اور سقایہ پانی پینے کی ظرف کو ہی کہتے ہین - مگر یہان مراد وہ عہدہ ہے - جو ایام جاہلیت مین قریش مین چلا آتا تہا - قریش ہین جو شخص اس عہدہ پر سرفراز ہوتا وہ سب سے کچھہ چندہ لیکر جمع کرتا - اور اوس سے انگور کا شیرہ خرید کر ایام حج مین حاجیون کو پلایا کرتا تھا - اور ایسے ہی رفادت بہی ایک عہدہ تہا - اس عہدہ دار کو بہی چندہ وصول کرنا ہوتا تہا اور یہ حاجیون کی خوراک کا بندوبست کرتا تہا - یہ دونو عہدے بہت بڑی عزت کے تہے -

۱۰ - عبدالمطلب کا چاہ زمزم کو کہودنا اور قریش کا اون سے جہگڑا - پہر اونہون نے زمزم کو کہودا یہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کا وہ کنوان تہا جس سے اللہ تعالیٰ نے اونہین پانی پلایا تہا - اور جرہم نے اوسے دفن کر دیا تھا - اس کنوے کا ذکر اوپر آچکا ہے (دیکھو فقرہ ۱۳۶ و ۴۰۱ جلد اول) اوسکے کہودنے کا سبب یہ ہوا تہا - کہ وہ کہتے ہین - کہ مین ایک مرتبہ حجر مین سو رہا تہا - دیکہتا کیا ہون کہ کوئی شخص آیا - اور کہا کہ طیبہ کو کہودو مین نے پوچہا طیبہ کیا ہے - اوس نے کچھہ جواب نہ دیا اور اپنی راہ چلا گیا (طیبہ پاک اور سب سے اچھی چیز کو کہتے ہین - یہ چاہ زمزم کا ایک نام ہے) پہر دوسری رات کو مین جاکر اپنے بستر پر سو گیا - وہ شخص پہر مجھے دکہائی دیا اور آکر کہا کہ برہ کو کہود - مین نے کہا برّہ کیا ہے (برہ نیکی اور احسان کو کہتے ہین - یہان کثرت منافع اور پانی کی افراط کی وجہ سے چاہ زمزم سے مراد لی ہی) وہ پہر میرے پاس سے چلا گیا - پہر جب مین دوسرے روز بستر پر جاکر سویا - تو وہ پہر آیا - اور کہا کہ مضنونہ کو کہود مینے پوچہا مضنونہ کیا ہے (مضنونہ وہ اچھی شے ہے کہ جس کے دینے مین بخل کیا جاوے - اور زمزم کو اوسکی نفاست اور عزت کے سبب سے یہ خطاب دیا گیا ہے) پہر وہ چلا گیا پہر جب مین اپنے بستر پر جاکر سویا تو وہ پہر آیا

اور کہا زمزم کو (یعنی آب کثیر کو) کھود - مین نے پوچھا زمزم کیا ہے - کہا یہ تیرے جد اعظم کی میراث ہے - تو حجاج کے بہت بڑے گروہ کو اوس سے پانی پلایا کریگا لوگ اوس پر منعم حقیقی کی نذرین مانینگے اور تیری وہ میراث اور یادگار ہوگا اوس کا مقام فرث اور دم مقامون کے درمیان ہے جہان سپید گردن کا کوا آکر کھودے اور چونٹیون کا گہر ہو - (فرث اوس جگہہ کو کہتے ہین جہان نہ تو پہاڑ ہو اور نہ ریت ہو - اور دم ہموار زمین کو کہتے ہین) جب اوس شخص نے کنوے کا حال اور اوس کا موقع بتا دیا اور عبد المطلب کو اوس کی بات کا یقین آگیا - تو وہ صبح اوٹہے اور اپنا کدال لیکر اوس مقام کو روانہ ہوئے اور اپنے بیٹے حارث کو بہی اپنے ساتھ لیا اوس کے سوا اون کے ساتھہ اور کوئی بیٹا نہ تہا - پہر جا کر اونہون نے اساف اور نائلہ بتون کے درمیان جہان قریش قربانی اپنی اصنام کیواسطے کیا کرتے تہے کھودنا شروع کیا - وہین اونہون نے دیکہا کہ کوا چونچ سے کھودتا ہی - جب جب کھودا تو کنوان نکل آیا - دیکہتے کیساتہہ ہی اونہون نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جس سے قریش کو سنکر یقین ہوگیا کہ وہ اپنی مراد کو پہونچ گیے - وہ دوڑتے ہوئے اونکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ کنوان ہمارے باپ اسمٰعیل کا ہے ہمارا بہی اس مین حق ہے - تو اسمین ہمین بہی شریک کر عبد المطلب نے کہا کہ مین تمہین شریک تو نہین کرتا - اس کام مین خداتعالیٰ نے مجہے ہی خاص کیا ہے - تم سے کچہہ مطلب نہین - قریش نے کہا کہ تجہے تو ہم ہرگز نہین چہوڑینگے - اور اگر تو نے ہمین اس مین شریک نہین کیا تو ہمارا تجہ سے بڑا جہگڑا ہوگا -

۱۱ - عبد المطلب اور قریش کا تصفیہ کے واسطے شام کو جانا اور راستہ مین پیاسا ہونا -

اسواسطے عبد المطلب نے اون سے کہا - اچھا تو کسی کو تم منصف مقرر کرو جو وہ کہدے وہ ہی ہم تم مان لینگے اونہون نے کہا ایک کاہنہ بنی سعد بن ہذیم کی ہے جو وہ کہدیگی

وہ ہم مان لینگے یہ کاہنہ مشارف الشام مین رہتی تہی (مشارف الشام اون مواضعات کا نام ہے جو دریاے فرات کے کنارے کنارے عربون سے آباد تہے)

اس واسطے عبد المطلب سوار ہوے اور اپنے ساتہ بنی عبد مناف کے کچہہ آدمی بہی لیلیے اور قریش کے ہر ایک قبیلہ سے بہی اون کے ساتہ کچھ کچھ آدمی روانہ ہوئے اور چلتے چلتے حجاز اور شام کے ایک بیابان مین پہونچے جہانکہ عبد المطلب کے اور اون کے ساتہیون بنی عبد مناف کے پاس کا پانی ختم ہوگیا - اور پانی کے نہ ہونے سے ایسے پیاسے ہوئے کہ اونہین اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا - اس پر اونہون نے قریش سے جو اون کے ساتہ تہے پانی مانگا - مگر اونہون نے نہ دیا - عبد المطلب نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کیا کرنا چاہیئے - اونہون نے کہا جو تیری راے ہو وہ ہماری بہی راے ہے بتا کیا کرین - عبد المطلب نے کہا کہ ہر شخص اپنے واسطے ایک ایک گڑہا کہودے جب کوئی ایک شخص مرجاے - تو اوسکو دوسرے دفن کردین اور ایسے ہی مرتے اور دفن کرتے چلے جائین اس طرح جو سب سے اخیر مرے گا وہ سب کو دفن کرچکیگا صرف وہ بغیر دفن کے رہجائیگا - سو ایک شخص کا بغیر دفن کے رہجانا اوس سے بہتر ہے کہ سب کا سب قافلہ بے دفن کے رہجائے - اون سب نے کہا یہ بہت ہی اچہی بات تو نے کہی - پہر اون سب نے عبد المطلب کی راے کے مطابق کرنا شروع کردیا -

۱۲ - عبد المطلب کے پاس ایک چشمہ کا نکلنا اور قریش کا اون پر عطاے ایزدی کو دیکہکر نزاع موقوف کرنا -	اوس کے بعد جب عبد المطلب نے سوچا تو اونہون نے عاجزی کی موت مرنا پسند نہ کیا اور اپنے لوگون سے کہا کہ اس طرح اپنے ہاتہ سے

موت مین جانا تو عاجزی کی بات ہے ہم تو زمین نہین کھودتے اور موت کے منہ مین نہین جاتے ۔ اور وہان سے چلدیے اور اون کے ساتھ قریش کے قبائل یہ دیکھتے رہے پھر جب عبد المطلب سوار ہوئے اور اون کی اونٹنی اونہین لیکر چلی ۔ تو عین اوسکے پاؤن کے نیچے سے شیرین پانی کا ایک چشمہ نکلا اونہون نے دیکھتے ہی اللہ اکبر کا نعرہ مارا ۔ اور اون کے اصحاب نے بھی تکبیر کہی ۔ اور پانی پیا اور اپنے برتن بھی پانی سے بھر لئے ۔ پھر عبد المطلب نے قریش کے قبائل کو بولایا اور کہا ۔

یہان پانی اللہ تعالی نے ہمارے لیے بھیجدیا ۔ عبد المطلب کے اصحاب نے کہا ہم اونہین پانی نہین دیتے ۔ اونہون نے بھی ہمین پانی نہین دیا تھا ۔ مگر عبد المطلب نے اون کی ایک بات بھی نہ سنی اور کہا اگر ہم بھی ایسا ہی کرین تو ہم بھی اونہین کی طرح ہوجائینگے ۔ ہم مین اور اون مین کیا فرق رہے گا ۔ پھر قریش آئے اور پانی پیا اور اپنے برتن بھی خوب بھر لیے ۔ اور بے ساختہ بول اوٹھے ۔ عبد المطالب اللہ تعالی نے تجھے ہم پر شرافت بخشی ہے ۔ تجھ سے ہم زمزم کے بارہ مین کوئی جھگڑا نہین کرتے ۔ جس خدا نے یہان اس بیابان مین تجھے پانی دیا ہے ۔ اوسی نے تجھے زمزم بھی دیا ہے ۔ چل تو خوشی وخرمی اور مبارکی کے ساتھ لوٹ ۔ اور اپنے سقایت کو لے ۔ پھر وہ سب اوسی جگہہ سے لوٹ آئے ۔ اور اوس کاہنہ تک نہین گیے ۔ اور جو کچھہ نزاع تھا ۔ وہ سب بالائے طاق رکھدیا ۔ اور زمزم کا کنوان اون کے حوالہ کردیا ۔

۱۳۴ ۔ زمزم مین غزالین اور تلوارین اور زرہین نکلنا اور کعبہ کی اون سے آرایش اور خضاب ۔ جب عبد المطلب کنوے کے کھودنے سے فارغ ہوگیے تو اونہون نے اوس کنوے مین دو غزالین پائین جنہین جرہم نے اوسمین دفن کیا تھا ۔ یہ دونو غزالین سونے کی تھین ۔

اور انہین کے ساتہہ کچھ قلعی دار تلو[illegible] ہین بہی ملین - قریش یہ دیکھکر عبد المطلب سے کہنے لگے - اسمین ہمارا بہی حق ہے اور ہم بہی اس مین تیرے شریک ہین عبد المطلب نے کہا نہین ہین تو تمہین اسمین سے کچہہ بہی نہ دون گا - اور حجت کے بعد عبد المطلب نے کہا اچہا آؤ ہم تم قرعہ ڈالین - اونہون نے کہا کس طرح - عبد المطلب نے کہا اس طرح قرعہ ڈالین کہ دو قرعہ تو کعبہ کے واسطے اور دو قرعہ تمہارے واسطے اور دو قرعہ میرے واسطے ہون - جس جس شخص کے قرعہ جس جس شے کے نام کے نکلین - وہ شخص وہ وہ چیز لے لے - اونہون نے کہا ہان - یہ بات انصاف کی ہے - پہر اونہون نے قرعہ ہبل کے پاس ڈالا - کعبہ کے دو تو قرعہ مین غزالین نکلین اور عبد المطلب کے قرعہ مین تلوارین اور زرہین آئین - اور قریش کے قرعہ مین کچہہ بہی نہ آیا -

پہر عبد المطلب نے تلوارین گلا کر اوس سے خانہ کعبہ کا دروازہ بنایا - اور دونو غزالون کو گلا کر اوسمین اوس کی تختیان لگائین - خانہ کعبہ مین سونا سب سے اول یہی لگایا گیا - اور اوس سے کعبہ کی آرایش کی گئی ہے - ایک روایت یہ بہی ہے کہ وہ غزالین کعبہ مین ویسے ہی رکہی رہین - اور اون کو چور لے گئے جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے -

پہر مخلوق نے خصوصاً حجاج نے تبرکاً چاہ زمزم پر آنا شروع کیا - اور جتنے اور کنوین تہے وہ سب چہوڑ دئے - اور عبد المطلب نے جب دیکہا کہ قریش اون کے برخلاف اکہٹے ہوتے اور ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہین - تو اونہون نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اونہین دس بیٹے عنایت کرے اور وہ اتنے بڑے ہو جائین کہ اپنے باپ کی مدد اور حمایت کے لایق ہو جائین - تو اون مین سے ایک کو اللہ تعالیٰ کیواسطے قربانی کر دین - اس نذر مین عبد اللہ کا نام قربانی کے واسطے نکلا جو آنحضرت صلعم کے

والد ماجد تھے اور اوس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین
عبد المطلب وسمہ لگایا کرتے تھے ۔ وسمہ ایک سیاہ رنگ ہوتا ہے ۔ ان کے بال جلد سپید ہو گئے تھے اور (عربون) مین یہی اول شخص ہین جنہون نے وسمہ کا استعمال کیا ہے۔

۱۴ - حرب کا ایک یہودی کو مروانا اور عبد المطلب سے جھگڑا اور عبد المطلب کی عبادت حرا پر

ایک یہودی اذینہ نام عبد المطلب کا جار تھا وہ تجارت کیا کرتا اور بڑا مالدار تھا۔ حرب بن امیہ کو جو عبد المطلب کا ندیم و جلیس تھا اس پر بڑا غصہ آیا ۔ اور قریش کے جوانون کو اوس نے بھڑکایا کہ اوسے مار ڈالین ۔ اور اوس کا مال چھین لین ۔ چنانچہ عامر بن عبد مناف بن عبد الدار اور صخر بن عمرو بن کعب التیمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دادا نے اوسے مار ڈالا ۔ عبد المطلب کو کچھ نہ معلوم ہوا کہ اوس کا قاتل کون ہے ۔ وہ تلاش کرنے لگے آخر کار اونہین معلوم ہو گیا ۔ اور یہ دونو قاتل حرب بن امیہ کے پاس پناہ گیر ہوئے ۔ عبد المطلب حرب کے پاس آئے اور اوسے ملامت کی ۔ اور کہا کہ قاتلون کو مجھے دیدے ۔ حرب نے اونہین بھی چھپا دیا ۔ اور حرب اور عبد المطلب کے درمیان اس پر نہایت سخت گفتگو ہوئی ۔ اور دونو نجاشی حبش کے بادشاہ کے پاس گیے ۔ کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے ۔ مگر اوس نے ان کے درمیان دخل دینے سے انکار کیا ۔
اس واسطے اُن دونو نے نفیل بن عبد العزی عدوی کو جو حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کا دادا تھا پنچ مقرر کیا ۔ اوس نے حرب سے کہا ابو عمرو تو کیا ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قد و قامت مین تجھ سے بلند ۔ حسن و جمال مین تجھ سے زیادہ شکیل ۔ اور سر مین تجھ سے بڑا ۔ بُرائی مین تجھ سے بہت کم ۔ بیٹون مین تجھ سے زیادہ ۔ اور سخاوت مین تجھ سے بہتر ۔ اور اوسکے حامی و مددگار تجھ سے بدرجہا بڑھکر ہین ۔ مگر باوجود اس کے تو بھی

بڑا حلیم اور بعید الغضب اور عرب کے [illegible] اقوی اور خاندان مین بڑا عاقل وہوشیار ہی۔ او پہر بہی تو نے اوسپر مقدمہ بازی کی۔ اس سے حرب کو بڑا غصہ آیا اور کہا یہ بہی ایک زمانہ کی گردش ہی کہ تجہسا آدمی حکم بنایا گیا ہی پہر عبد المطلب نے حرب کی منادمت چہوڑ دی۔ اور عبد اللہ بن جدعان التیمی سے دوستی کرلی۔ اور حرب سے سو اونٹنیان لیکر یہودی کے بہتیجے کو دیدین۔ اور کچہہ اوسکا مال تہا وہ سب اوسے واپس کرادیا۔ جو کچہہ ضایع ہو گیا تہا وہ اپنے پاس سے اوسے دیا عبد المطلب ہی سب سے اول شخص ہین جنہون نے حرا مین عبادت کی ہے۔ جب رمضان کا مہینا آتا۔ تو حرا پر وہ چڑہتے اور تمام مہینے بہر وہان مساکین کو کہانا کہلایا کرتے تہے ان کی وفات ایکسو بیئس ۱۲۰ برس کی عمر مین ہوئی ہے۔ اخیر عمر مین بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ اندہے ہو گئے تہے۔

۱۵۔ ہاشم اور اون کے بہائی اور قریش کا ایلاف۔	عبد المطلب ہاشم کے بیٹے تہے۔ ہاشم کا نام عمرو تہا۔ اور اونکی کنیت ابو نضلہ تہی اونہین ہاشم (روٹی کو توڑنے والا) اس

سبب سے کہتے ہین کہ اونہون ہی نے سب سے اول روٹی توڑ کر شوربے مین ملائی اور اپنی قوم کو مکہ مین (قحط کے زمانہ مین) کہلائی تہی۔

ابن الکلبی کہتا ہے کہ ہاشم عبد مناف کے بیٹون مین سب سے بڑے اور مطلب سب سے چہوٹے تہے۔ ہاشم کی مان کا نام عاتکہ بنت مرۃ السلمیہ تہا اور تیسرا بیٹا نوفل تہا جس کی مان کا نام واقدہ تہا۔ اور چوتہا عبد شمس تہا۔ یہ سب کے سب سید اور سردار ہوئے اور لوگ انہین مجیر (یعنی پناہ دہندہ) کہا کرتے تہے

یہی چارون بہائی ہین کہ جنہون نے سب سے اول قریش کیلئے عصم (یا ایلاف یعنی بادشاہان اطراف سے فرمان راہداری یا حفاظت) حاصل کیا۔ اور حرم سے چارون طرف ملکون مین

پہیل گئے تھے۔ ہاشم نے روم اور غسان [illegible]ہون سے شام کے ملک مین
حفاظت کے واسطے کچھ سوار مقرر کرائے تھے اور عبد شمس نے نجاشی سے حبش مین
اور نوفل نے اکاسرہ سے عراق مین اور مطلب نے تبع سے یمن مین سوار متعین کرائے
تھے اور وہ اِن کی قوافل کی حفاظت کرتے تھے۔ اس وجہ سے قریش چارون طرف
ملکون مین پہر سکتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اون کی تمام تکالیف دور کردین اور اونہین
فارغ البال کر دیا تھا۔

۱۶۔ ہاشم اور امیہ کی عداوت اور ہاشم اور اونکے بہائیون کی موت۔

کہتے ہین کہ ہاشم اور عبد شمس توام پیدا ہوئے تھے اور ایک اون مین سے پہلے پیدا ہوا
تہا۔ مگر اوس کی انگلی دوسرے کی پیشانی سے چسپان تھی۔ جب چہڑائی گئی تو اوس
سے خون بہہ نکلا اس سے لوگون نے کہا کہ اونہین کشت و خون ہوگا (مگر یہ بات غلط
ہے۔ اون مین کبہی کشت و خون نہین ہوا۔ اور حضرت علی اور حضرت معاویہ کی لڑائی
کا خیال یہان سے نکالنا عقل کے پیچھے لٹھہ لینا ہے)
عبد مناف کے بعد اون کے بیٹے ہاشم کو سقایت اور رفادت کا کام ملا۔ پہر امیہ بن عبد شمس
نے اون کے رئیس ہونے اور کہانا کہلانے پر حسد کیا۔ اور ہاشم کی طرح خیرات کرنے
لگا۔ مگر پورا نہ ڈال سکا۔ اس واسطے قریش اوس پر پہبتیان کہنے لگے۔ جس سے
اوسے غصہ آیا اور ہاشم کو گالیان دین۔ اور کہا چلو کسی سے پوچھین ہم تم مین کون
اچھا ہے۔ ہاشم چونکہ عمر مین بڑے اور قدر و عزت مین زیادہ تھے اونہون نے اسے
پسند نہ کیا۔ مگر جب قریش نے اونہین مجبور کیا۔ تو یہ شرط بدی گئی۔ کہ اگر کوئی ایک کو
اچھا بتاوے۔ تو دوسرا اوسے پچاس ناقہ دے۔ اور دس سال کو مکہ سے نکل جائے

اس پر امیہ راضی ہوگیا۔ اور ایک خزاعی کاہن کو جو عمرو بن الحمق کا دادا تہا اور عسفان مین رہتا تہا پنچ مقرر کیا (جو مکہ سے دو منزل پر مدینہ کے راستے مین ہے) وہان یہ لوگ گیے۔ اور امیہ کے ساتھ ابو ہمہتہ بن عبد العزی الفہری بہی گیا۔ جس کی بیٹی امیہ کی بی بی تہی۔ کاہن نے کہا کہ ہاشم اور اس کی اولاد بہی امیہ سے مآثر و مکارم مین بڑہکر ہے اور ابو ہمہہ اسے خوب جانتا ہے۔ جب اوس نے ہاشم کی نسبت تفوق کا حکم دیدیا تو ہاشم نے اونٹ لیے۔ اور اونہین ذبح کرکے لوگون کو کہلایا۔ اور امیہ دس سال تک مکہ سے چلا گیا۔ اور شام مین یہ دس سال بسر کیے۔ یہ پہلی عداوت ہے جو ہاشم اور امیہ کے درمیان پیدا ہوئی تہی۔

(ہمارے نزدیک یہ واقعہ تعجب سے خالی نہین بلکہ قریب قریب عادت کے برخلاف ہے کیونکہ آیندہ چلکر معلوم ہوگا کہ ہاشم بیس یا پچیس سال کی عمر مین مر گیے تہے عبد شمس کے بیٹے کی عمر اس عرصہ مین زیادہ سے زیادہ دس سال کی ہوسکتی ہے۔ اور وہ بہی ہاشم کے عین انتقال کے وقت حالانکہ یہ واقعہ اونکی وفات سے کچہہ پیشتر ضرور ہوا ہوگا اور اوس وقت دس سال سے بہی عمر بہت کم ہوگی۔ جو ایسے تفاخر کی بحثون کے لیے عادتاً کسی طرح قابل نہین ہوسکتی غالباً یہ روایت بنی امیہ کے مخالفون کی بنائی ہوئی ہوگی۔)

ہاشم اور مطلب دونون ایسے خوبصورت تہے۔ کہ لوگ انہین چودہوین رات کا چاند کہا کرتے تہے۔ ہاشم کا انتقال غزہ مین ہوا اس وقت اون کی عمر بیس[۲۰] سال اور بعض کہتے ہین پچیس[۲۵] سال کی تہی۔ عبد مناف کی اولاد مین یہ سب سے اول مرے ہین پہر عبد شمس مکہ مین مرا۔ اوس کی قبر اجیاد مین ہے (اجیاد مکہ کے ایک زمین کا نام ہے

جہان مضاض جرہمی نے عمالیق کے سٗو آدمی کی اجیاد (یعنی گردنین) ماری تہین۔ اسی سے اوس کا یہ نام پڑگیا ہے) اور نوفل سلمان مین جو عراق کے راستے مین ایک مقام ہے جا کر مرا اسے تاج العروس مین بنی یربوع کے حزن مین ایک پہاڑ بہی بتایا ہے پہر مطلب بہی رومان مین مرے جو عراق مین ہے۔

اور رفادت اور سقایت کا کام ہاشم کے بعد اون کے بہائی مطلب کو ملا کیونکہ اون کے بیٹے عبدالمطلب خردسال تہے۔

۱۷۔ عبد مناف اور اون کے بہائی اور ہاشم عبد مناف کے بیٹے تہے عبد مناف کا نام مغیرہ اور کنیت ابو عبد شمس تہی اور اونہین حسن وجمال کے سبب سے قمر کہتے تہے۔ جس وقت وہ پیدا ہوئے تو اون کی ماں نے مناف بت کے سامنے لیجا کر ڈالدیا تہا کیونکہ وہ اوس بت کو بہت مانتی تہی۔ اس لیے اوس بچے کا نام عبد مناف پڑ گیا۔ عبد مناف اور عبد العزی اور عبد الدار قصیؔ کے بیٹے تہے۔ اور اون سب کی ماں کا نام حبیؔ بنت حلیل بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن خزاعہ تہا۔ یہی شخص ہین جنہون نے قریش اور احابیش مین محالفہ کرایا تہا۔ احابیش لقب ہے بنی الحارث بن عبد مناف بن کنانہ اور بنی المصطلق خزاعہ والون اور بنی الہون خزیمہ والون کا قصیؔ کہا کرتے تہے۔ کہ میرے چار بیٹے پیدا ہوئے ہین۔ اون مین دو بیٹون کا نام تو مین نے اپنے دو معبودون کے نام پر رکہا ہے۔ جنکا نام عبد منافؔ اور عبدؔ العزی ہے۔ اور ایک کا اپنے دار (مکان) پر رکہا ہے جس کا نام عبدؔ الدار ہے۔ اور ایک کا نام مین نے اپنے نام پر رکہا ہے جس کا نام عبدؔ بن قصی ہے۔

۱۸۔ قصیؔ اور اونکی پرورش شام مین اور اون کے بہائی عبد مناف قصی کے بیٹے تہے قصی کا نام زید

اور کنیت ابو المغیرہ تہی اور انہین قصی اسیواسطے کہتے تہے کہ ربیعۃ بن حرام بن ضبۃ بن
عبد بن کثیر بن عذرۃ بن سعد بن زید نے اون کی مان فاطمہ بنت سعد بن سہیل سے
جس کا نام جبیر بن حمالہ بن عوف تہا نکاح کیا تہا۔ اور اوسی فاطمہ کے پیٹ سے قصیؓ
کا بہائی زہرہ بہی پیدا ہوا تہا۔ نکاح کے بعد ربیعہ اونہین بلاد عذرہ علاقہ مشارف شام
کی طرف لے گیا۔ قصی اس وقت بہت چہوٹے تہے اور زہرہ عمر مین کسی قدر بڑا تہا
اس واسطے اون کی مان زہرہ کو تو چہوڑ گئی۔ اور قصی کو اپنے ساتہہ لے گئی۔ وہان ربیعہ
بن حرام کا فاطمہ کے پیٹ سے ایک بیٹا رزاح بن ربیعہ پیدا ہوا۔ جو قصی کا اخیافی بہائی تہا
اور ربیعہ کے تین بیٹے اور بہی دوسری بی بی سے تہے۔ اون کے نام ہین۔ حسن
بن ربیعہ محمود اور جلہمہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ حسن بہی قصیؓ کا اخیافی بہائی تہا۔ قصی
وہین ربیعہ کے گہر پلے اور بڑے ہو گئے۔ چونکہ یہ اپنی قوم سے دور تہے اس واسطے
اونہین وہان پر قصی (دور کا رہنے والا) کہتے تہے۔ قصی جوان ہو گئے تہے۔ مگر یہ
نہ جانتے تہے کہ وہ ربیعہ کے بیٹے نہین ہین۔ بلکہ اپنے آپ کو اوسی کا بیٹا کہتے تہے
اتفاقاً قصی اور قضاعہ کے ایک شخص سے خوب بحث ہوئی۔ اس پر اوس قضاعی نے
اون کی غربت کی وجہہ سے اون پر طعن کیا۔ قصی جب اپنی مان کے پاس آئے تو
اوس سے اس طعن کی وجہہ پوچہی مان نے کہا۔ بیٹے تو اوس سے خود بہی اچہا ہے
اور تیرا باپ بہی اوسکے باپ سے بہتر ہے۔ تو کلاب ابن مرہ کا بیٹا ہے اور تیری قوم
مکہ مین بیت الحرام کے پاس رہتی ہے۔

۱۹۔ قصی کا مکہ آنا اور بیت کی ولایت ابو غبشان سے مول لینا۔

اس کے بعد قُصَیؓ نے چند روز تو انتظار کیا۔ اور
جب شہر حرام آگیا تو قضاعہ کے حاجیون کے ساتہہ

مکہ کو چلے آئے۔ اور اپنے بھائی زہرہ کے پاس رہنے لگے اور کچھ عرصہ کے بعد حلیل بن
حبشیہ الخزاعی کی بیٹی حُبّیٰ سے منگنی کی او نکاح کرلیا۔ اس وقت کعبہ کی ولایت حلیل کے پاس تہی
پہر قصی کے بیٹے عبدالدار عبد مناف عبد العزیٰ عبد بن قصی پیدا ہوئے۔ اور مال و دولت و عزت بہت زیادہ ہوگئی
جب کچھ دنون بعد حلیل مرگیا۔ تو اوس نے مرتے وقت وصیت کی کہ بیت کی ولایت
اوسکی بیٹی حبّی کو ملے۔ حبّی نے کہا مین خانہ کعبہ کے دروازے کو نہ توکہول سکتی ہون
اور نہ بند کرسکتی ہون۔ اس واسطے اوس نے دروازے کا کہولنا اور بند کرنا اپنے بیٹے
محترش بن حلیل کے سپرد کردیا۔ محترش کی کنیت ابو غبشان ہے۔ قصی نے اس سے
بیت کی ولایت ایک شراب کی بوتل اور ایک اونٹ کے عوض مول لے لی جبسے
عرب لوگ ایک مثل کہا کرتے ہین۔ اَخسَرُ صَفقَۃٍ مِنْ اَبِی غُبشَان (یعنی فلان
شخص کو اس قدر ٹوٹا رہا کہ ابو غبشان کے ٹوٹے سے بہی زیادہ نقصان اوٹھایا۔ عربون کا دستور ہے
کہ جب بایع اور مشتری بیع پر راضی ہوجاتے ہین تو اوس وقت دونو ایک دوسرے سے زور سے
ہاتہہ ملاتے ہین اور تالی بجاکر بیع کی تکمیل کا اظہار کرتے ہین)

۲۰ ۔ قصی کا خزاعہ بنی بکر اور صوفہ کو لڑکر بیت سے نکالدینا ۔ جب خزاعہ نے دیکہا کہ بیت کی ولایت اون کے
ہاتہہ سے جاتی رہی تو اونہون نے قصی پر ہجوم کیا۔
قصی نے بہی اپنے بھائی زراح سے مدد کی درخواست کی زراح قصی کی مدد کو خود بہی آیا
اور اپنے باپ کے دوسرے بیٹون کو اور اپنے تمام متبعین کو لیکر قصی کی مدد کو موجود ہوا۔
قصی نے بہی اپنی قوم بنی نضر فراہم کرلی۔ اور خزاعہ اور بنی بکر کی لڑائی کے واسطے تیار ہوکے
اودہر سے خزاعہ بہی نکلے۔ اور خوب سخت لڑائی ہوئی۔ اور دونو طرف کثرت سے آدمی
قتل اور مجروح ہوئے۔ پہر فریقین نے صلح کے پیغام وسلام کیے۔ اور دونو نے عمرو بن

عوف بن کعب بن لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کو حکم بنایا۔ اوس نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ قصی مکہ کی ولایت کے لیے خزاعہ سے اولی ہے۔ اور جو خون کہ اوس کے خزاعہ اور بنی بکر نے کیے ہین وہ سب قصی معاف کر دے۔ اور جو خون کہ قریش اور کنانہ نے خزاعہ اور بنی بکر کے کئے ہین اون کی یہ لوگ دیت دین۔ اس فیصلہ کے بعد عمرو کو لوگ شداخ (خون معاف کرنے والا) اس وجہ سے کہنے لگے کہ اوس نے خون معاف کروا دے تھے پہر قصی بیت کے والی اور مکہ کے امیر ہو گئے۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ حلیل بن حبشیہ نے وصیت کر دی تھی۔ کہ قُصَیّ کو بیت کی ولایت دیجائے۔ اور کہا تہا کہ تو خزاعہ سے اس کام کے واسطے زیادہ حقدار ہے۔ اس واسطے قصی نے اپنی قوم کو جمع کیا اور اپنے بہائی سے مدد مانگی۔ وہ موسم حج مین قضاعہ کو لیکر آیا اور سب لوگ عرفات کو نکلے۔ اور حج سے فارغ ہوکر منیٰ مین جا کر ٹہیرے۔ قصی کا لڑائی کے لیے پختہ ارادہ ہو رہا تہا اونہین اس بات کا فقط انتظار تہا کہ لوگ حج سے کب فارغ ہوتے ہین۔ جب یہ لوگ منیٰ مین آئے۔ اور اب صرف لوٹنا باقی رہ گیا۔ یہ قاعدہ تھا کہ منیٰ سے جب لوگ متفرق ہوتے تو قبیلہ صوفہ کے لوگ عرفات سے لوگون کو چلاتے اور انہین جانے کی اجازت دیتے تھے کیونکہ جب نفر کا دن ہوتا تو لوگ آتے کہ رمی جمار کرین۔ اور صوفہ کا ایک شخص سب سے پہلے کنکریان پہینکتا۔ اور جب تک وہ نہ پہینکتا اوس وقت تک کوئی کنکریان نہین پہینکتا تہا جب وہ منیٰ سے فارغ ہو جاتے۔ تو صوفہ عقبہ کے دونو طرف جاتے اور وہان لوگون کو حبس کر رکہتے تہے۔ اسواسطے لوگ اون سے کہتے کہ صوفہ اجازت دو۔ جب صوفہ چلدیتے اور آگے سے گذر جاتے تو پہر لوگون کا راستہ صاف ہو جاتا۔ اور اون کے بعد

وہ بھی چلدیتے تھے۔
اس سال بھی حسبِ دستور صوفہ نے ایسا ہی کیا جیسے کہ وہ پہلے کیا کرتے تھے
عرب لوگ سب اس بات کو جان گئے تھے اور وہ اس بات کو اپنے دلون مین
ایک دین کی بات سمجھتے تھے۔ قصی نے اپنے متبعین کو لیا۔ اور اپنی قوم سے کے
اور خزاعہ کے لوگ جمع کیے اور صوفہ سے کہا کہ ایسے نہ کرو۔ یہ کام ہمارا ہے ہم کرینگے
اس پر قصی سے اور اون سے لڑائی ہوئی۔ اور بہت کشت و خون ہوا۔ صوفہ کو
شکست ہوئی اور جو کچھ اون کا اقتدار تھا وہ سب قصی نے اون سے چھین لیا۔
اس پر خزاعہ اور بنی بکر اکٹھے ہوئے۔ اونہون نے جان لیا کہ جیسے قصی نے صوفہ
کو اس کام سے روکدیا ہے۔ ایسے ہی وہ اونہین بھی روک دیگا۔ پھر جب وہ
اون سے پیچھے کو ہٹے تو اونہون نے اون سے بھی مخالفت کا اظہار کیا۔ اور دونون
فریق کی آپس مین لڑائی ہوئی۔ اور فریقین کے بہت آدمی مارے گئے۔ آخرکار
قصی نے خزاعہ کو بیت سے نکالدیا۔

۲۱۔ قریش الظواہر اور قریش البطاح اور مکہ مین قریش کی آبادی اور قصی کے کامون سے تیمن

پھر قصی نے اپنی قوم کو مکہ کی گھاٹیون اور وادیون اور پہاڑون مین جمع کیا۔ اس سے اونکا لقب
مجمع ہوگیا۔ ان مین سے بنی بغیض بن عامر بن لوی اور بنی تیم الادرم بن غالب
بن فہر اور بنی محارب بن فہر اور بنی الحارث بن فہر بجز بنی ہلال بن اہیب کی جو ابوعبیدہ بن الجراح کا خاندان تھا
اور بجز عیاض بن غنم کے خاندان کے مکہ کے ظواہر اور بیرون مین رہتے۔ اسواسطے
اون کا نام قریش الظواہر ہوگیا۔ اور باقی جو قریش کے بطن رہتے وہ بطاح کہلانے
لگے۔ قریش الظواہر غارت اور غزا کے لیے جاتے تھے۔ اور قریش البطاح حرم کے

سوا کہین نہین جاتے تھے اسواسطے قریش ابطاح کو ضب ؓ دگوہ) بھی کہتے تھے جب
قصی نے قریش کو مکہ اور اوسکے گرد و نواح مین بسا دیا تو اونہون نے اونہین اپنا پادشاہ
بنالیا۔ کعب بن لوی کی اولاد مین یہی شخص ہے جو سب سے اول ملک اور حکومت
کے درجہ کو پہونچا اور قوم نے اوس کی اطاعت کی ہے۔ حجابۃ سقایۃ۔ رفادۃ
ندوۃ اور لوا سب اونہین کے اختیار مین تھا اور قریش کو جو شرف حاصل ہے۔
اوس سب کے وہ ہی مالک تھے اونہون ہی سے نے مکہ کے چار حصہ کئے۔ اور اپنی
قوم مین اونہین تقسیم کیا تھا۔ اونہون نے وہان گھر بنائے اور درخت کاٹنے کی اون
سے اجازت مانگی۔ مگر قصی نے اس کی اجازت ندی۔ اس واسطے جب لوگون
نے گھر بنائے تو اونہین اوسی طرح برقرار رکہا۔ اون کی موت کے بعد پھر اونہین کاٹ
ڈالا۔ قریش اون کے کامون کو بڑا مبارک سمجھتے اور اسی لیے تیمناً اور تبرکاً اپنے
کامون مین اون کی شرکت کرتے تھے۔ کوئی عورت اور مرد ایسے نہ تھے کہ جنکا اونکی
گھر مین جاکر نکاح نہ ہوتا ہو۔ کوئی کام ایسا نہ ہوتا جس کا مشورہ اون کے مکان مین جاکر
نہ کرتے ہون۔ لڑائی کے لیے کوئی لوا بجز اون کے گھر کے اور کہین نہین تیار ہوتا تھا
اور اونہین کی اولاد مین سے کوئی اوسے باندھتا تھا۔ جب کوئی لڑکی بالغ ہوکر انگیا
پہننے کے لایق ہوتی۔ تو اونہین کے گھر مین پہنتی تھی اون کے کام اون کی قوم مین
اون کے ایام حیات مین اور مرنے کے بعد بھی دین کی طرح سمجھے جاتے تھے۔ اس واسطے
اونہون نے ایک دار الندوہ (مکان مشورہ) بنوایا تھا۔ جس کا دروازہ مسجد الحرام مین تھا
اوسی جگہہ قریش اپنے سب کام کی تدابیر کیا کرتے تھے۔

۴۲۔ قصی کا عبد الدار کو ندوت حجابت لوا سقایت رفادت دینا	قصی کا بیٹا عبد الدار سب سے بڑا اور ضعیف

تہا - اور عبد مناف اپنے باپ کے حین حیات اور نیز اور دوسرے بیٹے بہی جوان اور صاحب عزت ہو گیے تہے - جب قصی بوڑہے اور ضعیف ہو گیے - تو اونہون نے اپنے بیٹے عبد الدار سے کہا کہ مین تجہے اون کے برابر کر دونگا - اس واسطے اوسے دارالندوہ اور حجابۃ (دربانی یعنی حجابت کعبہ کی) اور لوا دیدیا - قریش کی لوا وہی باندہا کرتا تہا اور سقایۃ بہی اوسی کے حوالہ کی - وہ حجاج کو پانی پلاتا تہا اور رفادت بہی اوسی کے سپرد کی - رفادت اوس چندہ کا کام تہا - جو قریش موسم حج مین اپنے اپنے پاس سے قصی بن کلاب کو دیا کرتے اور وہ اوس سے کہانا پکواتے اور حاجیون کے فقرا کو کہلایا کرتے تہے - قصی اپنی قوم سے کہا کرتے تہے کہ تم لوگ جیران اللہ اور خدا کے ہمسایہ اور اسکی اہل بیت ہو - اور حجاج خدا کے مہمان اور اس کے بیت کے زوار ہین - اور اس لیے وہ کرامت کے بہت مستحق ہین - تم کو چاہیے کہ ایام حج مین کہانا اور شراب دیا کرو - اس واسطے وہ ایسے ہی کرتے اور اپنے پاس سے چندہ دیتے اور وہ ایام منی مین اون کے واسطے کہانا پکواتے تہے چنانچہ یہ دستور زمانہ جاہلیت اور اسلام مین اب تک برابر چلا آتا ہے - یہی کہانا ہے جسے خلفا منی مین ہر سال پکوایا کرتے ہین رہی حجابت سو وہ عبد الدار کی اولاد مین اب تک چلی آتی ہے - اور بنی شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار اوس کے کاربرداز ہین - لوا بہی اوسکے خاندان مین رہا - مگر جب اسلام شایع ہوا - تو بنی عبد الدار نے کہا - یا رسول اللہ ہمین مین رکہئے - آنحضرت نے فرمایا کہ اسلام کا درجہ اس سے بڑہکر ہے - کہ وہ لوا کسی خاص گہرانے مین مقرر کرے - اس لیے لوا کا کام باطل ہو گیا -

اب رفادت اور سقایت کا حال سنئے	۲۳ - بنی عبد مناف کا بنی عبد الدار سے سقایت

رفادت چھین لینا اور قریش کے مطیبین اور احلاف اور حضرت معاویہ کا دار الندوہ کو مول لینا

عبد شمس اور ہاشم اور مطلب اور نوفل بنی عبد مناف بن قصی کو بنی عبد الدار کی بہ نسبت شرف اور فضیلت زیادہ حاصل ہوگئی تھی اسواسطے اونھون نے چاہا کہ بنی عبد الدار سے رفادت اور سقایۃ چھین لین اس پر قریش کے لوگ دو فرقہ پر منقسم ہو گیے۔ ایک فریق تو بنی عبد مناف کے فرقہ کی طرف ہوگیا۔ اور ایک فریق عبد الدار کی سی کہنے لگا۔ کہ جو کچھ قصی نے کر دیا ہے اوسمین ہم کو بدلنے کی کوئی ضرورت نہین ہے اس وقت عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بنی عبد الدار کا سرگروہ تہا۔ بنی اسد بن عبد العزی اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تمیم بن مرہ اور بنی حارث بن فہر تو عبد مناف کی طرف ہوئے۔ اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی جمح اور بنی عدی بنی عبد الدار کے ساتھ ہوئے۔ اور ان مین سے ہر فرقہ نے آپس مین ایک موکد حلف کیا۔

بنی عبد مناف نے ایک بڑا پیالہ لیا۔ اور اوسمین طیب (یعنی خوشبو) بہری اور کعبہ کے سامنے لاکر رکہا۔ اور اوس طیب مین ہاتھ ڈبو کر حلف کیا۔ اس سے اونھین مطیبین کہنے لگے۔ اور بنی عبد الدار اور اون کے رفیقون نے بہی عہد و پیمان اور حلف کیا۔ اس واسطے اون کا لقب احلاف ہوگیا۔ پہر وہ قتال کے لیے تیار ہوئے۔ مگر اس بات پر صلح ہوگئی کہ سقایۃ و رفادۃ بنی عبد مناف کو دیدی جاے۔ بنی عبد الدار اس پر راضی ہوگئے اور لوگون نے بیچ مین پڑکر لڑائی موقوف کرادی۔

بعد ازان قرعہ ڈالا کہ عبد مناف کی اولاد مین سے یہ کام کون لے۔ اور ہاشم بن عبد مناف کے حصے مین یہ کام آئے اور پہر ہاشم کے بعد مطلب بن عبد مناف کو پہر ابوطالب بن عبد المطلب کو یہ کام ملے۔ لیکن ابو طالب کے پاس روپیہ نہ تھا اس لیے اونھون نے

اسپنے بہائی عباس بن عبدالمطلب بن عبدمناف سے روپیہ قرض لیا۔ اور اوس پر خرچ کیا۔ پہر جب قرض ادا نہ ہوسکا تو عباس کو سقایۃ ورفادۃ قرض کے عوض حوالہ کردی۔ اور عباس اون کے والی ہوگیے۔ پہر اون کے بعد عبداللہ پہر علی بن عبداللہ پہر محمد بن علی پہر داؤد بن علی بن سلیمان بن علی والی ہوسکے۔ اسکے بعد منصور والی ہوا اور پہر خلفاء عباسیہ اوس کے والی ہوستے رہے۔ رہا دارالندوہ وہ ہمیشہ عبدالدار کے پاس رہا۔ اور علی التواتر اوسی کی اولاد مین چلا آیا لیکن عکرمہ بن عامر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار نے حضرت معاویہ کے ہاتہہ اوسے فروخت کردیا۔ اور اونہون نے بجاے اوس کے مکہ مین دارالامارۃ قایم کیا۔ جو اب تک حرم مین مشہور ومعروف ہے۔

۲۴- قصی کی موت اور عجول کنوان پہر قصی مرگیے اور اون کے بعد اونکی قوم مین اونکے بیٹے اونکی قایم مقام ہوئے۔ قصی کا قاعدہ تہا۔ کہ وہ اپنی سیرت اور اپنے حکم کے خلاف کبہی نہین کرتے تہے۔ جب وہ مرگیے تو اونہین حجون (بتقدیم الحا) مین دفن کردیا۔ لوگ اون کی قبر کی زیارت کرتے اور بڑی تعظیم کرتے تہے۔ اونہون نے مکہ مین ایک کنوان کہودا تہا۔ جس کا نام عجول تہا اور یہی پہلا کنوان ہے جسے قریش نے مکہ مین کہودا ہے (حجون مکہ کے اوپر کوئی دو فرسخ پر ایک پہاڑی ہے۔ جو شعب الخزاین سے نظر آتی ہے۔ اوسمین ایک اعوجاج ہے۔ وہان ایک مقبرہ ہے۔ یہی غالباً قصی کی قبر ہے)

۲۵- کلاب قصی کا باپ قصی کلاب کے بیٹے تہے۔ کلاب کی کنیت ابوزہرہ تہی اور اون کی مان کا نام تہا ہند بنت سریر بن ثعلبہ بن الحارث بن فہر بن مالک۔ اور

کلاب کے اور دو بہائی تہے۔ جن کی مان دوسری تہی۔ اون کے نام تیم اور یقظہ ہین اون کی مان کا نام تہا اسما بنت جاریۃ البارقیہ۔ اور بعض کہتے ہین یقظہ کی مان کا نام تہا ہند بنت سریر اُم کلاب۔

۲۶۔ مرہ کلاب کا باپ کلاب مرہ کے بیٹے تہے۔ مرہ کی کنیت تہی ابو یقظہ۔ اور مرہ کی مان تہی محشیہ بنت شیبان بن محارب بن فہر۔ اور اون کے حقیقی بہائی تہے ہُصَیص اور عدی۔ اور بعض کہتے ہین کہ عدی کی مان کا نام تہا رقاش بنت رکیہ بن نایلہ بن کعب بن حرب بن تمیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان۔

۲۷۔ کعب اور اون کے بہائی عامر سامہ عوف خزیمہ سعد اور سنہ کعبی۔ مرہ کعب کے بیٹے تہے۔ کعب کی کنیت ابو ہُصَیص تہی۔ اور اون کی مان کا نام تہا ماریہ بنت کعب بن القین بن جسر القضاعیہ۔ اور اون کے دو حقیقی بہائی تہے ایک کا نام عامر تہا اور دوسرے کا سامہ اور اون کا ایک اور بہائی تہا جس کی مان دوسری تہی اوس کا نام عوف تہا اور اوسکی مان کا نام تہا باردہ بنت عوف بن غنم بن عبد اللہ بن غطفان یہ عوف اپنے آپکو غطفان مین گنتا تہا۔ اوسکی مان باردہ غطفان مین چلی گئی تہی وہان اوس سے سعد بن ذبیان نے نکاح کر لیا تہا۔ اور سعد نے اوس لڑکے کو اپنا متبنی بنا لیا تہا۔

اور کعب کے اون کی دوسری مان سے اور اور بہائی بہی تہے۔ ایک کا نام خزیمہ تہا (عایذہ دو قبیلہ ہین) اس خزیمہ کی نسل عایذہ قبیلہ قریش کا کہلاتا ہے عایذہ اوسکی مان کا نام تہا۔ اور وہ قبیلہ خثعم کے حُمَیس بن قحافہ کی بیٹی تہی۔ اور دوسرا بہائی اوسکا سعد تہا۔ اسے بنانہ بہی کہتے ہین بنانہ اوسکی مان کا نام تہا (تاج العروس مین

لکہا ہے کہ بنانہ بصرہ کا ایک قدیمی محلہ ہے جہان بنی سعد رہا کرتے تہے اوسی سے اونہین بنانہ کہنے لگے ہین) اس قبیلہ کے بدوی تو اپنے آپ کو بنی سعد بن ہمام اور بنی شیبان بن ثعلبہ مین شمار کرتے ہین اور حاضری اپنے آپ کو قریش کہتے ہین۔ کعب عربون مین بڑی قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکہے جاتے تہے۔ اسی وجہ سے اون کی موت کے وقت کو اپنا سنہ قرار دے لیا تہا۔ اور عام الفیل تک اوسی سے تاریخ بیان کرتے تہے۔ پہر عام الفیل سے تاریخ شمار کرنے لگے۔ حج کے ایام مین وہ حجاج کے روبرو خطبہ سنایا کرتے تہے۔ اون کا خطبہ مشہور ہے۔ نبی صلعم کی اونہون نے اوسمین خبر بیان کی ہے۔

۲۸- لوی اور اون کے بہائی۔ اور کعب لوی کے بیٹے تہے۔ لوی کی کنیت ابو کعب تہی۔ اور اون کی مان کا نام عاتکہ بنت یخلد بن النضر بن کنانہ تہا یہ اون عاتکہ کے نام کی عورتون مین سب سے اول عاتکہ ہے جو رسول اللہ صلعم کی دادیان یا نانیان ہین۔ اور لوی کے دو بہائی اور تہے۔ ایک کا نام تیم الادرم تہا۔ درم ذقن کے نقصان (یعنی ٹیڑہا منہ ہونے) کو کہتے ہین۔ کہتے ہین کہ اوس کے تہوڑی مین کچہہ نقصان ہتا اور دوسرے بہائی کا نام قیس تہا۔ قیس مین کوئی شخص باقی نہین رہا ہے۔ ان مین کا اخیر شخص خالد بن عبداللہ القسری کے زمانے مین مرا ہے۔ اوسکی میراث رہ گئی۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسکا مستحق کون ہے۔ یہ بہی کہتے ہین کہ اون کی مان کا نام تہا سلمی بنت عمر بن ربیعہ۔ اور اس ربیعہ کا نام تہا یحیی بن حارثۃ الخزاعی۔

۲۹- غالب اور اون کے بہائی۔ لوی غالب کے بیٹے تہے غالب کی کنیت ابو تیم تہی اور اون کی مان لیلی بنت الحارث بن تیم بن سعد بن ہذیل تہی اور اونکے حقیقی بہائی تہے

حارث محارب اسد عوف جون ذئب - اور بنی محارب اور بنی حارث سے پہلے قریش الظواہر مین تھے ان مین سے حارث بہ ابطح مین داخل ہو گیے ہین -

۲۰ - فہر اور اون کے باپ مالک اور حسان کا کعبہ کے پتھرون کے لیے آنا اور قریش کا اوسے قید کر لینا

غالب فہر کے بیٹے تھے - اور فہر کی کنیت ابو غالب تھی - یہی شخص ہشام کے قول کے بموجب قریش کا جمع کرنے والا ہے - ان کی مان کا نام جندلہ بنت عامر بن الحارث بن مضاض الجرہمی تھا - مگر اس مین اختلاف بہی ہے - فہر مکہ کے باشندون کے رئیس تھے - کہتے ہین کہ حسان یمن سے حمیر وغیرہ قومون کی فوج لیکر آیا تہا - اور اوسکی یہ غرض تھی کہ مکہ سے کعبہ کے پتھرون کو یمن لیجائے - چنانچہ وہ آکر نخلہ مین اوترا - یہ دیکھکر قریش کنانہ خزیمہ اسد جذام وغیرہ جمع ہوئے - اور اونکے رئیس فہر بن مالک ہوئے - بڑی سخت لڑائی ہوئی - حسان گرفتار ہو گیا - اور حمیر بہاگ گیے - اس کے بعد حسان تین سال تک مکہ مین رہا - اور فدیہ دیکر رہائی پائی - اور مکہ سے یمن کو جاتے وقت مر گیا -

اور فہر مالک کے بیٹے تھے - مالک کی کنیت ابو الحارث تھی - اور اون کی مان کا نام تہا عاتکہ بنت عدوان - اور عدوان کا نام تہا حارث بن قیس عیلان - اور اون کا لقب عکرشہ تہا - اسمین اختلاف بہی ہے -

۲۱ - نضر اور اون کا یا قصی کا لقب قریش اور نضر کے بہائی -

مالک نضر کے بیٹے تھے - اور نضر کی کنیت ابو یخلد تھی - یخلد اون کا بیٹا تہا - اور نضر کا نام قیس تھا - بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین - کہ نضر بن کنانہ کا ہی نام قریش تہا - لیکن بعض کا یہ بہی قول ہے کہ جب قصی نے قریش کو جمع کیا تو اونہین قریش کہنے لگے - تقرش کے معنی جمع کرنا

کے ہین۔ اور کچھ آدمیون نے یہ بہی کہا ہے۔ کہ جب قصی حرم کے مالک ہو گئے۔
اور اچہے اچہے افعال کئے۔ تو اونہین قرشی کہنے لگے۔ یہی شخص پہلے شخص ہین۔ کہ
جو اس لقب سے موصوف ہوئے ہین۔ یہ بہی اجتماع کے ہی معنی سے اون کا
لقب ہوا ہے۔ یعنی اون مین عمدہ عمدہ خصال جمع تہین۔ قریش کی وجہ تسمیہ کی نسبت
لوگون نے بہت باتین لکہی ہین۔ اون کے ذکر کی ہمارے نزدیک یہان حاجت
نہین ہے۔ اور قصی پہلے شخص ہین۔ جنہون نے مزدلفہ مین آگ جلائی ہے۔ یہ
آگ رسول اللہ صلعم کے عہد مین اور نیز آپ کے بعد بہی جلا کرتی تہی۔
اور قیس کو نضر (خوبصورت) اس واسطے کہتے تہے کہ وہ بڑے جمیل وحسین تہے۔
اون کی مان کا نام تہا برہ بنت مر بن ادبن طابخہ جو تمیم بن مر کی بہن تہی۔ اور نضر کے حقیقی
بہائی تہے نصیر مالک ملکان عامر حارث عمر سعد عوف غنم مخرمہ جرول غزوان جدال۔
اور اون کے باپ کے بیٹے کا نام عبد مناۃ تہا اس کی مان کا نام فکیہہ تہا۔ اور اوس کو
ذفرا بنت ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بہی کہتے تہے۔ اور عبد مناۃ کی مان
کے بیٹے کا نام تہا علی بن مسعود بن مازن لغسانی اس علی نے اپنے بہائی عبد مناۃ کی
اولاد کو پرورش کیا تہا جس سے وہ اوسی کی طرف منسوب ہو گئے ہین۔ اور بنی عبد مناۃ
کو بنی علی کہنے لگے ہین۔ اور ایک شاعر (یعنی ابن ابی الصلت نے) اپنے قول مین بنی علی
سے بنی عبد مناۃ مراد رکہی ہے ؎

لِلّٰہِ دَرُّ بَنِیْ عَلِیٍّ	اَیِّمٍ مِنْھُمْ وَنَاکِحٍ

اللہ تعالی نے بنی علی کو کیا ہی مبارک کیا ہی اونہین کے بے بیاہ والے ہون یا بیاہ والی سب پر خدا کی مہربانی ہے

اور بعض یہ بہی بیان کرتے ہین کہ علی نے اپنے بہائی عبد مناۃ کی عورت سے نکاح کر لیا تہا

اوس سے علی کی اولاد پیدا ہوئی تھی اور اوس نے عبد مناۃ کی اولاد کو پرورش ہی کیا تھا اسی سے اون کی نسب کی نسبت علی کے طرف کیجاتی ہے پھر مالک بن کنانہ نے اپنے بھائی علی بن مسعود کو قتل کردیا اور اسد بن خزیمہ نے اوسے دفن کیا۔

۴۲۔ کنانہ اور اون کا باپ خزیمہ۔ نضر کنانہ کے بیٹے تھے۔ اور کنانہ کی کنیت ابو النضر تھی اور اون کی مان کا نام عوانہ بنت سعد بن قیس عیلان اور بعض کہتے ہین ہند بنت عمرو بن قیس تہا۔ اور اوس کے باپ کے بیٹے اسد اور اسدہ تھے۔ اس اسد کو جذام اور لہون کا باپ ہی کہتے تھے۔ ان کی مان کا نام برہ بنت مر تھا جو نضر کی مان تھی۔ کنانہ نے اپنے باپ کے بعد اوس سے نکاح کرلیا تھا۔

اور کنانہ خزیمہ کے بیٹے تھے۔ خزیمہ کی کنیت ابو اسد تھی۔ اور مان کا نام سلمی بنت اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھا۔ اور اون کی مان کا بیٹا تہا تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف اور خزیمہ کا حقیقی بھائی ہذیل تہا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ اون دونون کی مانکا نام سلمی بنت اسد بن ربیعہ تہا۔ کعبہ مین ہُبل بت خزیمہ نے ہی رکھا تھا اسی واسطے اوسے خزیمہ کا ہُبل کہتے تھے۔

۴۳۔ عمرو اور عامر اور عمیر اور خندف اور اون کے لقب۔ خزیمہ مدرکہ کے بیٹے تھے۔ مدرکہ کا نام عمرو اور کنیت ابو ہذیل اور بعض کہتے ہین ابو خزیمہ تھی۔ اون کی مان بی بی خندف تھین۔ جن کا نام لیلی بنت حلوان بن عمران تھا۔ اس خندف کی مان کا نام ضریہ بنت ربیعہ بن نزار تہا۔ اسی کے نام پر (پادشاہون کی ایک چراگاہ کا) حمی ضریہ نام رکھا گیا ہے۔ عمرو کے عامر جس کا لقب طابخہ ہے اور عمیر جس کا لقب قمعہ ہے دو حقیقی بھائی تھے اس عمیر کو کہتے ہین کہ خزاعہ کا باپ ہے۔ ہشام نے بیان کیا ہی

کہ ایک مرتبہ الیاس کہین چارہ اور پانی کے واسطے جارہے تھے اتفاقاً ایک خرگوش کو دیکھکر اون کے اونٹ بہاگ گیے۔ اون کے ڈہونڈنے کے واسطے عمرو نکلے۔ اور اونہین ڈہونڈ لائے۔ اس سے اون کا لقب مدرکہ (پانے والا) اور عامر نے اون اونٹون کو لیکر طبخ کیا۔ (یعنی پکایا) اس سے اوسے طابخہ کہنے لگے عمیر اوس وقت خیمہ مین چہپ رہا اس واسطے وہ قمعہ (چہپنیوالا بزدل) مشہور ہوگیا۔ اور جیب اون کی مان لیلی بہی باہر چلین۔ تو الیاس نے کہا کہان خندفہ کرنے (یعنی مٹکنے) جاتی ہے اس سے اون کا لقب خندف (مٹکنے والی) ہوگیا۔ خندفہ ایک قسم کی چال کو کہتے ہین۔

۳۴۔ الیاس اور الناس کا لقب عیلان مدرکہ الیاس بالیار التحتانیہ کے بیٹے تھے۔ الیاس کی کنیت ابو عمر اور اون کی مان رباب بنت جندۃ بن معد تہین۔ اور اون کے حقیقی بہائی الناس بالنون تھے الناس کو عیلان بہی کہتے تھے۔ اون کے گہوڑے کا نام عیلان تہا۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ ایک پہاڑ کے دامن مین پیدا ہوئے تھے جس کا نام عیلان تھا۔ اس باب مین اور بہی کئی روایتین ہین۔ جب یہ الیاس بالیا مر گئے۔ تو اون کی بی بی خندف نے اون پر نہایت رنج کیا۔ جہان وہ مرے تھے۔ وہان سے وہ پہر نہ تو اٹہین اور نہ کسی سایہ مین بیٹہین اور اسی طرح مر گئین اس سے لوگ اون کی حزن کی مثال دیا کرتے ہین۔ الیاس پنجشنبہ کو مرے تھے۔ جب پنجشنبہ آتا تو صبح سے شام تک برابر رویا کرتی تہین۔

۳۵۔ مضر اور اون کے بہائی اور نزار کی وصیت الیاس مضر کے بیٹے تھے اور مضر کی مان کا نام سودہ بنت عک تہا اور اون کے حقیقی بہائی ایاد تھے۔ اور اون کے دو بہائی ربیعہ اور انمار

اور تھے۔ جن کی ماں جدالہ بنت دعلان جرہمی تھی۔ کہتے ہین کہ نزار ابن معد کے مرنے کا
جب وقت آیا تو اونہون نے وصیت کی اور اپنا مال اونہین تقسیم کرکے کہا کہ قبہ جو ادیم حمرا
(سرخ چمڑے) کا تہا اور جو چیزین اوس کے مشابہ ہین وہ مضر کی ہین۔ کہ جس سے
مضر حمرا کہنے لگے۔ اور پھر کہا کہ یہ خیمہ سیاہ اور جو میرے مال مین اوسکے مشابہ ہے وہ ربیعہ
کے لیے ہے۔ اور یہ خادم اور جو میرے مال مین اوسکے مشابہ ہے وہ ایاد کے واسطے
ہین۔ یہ خادم سپورہیا تہی۔ اس واسطے اوس نے ابلق اور نقد قسم کی بکریان (جو بدنما
اور چھوٹی ٹانگون کی ہوتی ہین) لے لین اور پھر کہا کہ یہ چادر اور مجلس انمار کی ہے
وہ اوس پر بیٹھے گا۔ اس واسطے انمار نے بھی اوسے جو کچھ ملا لے لیا۔ اور کہا کہ اگر تم کو
اس تقسیم مین کچھ دشواری آپڑے اور اوس کے ماننے مین تم مین اختلاف واقع ہو
تو تم افعی الجرہمی کے پاس جانا وہ فیصلہ کردیگا۔

۲۷۶- مضر اور اون کے بھائیون کا ایک اونٹ کا حال بغیر دیکھے بتا دینا اور اونٹ والے کا اونہین چور سمجھنا اور جرہمی کا فیصلہ۔

پھر اون مین اختلاف پڑا اور تصفیہ کے لیے وہ سب کے سب افعی الجرہمی کے پاس روانہ ہوئے۔ راستہ مین کہین جاتے جاتے
مضر کی آنکھہ جو گھاس چارہ پر پڑی جو کسی جانور کی چری ہوئی تھی تو اونہون نے کہا کہ یہ اونٹ
جس نے یہان کی جہاڑی کہائی ہے کانا ہے۔ ربیعہ نے کہا وہ لنگڑا بھی ہے۔
ایاد نے کہا وہ دم کٹا بھی ہے انمار بولا کہ وہ چھوٹا ہوا بھی ہے۔ اس گفتگو کے بعد کچھ تھوڑی ہی
آگے چلے ہونگے کہ اونہین اونٹنی پر سوار جھیٹتا ہوا ایک آدمی چلا آتا دکھائی دیا
اور آکر اون سے اونٹ کا حال دریافت کرنے لگا۔ مضر نے اوس سے
پوچھا کیا وہ کانا ہے۔ کہا ہان۔ ربیعہ نے پوچھا کیا وہ لنگڑا ہے۔ کہا ہان

ایاد نے پوچھا کیا وہ دُم کٹا ہے۔ کہا ہان۔ انمار نے پوچھا کیا وہ چھوٹا ہوا ہے۔ کہا ہان
میرا اونٹ بالکل ایسا ہی ہے بتاؤ اوسے کہان ہے۔ اونہون نے قسم کہا کر کہا
کہ ہم نے تیرا اونٹ کہین نہین دیکہا۔ مگر اوسے اون کی ان باتون کو سنکر
یقین ہو گیا کہ وہ اونٹ اونہون نے دیکہا ہے۔ اور وہ اون کے پیچہے پڑ گیا۔
اور بولا کہ جو صفتین میرے اونٹ کی تہین وہ سب تم نے بتا دین۔ اب مین تمہین
کیونکر سچا جانون کہ تم نے اوسے نہین دیکہا ہے۔ پہر مضر وغیرہ آگے آگے اور وہ
اون کے پیچہے پیچہے روانہ ہوئے۔ اور نجران مین افعی جرہمی کے پاس پہونچے اور
اوس کے یہان قیام کیا۔ اونٹ والے نے سارا حال اوس سے بیان کیا
جرہمی نے ان سب بہائیون سے پوچہا کہ جب تم نے اونٹ دیکہا نہین تو اوس کے
یہ اوصاف بعینہ تم نے کیسے بتا دئے۔ مضر نے کہا مین نے دیکہا کہ اوس نے ایک
طرف کی گہانس کہائی ہے۔ اور دوسری طرف کی چہوڑتا گیا ہے۔ اس سے مین نے
جانا کہ وہ کانا ہوگا۔ ربیعہ نے کہا مین نے دیکہا کہ اوس کے اگلے پیر کا نشان ایک تو
پورا پڑتا ہے دوسرا پورا نہین پڑتا اس سے مین نے جانا کہ وہ لنگڑا ہوگا
ایاد نے کہا مین نے اوسے دُم کٹا اس وجہ سے جانا کہ اوس کی
مینگنیان اکہٹی پڑی تہین۔ اگر اوسکی دُم ہوتی تو مینگنیان متفرق
گرتین۔ انمار نے کہا مین نے اوسے بہگوڑا اس سبب سے سمجہا
کہ وہ وہان کی جہاڑی کو تو چہوڑ دیتا ہے جہان خوب گنجان
سبزی ہے اور اوس سے گذر کر ایسی گہانس چرتا ہے۔ جہان
بہت کم اور بری ہے۔ اس پر جرہمی نے اوس اونٹ والے سے کہا کہ اونہون

نے تیرا اونٹ نہین لیا ہے۔ تو جا اپنا اونٹ خود تلاش کرے۔

۷۴۔ مضر اور اوسکے بہائیون کی فراست کہانا کہاتے وقت اور جرہمی کا اون سکے جھگڑے کا تصفیہ کرنا۔

پہر افعی نے اون سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو۔ مضر وغیرہ نے اپنا حال اوسے سنایا تو اوس نے اون کی بڑی خاطرداری کی۔ اور اونہین مرحبا کہا۔ اور اون سے کہا۔ کیا تم سے عاقل آدمیون کو جن کی عقلمندی کا حال ابہی مین نے دیکہا ہے میرے فیصلہ کی حاجت پڑی ہے۔ اور اون سے کہانے کے واسطے کہا اونہون نے کہانا کہایا۔ اور شراب پی۔ مضر نے کہا آج مین نے کیا ہی اچھی شراب پی ہے۔ اگر وہ ایک قبر پر کے انگورون سے نہ بنائی گئی ہوتی۔ تو کیا اچھا ہوتا۔ ربیعہ نے کہا کہ آج کا گوشت بڑا ہی مزہ کا تہا۔ اگر وہ بکری کتیا کا دودہ پی کر نہ پلی ہوتی تو بہت ہی اچھا تہا۔ ایاد نے کہا کہ یہ میزبان ہمارا بڑا مالدار ہے۔ اگر وہ اپنے باپ کا بیٹا ہوتا تو کیسا اچھا ہوتا۔ انمار نے کہا آج جو باتین ہم نے سنی ہین ان سے مفید مطلب زیادہ ہم نے کبھی نہین سنین۔

جب افعی نے یہ باتین سنین تو حیرت مین رہ گیا۔ اور اپنی مان کے پاس آکر اپنے باپ کا حال پوچہا۔ اوس نے کہا کہ جس بادشاہ کے مین نکاح مین تھی اوسکے اولاد نہین ہوتی تہی۔ مجھے یہ بُرا معلوم ہوا کہ بادشاہی اس گہرانے سے نکل جائے اس لیے مین ایک شخص کے پاس گئی۔ اور اوس سے حاملہ ہو گئی۔ پہر اوس نے قہرمان سے شراب کا حال پوچہا تو اوس نے کہا کہ مین نے ایک ڈالی انگور کی تیرے باپ کی قبر پر لگائی تہی یہ اوسکی شراب ہے پہر اوس نے چرواہی سے گوشت کی کیفیت دریافت کی۔ تو اوس نے کہا کہ اس بکری کو مین نے کتیا کا دودہ پلایا تہا۔

پہر مضر سے پوچہا کہ تو نے اس شراب کی حقیقت کیونکر دریافت کرلی - کہا کہ مجہے اس سے معلوم ہوا کہ اوس کے پینے سے مجہے سخت پیاس لگی تہی - اور ربیعہ سے بہی اوسکی رائے کا سبب پوچہا تو اوس نے بہی اوس کا جواب دیا - پہر جرہمی اونکے پاس آیا - اور اون سے پوچہا کہ تمہارا کیا جہگڑا ہے - اونہون نے سارا قصہ اپنا اوس کے سامنے کہہ سنایا - جرہمی نے یہ فیصلہ کیا کہ قبہ حمرا اور دنیار اور اونٹ جو سرخ تہے مضر کو دئے - اور خیمہ سیاہ اور کالے گہوڑے ربیعہ کو دئے - اور خادم جو ایک بوڑہیا تہی اور ابلق مویشی ایاد کو دین - اور زمین اور درہم انمار کے حوالہ کئے

۳۸ - اونٹون کے جمع کرنے کیلئے مضر کا حدا کو ایجاد کرنا اور نبی صلعم کا فرمان مضر اور ربیعہ کی نسبت مضر نے سب سے اول حدا (یعنی گا کر اونٹون کو چلانا) ایجاد کیا ہے - اس کا سبب یہ بتاتی ہین کہ وہ اونٹ پر سے گر گئے تہے اور اون کا ہاتہہ ٹوٹ گیا تہا - پہر وہ چلائے - یایداہ یا یداہ (ہائے میرا ہاتھ ہائے میرا ہاتھ) اونٹ اس آواز کو سنکر چراگاہ سے اون کے پاس آکر جمع ہوگئے - پہر جب وہ اچہے ہوئے - اور اونٹونپر سوار ہوئے تو اونہون نے حدا ایجاد کیا - آواز اون کی بہت اچہی تہی - بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین کہ اون سے کسی نوکر کا ہاتھ ٹوٹ گیا - اور وہ چلایا - جس سے اونٹ جمع ہوگئے تہے - اسے دیکہکر مضر نے حدا نکالا - اور اور لوگون نے اوس پر اضافہ کرلیا حِیْنَئِذٍ یُصْبِحْنَ اِنْحَلْبِیْنَ بِالْاَذْنَابِ (یعنی جس وقت وہ اونٹنیان گانا سنتی ہین تو دین ہلاتی ہین یہ سب سے اول مضر نے ہی کہا ہے - اوس کے بعد یہ ایک مثل ہوگئی ہے -

بنی صلعم نے فرمایا ہے - مضر اور ربیعہ کو گالی نہ دو وہ مسلمان تہے -

۳۹ - نزار معد عدنان اور اون کے بہائی - مضر نزار کے بیٹے تہے اور نزار کی کنیت ابو ایاد

اور بعض کہتے ہین ابو ربیعہ تہی - نزار کی مان کا نام معانہ بنت جوشم بن جلہمہ بن عمرو
بن جرہم تہا - اور اون کے حقیقی بہائی قنص قناصہ سالم جندہ جناد جنادہ قحم عبید الرماح
غنف عوف شک اور قضاعہ ستہے - اور اونہین کے نام پر معد کی کنیت تہی - اور اور
بہی کئے بہائی تہے جو لا ولد مر گئے تہے -
اور نزار معد کے بیٹے تہے - معد کی مان مہدہ بنت لہم تہین کہتے ہین کہ اوس کا نام
لہم بن جلحب بن جدیس اور بعض کے نزدیک ابن طسم تہا - اور معد کے باپ کا بیٹا
ریث تہا بعض کہتے ہین کہ ریث عک کو ہی کہتے ہین - اور بعض کا قول ہے کہ عک
ریث کا بیٹا ہے - اور معد کا بہائی عدن بن عدنان بہی تہا - کہتے
ہین کہ عدن ابین مقام اسی کے نام پر آباد ہوا ہے - اور ابین کو اسی طرف نسبت کرتے
ہین - اسکی نسل اور نیز عدن کی نسل منقرض ہو گئی ہے (ابین بنی حمیر مین سے کوئی شخص
تہا - اوس کے نام سے یہ مقام مشہور ہو گیا ہے - اور عدن سے آٹھ فرسخ پر واقع ہے
قربت کے سبب سے عدن ابین اوسے بولتے ہین) اور ادبی اور ابی بن عدنان بہی
اون کے بہائی ہین - ابی کی نسل نہین رہی ہے - اور ضحاک اور غنی بہی اون کے
بہائی ہین جس وقت بخت نصر کی لڑائی ہوئی تہی - تو اوس وقت بنی عدنان یمن کی
طرف چلے گئے تہے - اور ارمیا اور برخیا معد کو اپنے ساتہ حران کو لے گیے تہے -
اور اونہین وہان مقیم کر دیا تہا - جب لڑائی ہو چکی اور امن چین ہو گیا - تو اونہین پہر مکہ
بہیجدیا - یہان آکر اونہون نے دیکہا تو معلوم ہوا کہ اون کے بہائی یمن کو چلے گئے ہین -
معد عدنان کے بیٹے تہے عدنان کے دو اور بہائی بہی تہے - ایک کا نام نبت اور
دوسرے کا نام عامر تہا -

۴۴ - رسول اللہ صلعم کے نسب مین - عدنان سے اوپر اختلاف -

رسول اللہ صلعم کے نسب مین معد بن عدنان تک نسابین کا اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا - مگر اس سے اوپر بہت بڑا اختلاف ہے - جس کی نقل کرنے سے کوئی فائدہ نہین معلوم ہوتا - کبہی تو کوئی لوگ عدنان اور اسماعیل علیہ السلام کے درمیان چار پشت کا فاصلہ بتاتے ہین - اور کبہی اون مین چالیس پشت بیان کرتے ہین پہر بہی فرق نہین ہے - بلکہ اون کے آبا کے نامون مین اس سے بہی بڑہ کر اختلاف ہے - اسی واسطے جب مین نے یہ حالت دیکہی تو مین نے اوسے بالکل چہوڑ دیا - بعض نسابین نے رسول اللہ صلعم سے ایک حدیث آپ کے نسب کی نسبت بیان کی ہے - کہ جس سے اون کا نسب حضرت اسماعیل تک ملا دیا ہے - مگر یہ حدیث صحیح نہین ہے -

فواطم اور عواتک بیبیان

۴۵ - رسول اللہ صلعم کی دادیان جن کا نام فاطمہ تہا

وہ عورتین جن کا نام فاطمہ ہے اور رسول اللہ صلعم اون کی نسل مین پیدا ہوئے پانچ ہین - ایک تو قرشیہ ہے - اور دو قیسیہ اور دو یمانیہ ہین - قرشیہ رسول اللہ صلعم کے باپ عبد اللہ ابن عبد المطلب کی مان تہین جن کا نام تہا فاطمہ[۱] بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم المخزومیہ - اور دونون قیسیون سے ایک عمر بن عائذ کی مان فاطمہ[۲] بنت عبد اللہ بن رزاح بن ربیعہ بن جحوش بن معاویہ بن بکر بن ہوازن - اور دوسری فاطمہ[۳] کی مان فاطمہ بنت حارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور ہین - اور دونو یمانیون مین سے ایک تو قصی بن کلاب کی مان فاطمہ[۴] بنت سعد بن سیل

بن ازد شنوأه ہین۔ اور دوسرے قصی کی اولاد کی مان یعنی اون کی بی بی حبیؓ بنت حلیل بن حبشیہ بن کعب بن سلول کی مان فاطمہؓ بنت نضر بن عوف بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ الخزاعیہ ہین۔

۴۲۔ رسول اللہ صلعم کی دادیان جنکا نام عاتکہ تہا اور وہ عورتین جن کا نام عاتکہ ہے اور رسول اللہ صلعم اون کی نسل مین پیدا ہوئے ہین بارہ ہین۔ دو (نہین تین) تو قریش مین سے ہین اور ایک بنی یخلد بن النضر سے اور تین سلیم سے اور دو عدوان مین سے اور ایک ہذلیہ اور ایک قضاعیہ اور ایک اسدیہ ہے۔ قریشیون مین سے اون کی مان بی بی آمنہ بنت وہب برہ بنت عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار کی بیٹی تہین۔ اور برہؓ کی مان ام حبیب بنت اسد بن عبد العزیٰ ہے۔ اور اسد کی مان ریطہ بنت کعب بن سعد بن تیم تہی۔ اور کعب کی مان امیمہ بنت عامر الخزاعیہ تہی اور اُمیمہ کی مان عاتکہؓ بنت ہلال بن اُہیب بن ضبتہ بن الحارث بن فہم تہی۔ اور ہلال کی مان ہند بنت ہلال بن عامر بن صعصعہ تہی۔ اور اُہیب بن ضبتہ کی مان عاتکہؓ بنت غالب بن فہر تھی۔ اور اس عاتکہ کی مان کا نام بہی عاتکہ بنت یخلد بن النضر بن کنانہ تھا۔ اور سلمیات مین سے ہاشم بن عبد مناف کی مان عاتکہؓ بنت مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن بہثہ بن سلیم بن منصور تھی۔ اور نیز عبد مناف کی مان بہی عاتکہ بنت ہلال بن فالج تہی۔ اور تیسرے انحضرت کے نانا وہب کی مان ہے جس کا نام عاتکہؓ بنت الاوقص بن مرہ بن ہلال تہا۔ یہ بیان جو بعض علما نے تحریر کیا ہے۔ اور عبد مناف کی مان کا نام عاتکہ بنت مرہ بتایا ہے محض غلط ہے عبد مناف کی مان کا نام حُبیؓ بنت حلیل الخزاعیہ تھا۔ لیکن دوسرے لوگون نے

بیان کیا ہے کہ ہاشم کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی۔ اور مرۃ بن ہلال کی ماں عاتکہؓ بنت جابر بن قنفد بن مالک بن عوف بن امری القیس بن بہثہ بن سلیم تھے اور ہلال بن فالج کی ماں عاتکہ بنت عصیہ بن خفاف بن امری القیس تھی۔

اور دونوں عدویوں میں سے آپ کے والد ماجد عبد اللہ کی جہت سے جو عاتکہ تھیں وہ یہ ہیں۔ عبد اللہ کی ماں فاطمہ بنت عمرو تھی۔ اور فاطمہ کی ماں تخمر بنت عبد قصی تھی اور تخمر کی ماں ہند بنت عبد اللہ بن وایلہ بن النظرب تھی۔ اور ہند کی ماں زینب بنت مالک بن ناصرہ بن کعب الفہمیہ تھی۔ اور زینب کی ماں عاتکہ بنت عامر بن النظرب بن عمرو بن عباد بن بکر بن الحارث تھی۔ اس حارث کا نام عدوان بن عمرو بن قیس عیلان تھا۔ اور دوسرے مالک ابن النضر کی ماں عاتکہ تھی۔ جس کا لقب عکرشہ اور نیز حصان بنت عدوان تھا۔

اب ازدیہ عاتکہ لیجئے۔ نضر بن کنانہ کی ماں بنت مرہ بن اُدتمیم کی بہن تھی۔ اور نضر کی نانی ماریہ تھی۔ جو بنی ضبیعہ بن ربیعہ بن نزار سے تھی۔ اور ماریہ کی ماں کا نام عاتکہ بنت الازد بن الغوث تھا۔ اور یہی ازدیہ عاتکہ غالب بن فہر سے اوپر ایک مرتبہ اور بھی نسب میں آتی ہے۔ اس طرح سے کہ غالب کی ماں لیلی بنت الحرث بن تمیم بن سعد بن ہذیل تھی۔ اور لیلی کی ماں سلمی بنت طابخہ بن الیاس بن مضر تھی۔ اور سلمی کی ماں بھی عاتکہ بنت الازد تھی۔ اب ہذلیہ عاتکہ کا حال سنئے عاتکہ بنت سعد بن سیل عبد اللہ بن رزاح کی ماں تھی۔ یہ عبد اللہ عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم کا نانا تھا۔ اور عمرو رسول اللہ صلعم کی دادی کا باپ تھا۔

قضاعیہ عاتکہ کا بیان یہ ہے کہ کعب بن لوی کی ماں ماریہ بنت القین بن جسر بن شیع اللہ

بن اسدبن وبرہ تہین۔ اور ماریہ کی ماں کا نام وحشیہ بنت ربیعہ بن حرام بن ضنۃ العذریہ تھا اور وحشیہ کی ماں عاتکہ بنت رشدان بن قیس بن جہینہ تھی اب ایک اسدیہ رہی سو اوس کا حال بہی سنئے۔ کلاب بن مرہ کی ماں کا نام ہند بنت سریر بن ثعلبہ بن الحارث بن فہر بن مالک تہا۔ اور ہند کی ماں کا نام عاتکہ بنت دودان بن اسد بن خزیمہ تہا۔

اب ہم پہر نبی صلعم کے ذکر کی طرف رجوع کرتے ہین

۴۳۔ رسول اللہ صلعم کا ابو طالب کے ساتھ شام کو جانا اور بحیرا راہب کا قصہ۔

واقعہ فیل کے آٹھہ سال کے بعد عبدالمطلب کا انتقال ہوا۔ اونہون نے ابو طالب کو وصیت کی تہی کہ رسول اللہ صلعم کی پرورش کرین چنانچہ ابو طالب آنحضرت کے دادا کے بعد آپ کی نگرانی کرتے رہے۔ پہر ابو طالب نے شام کے جانے کا ارادہ کیا۔ جب وہ اوس طرف کو جانے لگے تو رسول اللہ صلعم اون کے ساتھہ چلنے کے واسطے کہنے لگے۔ اون کا بہجے کی باتین سنکر دل نرم ہوگیا۔ اور اپنے ساتھہ اونہین لے لیا۔ اس وقت رسول اللہ صلعم کی عمر صرف نو برس کی تہی جب قافلہ بُصریٰ علاقہ شام مین پہونچا تو وہان اونہون نے قیام کیا۔ وہان ایک راہب بحیرا نام ایک دیر مین رہتا تھا اور نصرانی مذہب کے علوم کا عالم تھا۔ اس دیر مین ہمیشہ ایک راہب رہا کرتا تہا جو ان کے مذہب کے علوم حاصل کیا کرتا اور اون کی کتابون کا وارث ہوا کرتا تہا جو اوس دیر مین رہتی تہین۔

جب بحیرا نے آپکو دیکہا تو اون کے واسطے کہانا تیار کرایا۔ اس کی وجہہ یہ تہی کہ اوس نے رسول اللہ صلعم کے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے دیکہا تہا۔ جو اور کسی پر

نہ تہا - پہر جب یہ لوگ جاکر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھے جو وہان سے قریب تہا -
بحیرا نے اوس درخت کو دیکہا کہ اوس کی ڈالیان جہک گئین - اور حضرت پر اون کا
سایہ ہو گیا - اس واسطے وہ دیر سے نکل کر اون کی طرف آیا اور انہین اپنے پاس بلایا
جب بحیرا نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا تو اون پر خوب غور سے نظر کی - اور اون کے
بدن کی چیزون کو بڑی توجہ سے دیکہنے لگا - جس مین وہ نبی کے صفات پاتا تہا -
جب وہ لوگ کہانا کہا چکے اور اپنی اپنی جگہہ پر متفرق ہو گئے - تو اوس نے نبی صلعم
سے اون کے حالات یہ پوچہے کہ بیداری اور خواب مین اون پر کیا کیفیت گذرا کرتی
ہے - جب آنحضرت نے اپنا حال بیان کیا - تو اوس نے اون صفات کے مطابق
پایا جو ایک نبی موعود کی اوس نے کتابون مین لکہی ہوئی دیکہی تہین - پہر اوس نے
آنحضرت کی شانون کے درمیان مہر نبوت کو دیکہا - بعد ازان آپ کے چچا ابوطالب
سے پوچہا کہ یہ لڑکا آپ کا کون ہے - انہون نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیرا نے کہا
کہ اس لڑکے کا باپ تو اس وقت زندہ نہین ہونا چاہیئے - ابوطالب نے کہا یہ میرے
بہائی کا بیٹا ہے - اس کا باپ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مر گیا ہے - بحیرا
نے کہا آپ سچ کہتے ہین چاہیئے کہ آپ اپنے شہر کو لوٹ جائین اور یہودیون سے
خوف کرین - وہ اس لڑکے کے بہت دشمن ہین - اگر اونہون نے دیکہہ لیا -
اور پہچان لیا جس طرح سے کہ مین نے اوسے پہچان لیا ہے - تو وہ اس کے ساتہہ
بغیر کچہہ بدی کئے باز نہ رہین گے - کیونکہ یہ لڑکا ایک عظیم الشان شخص ہوگا اسواسطے
ابوطالب وہان سے اونہین لیکر مکہ چلے آئے -

یہ بہی لوگ کہتے ہین کہ جس وقت وہ ابوطالب سے اونہین مکہ کو لوٹا لیجانے کیلئے

کہہ رہا اور رومیون سے ڈرا رہا تہا۔ کہ اسی مین سات رومی آ گئے۔ بحیرا نے اون سے
پوچہا کہ تم کیون آئے ہو۔ کہا ہم اس لیے آئے ہین کہ یہ نبی اسی مہینے مین ادہر ہو کر
نکلے گا۔ اس واسطے جتنے راستے ہین سب طرف لوگ بہیجدے گئے ہین۔ اور ہم
اس تیرے راستے کی طرف بہیجے گئے ہین۔ بحیرا نے اون سے کہا کیا تم جانتے ہو
جس بات کا خدا ارادہ کرے۔ اوسے کوئی آدمی روک سکتا ہے۔ اونہون نے کہا
نہین۔ پہر اونہون نے بحیرا کا اتباع کیا۔ اور اوسی کے پاس ٹہیر گئے۔

۴۴۔ رسول اللہ صلعم کا جاہلیت کی کامون سے بچنا رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ مین نے اون کامون کا
ارادہ جنہین اہل جاہلیت کیا کرتے تہے دو مرتبہ سے زیادہ کبہی نہین کیا اور اس مین بہی
اللہ تعالی میری اور ان باتون کے درمیان حایل ہو گیا۔ یعنی خدا نے مجہے اون کے
کرنے سے بچا لیا پہر مین نے کبہی کوئی کام ایسا نہین کیا۔ یہان تک کہ اللہ تعالی نے
مجہے رسالت سے اکرام عطا فرمایا۔

مین نے ایک مرتبہ اوس غلام سے جو میرے ساتہہ مکہ کے اوپر کی طرف بکریان چرایا
کرتا تہا کہا کہ اگر تو میری بکریون کی حفاظت کرے تو مین مکہ ہو آؤن۔ اور وہان جیسے جوان
رات بسر کرتے ہین جا کر بسر کرون۔ اوس نے کہا جا۔ مین وہان سے نکلا۔ اور مکہ مین
بستی کے کنارہ پہونچا۔ وہان مین نے گانے کی آواز سنی۔ مین نے پوچہا یہ کیا ہے۔
کسی نے کہا یہ فلان شخص سے فلان بی بی کا بیاہ ہے۔ مین اوس گانے کے سننے
کے واسطے بیٹہہ گیا۔ لیکن اللہ تعالی نے میرے کان بند کر دیئے اور مین سو گیا
اور ایسا سویا کہ جب دہوپ کی گرمی ہوئی تو میری آنکہہ کہلی۔ پہر مین اپنے ساتہی کے پاس
لوٹ گیا اور اوسکے پوچہنے پر اپنا سارا حال اوسے سنایا۔ پہر ایک اور رات کو مین نے

ایساہی کیا اور مکہ مین آیا - اور میرے اوپر وہ حالت گذری جو پہلے گذری تھی - پہر مین نے کبھی کسی بُرائی کا ارادہ نہ کیا -

نبی صلعم کا نکاح بی بی خدیجہ سے

۴۵ - رسول اللہ کا بی بی خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے لیے شام کو جانا -

رسول اللہ صلعم نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تہا - اوس وقت آپ کی عمر پچیس سال کی اور بی بی خدیجہ کی عمر چالیس سال کی تہی - اوس نکاح کا سبب اس طرح سے ہوا تہا کہ خدیجہ بنت خویلد بن سعد بن عبد العزی بن قصی ایک تاجرہ عورت اور بڑی شریف اور صاحب مال تہین - مردون کو اپنے مال کی تجارت مین شریک کرتین اور اون کے واسطے نفع کا ایک حصہ مقرر کر دیتی تہین قریش سوداگر لوگ تہے جب بی بی خدیجہ کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم بات کے سچے اور امانت کے پکے اور اخلاق کے کریم ہین - تو اونہون نے آپکو بُلایا کہ تجارت کے واسطے اون کا مال لیکر شام کو جائین - اور یہ ٹہیرا کہ جو کچہہ وہ اورون کو دیا کرتی ہین اوس سے زیادہ آپ کو دینگی - اور اپنے ساتہہ بی بی خدیجہ کے غلام میسرہ کو لیجائین - حضرت نے اسے منظور کیا - اور میسرہ آپ کے ساتہہ شام کو گیا وہان رسول اللہ صلعم ایک درخت کے نیچے کسی راہب کے دیر کے قریب اوترے راہب نے دیر سے اپنا سر میسرہ کی طرف نکالا - اور پوچہا کہ یہ کون ہے - میسرہ نے کہا کہ یہ قریش کا ایک شخص ہے راہب نے کہا اس درخت کے نیچے تو اس وقت ایک نبی معلوم ہوتا ہے -

پہر رسول اللہ صلعم نے جو کچھ خرید فروخت کرنا تہا اوس سے فارغ ہوئے اور اپنے وطن
کو لوٹ کر چلدئے۔ میسرا راستے مین دیکہتا تہا کہ جب دہوپ کا وقت ہوتا تو دو فرشتے
حضرت پر سایہ کئے ہوتے اور حضرتؐ اونٹ پر سوار ہوتے تہے۔ جب مکہ کو واپس
آئے تو معلوم ہوا کہ خدیجہ کو بہت بڑا نفع ہوا ہے۔ اور میسرا نے راہب کا
قول بہی بیان کیا اور جو فرشتون کو سایہ کئے دیکہا تہا وہ بہی بی بی خدیجہ
سے کہا۔

۴٦۔ رسول اللہ صلعم کا بی بی خدیجہ سے نکاح اور آپ کی اولاد اور خدیجہ کا مکان اور نفیسہ

بی بی خدیجہ بڑی عاقل اور صاحب حزم اور شریف بی بی تہین۔ اور خدا کو یہ منظور تہا
کہ اونہین کرامت عطا کرے۔ اونہون نے حضرت رسول اللہ صلعم کے پاس
آدمی بہیجا۔ اور اپنے ساتہہ نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ بی بی خدیجہ قریش مین نسب
کے لحاظ سے بڑی شریف اور مال کی طرف سے بڑی مالدار تہین۔ اور تمام لوگ
اونکی قوم کے چاہتے تہے کہ اون سے اگر ممکن ہو تو نکاح کرلین۔ جب بی بی خدیجہ
نے رسول اللہ صلعم کے پاس یہ پیغام بہیجا۔ تو آپ نے اپنے اعمام سے کہا۔ اور
اپنے چچا حمزہ اور ابو طالب وغیرہ کو لیکر خویلد بن اسد کے گہر تشریف لے گئے
اور وہان جاکر بی بی خدیجہ سے نکاح کیا۔

رسول اللہ صلعم کے تمام اولاد ابراہیم کے سوا بی بی خدیجہ کے بطن مبارک سے پیدا
ہوئی ہے۔ زینب[۱]۔ رقیہ[۲]۔ کلثوم[۳]۔ فاطمہ[۴]۔ قاسم[۵] جن کے نام پر آپکی کنیت تہی
اور عبداللہ[٦] طاہر[۷] طیب[۸] سب بی بی خدیجہ کے بچے تہے۔ بعض لوگ کہتے ہین
کہ عبداللہ اور طاہر اور طیب اسلام کے زمانہ مین پیدا ہوئے تہے۔ لیکن درحقیقت

قاسم اور طاہر اور طیب جاہلیت کے ہی زمانہ مین مر گئے تہے۔ آپ کی سب بیٹیون نے اسلام کا زمانہ دیکہا۔ اور اسلام لائین اور آپ کے ساتہہ ہجرت کی۔ بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین کہ بی بی خدیجہ کا نکاح اون کے چچا عمرو بن اسد نے کیا تہا۔ اور اون کا باپ اون کی تجارت کرنے کے قبل ہی مر گیا تہا۔ واقدی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ یہی صحیح ہے۔ کیونکہ اونکا باپ فجار سے پہلے ہی مرچکا تہا۔ بی بی خدیجہ کا مکان اس بیاہ کے زمانہ مین وہ ہی تہا جو آجکل اون کے نام سے مشہور ہے۔ بیان کرتے ہین کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوسے مول لیکر وہان نماز پڑہنے کے لیے مسجد بنادی ہے۔

اور بی بی خدیجہ اور نبی صلعم کے درمیان جو عورت کہ پیغام لاتی اور لیجاتی تہی اوسکا نام نفیسہ بنت منیہ تہا۔ اور یعلی ابن منیہ کی بہن تہی۔ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی۔ اور رسول اللہ صلعم اوس کے ساتہہ بڑی نیکی کے ساتہہ پیش آئے۔ اور اوس کا اکرام کیا۔

حلف الفضول

۷۴ - حلف الفضول اور قریش کا اوسکی تجدید کرنا اور رسول اللہ صلعم کا خیال اوسکی نسبت

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جرہم اور قطورا کے کچہہ لوگ تہے۔ جن کے نام فضیل ابن الحارث الجرہمی اور فضیل ابن وداعہ القطوری اور مفضل بن فضالہ الجرہمی تہے وہ لوگ اکہٹے ہوئے اور حلف کیا۔ کہ مکہ مین کسی ظالم کو نہ رہنے دین۔ اور کہا کہ اسکی سوا اور کوئی بات نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالی نے اوسے بڑا مرتبہ دیا ہے چنانچہ

اسی باب مین عمرو بن عوف الجرہمی کہتا ہے۔

ان الفضول تحالفوا وتعاقدوا ۔۔ ان لا یقرّ ببطن مکۃ ظالم

فضول نام کے لوگون نے حلف اور قول قسم کیا ۔ کہ بطن مکہ مین کوئی ظالم رہنے نہ پائے

امرٌ علیہ تعاہدوا وتواثقوا ۔۔ فالجار والمعترّ فیہم سالم

یہ بات بڑی ہے جس پر اونہون نے عہد و پیمان اور حلف کیا ہے اب اون لوگون کے درمیان پناہ گیرندہ اور بیچارہ مسکین سلامت رہینگے

پھر یہ بات پورانی ہوگئی۔ اور قریش مین صرف اس کا ذکر ہی ذکر باقی رہ گیا۔ مگر قبائل قریش نے اس حلف کے واسطے لوگون کو پھر رجوع کیا۔ اور عبداللہ بن جدعان کے مکان مین جو عمر اور شرف کے لحاظ سے اون مین بڑا گنا جاتا تھا اونہون نے ملکر حلف کیا۔ ان حلف کرنے والون مین بنی ہاشم[۱] بنی المطلب[۲] بنی اسد بن عبد العزی[۳] زہرہ بن کلاب[۴] تیم بن مرہ[۵] تھے اونہون نے اس بات پر عہد و پیمان اور قول و قسم کیا۔ کہ مکہ مین جس کسی کو مظلوم پائین خواہ وہ وہان کے رہنے والون مین سے ہو یا نہ ہو ہر کسی کی مدد کے واسطے کھڑے ہونگے اور جس کسی نے اوسپر ظلم کیا ہے اوس سے اوسکا انصاف دلا دینگے۔ قریش نے اوس حلف کا نام حلف الفضول ہی رکھا۔ رسول اللہ صلعم اس حلف کے وقت موجود تھے اور رسالت کے بعد فرمایا کرتے تھے مین اس حلف کے وقت اپنے چچون کے ساتھ عبداللہ بن جدعان کے مکان مین موجود تھا اگر اس حلف کے واسطے کوئی مجھے اب اسلام کے زمانے مین بھی طلب کرے تو مین اوس کے لیے موجود ہون اور ضرور تعمیل کرون گا۔

۴۸ - حضرت حسین اور ولید کا جھگڑا اور حلف الفضول سے ولید کا ڈرنا۔

محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی کی روایت کے بموجب ابن اسحاق کہتا ہے حسین

بن علی بن ابی طالب اور ولید بن عتبہ بن ابوسفیان کے درمیان کسی چیز کی تقسیم
کی نسبت کچہہ جہگڑا ہوا اور ولید اوس وقت حضرت معاویہ اپنے چچا کی طرف سے مدینہ
کا حاکم تہا۔ اس نزاع مین ولید نے حکومت کا زور جتایا۔ حضرت حسین نے قسم کہا کر
اوس سے کہا کہ تو میرے ساتہہ انصاف سے کام کر۔ ورنہ مین اپنی تلوار نکالونگا۔ اور
رسول اللہ صلعم کی مسجد مین کہڑا ہونگا۔ اور حلف الفضول کو یاد دلا کر لوگون کو بولاؤنگا
عبد اللہ بن الزبیر وہان موجود تہے۔ انہون نے کہا کہ اگر حسین حلف فضول کے
واسطے بولائینگے۔ تو مین اوسمین شریک ہونے کو موجود ہون۔ اور بغیر انصاف بے
مرے یا مارے اوس سے نہ ہٹونگا۔ اور جب یہی بات حضرت حسین کے مسور بن
مخرمہ الزہری نے سنی تو اوس نے بہی ایسا ہی کہا۔ اور جب عبد الرحمن بن عثمان بن
عبد اللہ التیمی نے سنا تو اوس نے بہی یہی کہا۔ جب یہ باتین ولید نے سنین تو اوس نے
حضرت حسین کے ساتہہ منصفانہ سلوک کیا۔ اور اونہین راضی کر لیا۔

قریش کا کعبہ کو گرانا اور پہر بنانا

۴۹ - جرہم مین بیت کی ولایت اور خزاعہ کا اون سے چہین لینا اور غزالون کا قصہ۔

رسول اللہ صلعم کے ۳۵ سنہ ولادت مین قریش نے کعبہ کو گرایا تہا اور اوس کے گرانے کی
یہ وجہ تہی کہ اس وقت تک وہ فقط ایک سنگین دیوار قد آدم بلند تہی اونہون نے چاہا
اوسے اونچا بہی کرین اور اوسے چہت سے بہی پاٹ دین۔ کیونکہ قریش وغیرہ کے
بعض آدمی بیت کا کچہہ مال چورا لے گئے تہے۔ جسمین سونے کی دو غزالین بہی تہین
اور وہ کعبہ کے اندر ایک کنوے مین رکہی تہین۔ ان کعبہ کے غزالون کا قصہ اس طرح

ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل کو کعبہ کے بنانے کا حکم دیا۔ تو اونہون نے کعبہ بنایا۔ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ اور حضرت اسماعیل مکہ مین رہے اور اپنے ایام حیات مین بیت کے وہ ہی والی رہے۔ اور اون کے بعد اون کا بیٹا نبت والی ہوا۔ جب نبت مرگیا۔ تو چونکہ اون کی اولاد بھی بکثرت نہین ہوئی تھی جرہم نے بیت کی ولایت اون سے چھین لی۔ ان مین سب سے اول بیت کا والی مضاض ہوا۔ پھر اوس کے بعد اوسکی اولاد مین ولایت چلی آئی۔ اور جرہم گناہ کرنے لگے اور بیت کی حرمت چھوڑدی۔ جو مکہ مین آتا اوس پر ظلم کرتے یہانتک کہ کہتے ہین اساف اور نایلہ عورت نے بیت مین زنا کیا۔ جن سے اون کی صورت مسخ ہوگئی اور وہ پتھر کے بنگئے۔

خزاعہ اوس وقت سے کہ جب سے عمرو بن عامر کی اولاد مین سے جاکر ملکون مین پھیلی تھی ستامہ مین رہا کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالی نے جرہم پر نکسیر کی بیماری بھیجی جس نے اونہین فنا کردیا۔ پھر خزاعہ جمع ہوئے کہ جو جرہم باقی رہ گئے ہین اونہین مکہ سے نکال دین۔ خزاعہ کا رئیس عمرو بن ربیعہ بن حارث تھا خزاعہ اور جرہم سے لڑائی ہوئی جب عامر بن حارث الجرہمی نے دیکھا کہ اب شکست مین کچھ شک باقی نہین رہا ہے۔ تو اوس نے کعبہ کی دو نوغزالین اور حجر اسود نکالا کہ توبہ کرے۔ اور یہ کہنے لگا۔

والناس طرفٌ وھم تلادُکا	لاھُمَّ اِنَّ جُرھُم عبادُکا

اسے اللہ جرہم تیرے بندہ ہین اور لوگ تو نئے نئے تیرے ہوگئے ہین مگر وہ تیری پورانی ملک ہین۔

وھم قدیماً عمروا ابلادکا

اور قدیم سے تیرے بلاد مین رہتے بستے آئے ہین

مگر اوس کی توبہ قبول نہین ہوئی اس لیئے اوس نے ۶۰ اون کو چاہ زمزم مین دفن کر دیا اور کنوے کو پاٹ دیا اور باقی جرہم کے آدمیون کو لیکر سرزمین جہینہ کی طرف نکل گیا - وہان ایک سیلاب آیا اور اونہین سب کو ملک فنا مین لے گیا - چنانچہ عمرو بن الحارث کہتا ہے ؎

کان لم یکن بین الحجون الی الصفا	انیس ولم یسمر بمکۃ سامر

اس اُجڑی دیار کی یہ کیفیت ہوگئی ہی کہ حجون سے لیکر صفا مقام تک گویا کوئی انیس ہی نہین اور مکہ مین رات مین کوئی باتین کرنے والا نظر بھی نہین آتا ہے -

بلی نحن کنا اھلھا فابادنا	صروف اللیالی والجدود العواثر

ہان ہان ہم تو اوسی جگہہ کے باشندے تے - مگر لیل ونہار کی گردشون اور قسمت کی ٹھوکرون نے ہمین اوجاڑ دیا

پہر جرہم کے بعد بیت کا والی عمرو بن ربیعہ ہوا - اور بعض کہتے ہین کہ عمرو بن الحارث الغسانی والی ہوا تہا - اور پہر اوس کے بعد خزاعہ ہوئے - صرف تین باتین قبایل مضر مین چلی آتی تہین - اول اجازت حج کے لیئے عرفہ سے - یہ اجازت غوث بن مر بن اد کی اختیار مین تہی - اسی غوث کا نام صوفہ ہے - دوسرے افاضہ جمع سے منیٰ تک - یہ خدمت بنی زید بن عدوان مین تہی ان مین آخری شخص ابو سیارہ عمیلہ بن الاعزل بن خالد ہوا ہے - تیسری ماہاے حرام کے نسی تہے - یہ خدمت مُتَلمِّس کے اختیار مین تہی - جس کا نام حذیفہ بن نقیم بن کنانہ تھا - پہر اوس کے بعد اوس کی اولاد مین چلی آئی - پہر یہ خدمت ابو ثمامہ کو ملی - جس کا نام جنادہ بن عوف بن قلع بن حذیفہ تہا - اوس کے بعد اسلام شایع ہوا اور ماہاے حرام اپنے اصلی زمانہ پر آ گیے اوس وقت اللہ تعالی نے نسی کو باطل کر دیا -

پہر خزاعہ کے بعد بیت کے والی قریش ہوئے جس کا ذکر قصی ابن کلاب کے ذکر مین ہم نے بیان کر دیا ہے پہر عبد المطلب نے چاہِ زمزم کو کہودا - اور جیسا کہ اوپر ذکر ہوا وہان سے دو غزالین نکالین -
غرض وہ شخص کہ جس کے پاس سے چوری کی غزالین برآمد ہوئین اوس کا نام دویک تہا جو سلیح (یا ملیح) ابن خزاعہ کا مولی تھا - قریش نے اوس کا ہاتہہ کاٹ ڈالا - اور وہ لوگ کہ جن پر اس وقت چوری کی تہمت لگائی گئی تہی عامر بن حارث بن نوفل اور ابوہارب بن عزیز اور ابولہب بن عبد المطلب تہے -

۵۰ - کعبہ کی چہت کی لکڑیان اور کعبہ کا ایک سانپ سمندر مین کسی رومی تاجر کا ایک جہاز جدہ کے پاس آکر ٹوٹ گیا - قریش وہان سے اوسکی لکڑیان اوٹہالائے اور کعبہ کی چہت اونسے تیار کی - اور اور بہی اوسکی لکڑیان کعبہ کے کام مین آئین - کعبہ کے اوس کنوئے مین سے جسمین ہر روز قربانیان ڈالی جایا کرتی تھین ایک سانپ نکلا کرتا اور کعبہ کی دیوار پر چڑہا کرتا تہا - اور جب کوئی اوسکی پاس جاتا تو ہش کرکے اور منہ کہولکر اوس پر دوڑتا تہا - اس سے لوگ اوس سے ڈر گئے تہے - اتفاقاً ایک روز وہ کعبہ کی دیوار پر تہا کہ ایک پرندہ جہپٹا مار کر اوسے اوڑا لے گیا - قریش نے یہ دیکھکر کہا اب ہم کو امید ہوئی کہ جو کام ہم کرتے ہین خدا اوس سے راضی ہوگا - یہ اوس زمانہ کا ذکر ہے کہ جب رسول اللہ صلعم پینتیس برس کے ہوگیے تہے - اور فجار کو پندرہ برس گذر گئے تہے -

۵۱ - قریش کا کعبہ کو گرانا اور اوسکے گرانے سے خوف - پہر جب قریش نے چاہا کہ کعبہ کو گرا دین - تو ابو وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم کہڑا ہوا - اور کعبہ کا ایک پتہر اوٹہایا - وہ پتہر اوسکے ہاتہ سے نکل گیا - اور جہان تہا وہین جا پڑا - اس پر اوس نے

کہایا معشر قریش اِسکے بنانے مین جو شخص داخل ہونا چاہیئے کہ وہ پاک صاف ہو۔
اور جو چیز اسمین لگائی جائے وہ رنڈی کی خرچی اور زنا کی کمائی نہ ہو۔ اور ظلم زیادتی
سے وصول نہ کی گئی ہو۔ بعض کہتے ہین کہ یہ بات ولید بن المغیرہ نے کہی تہے
پہر لوگ اوسکے گرانے سے ڈر گیے۔ ولید بن المغیرہ نے کہا مین سب سے پہلے
اوسکا گرانا شروع کرتا ہون۔ پہر اوس نے کدال لیا اور جاکر کعبہ کو گرایا۔ قریش
رات کو اس انتظاری مین رہے کہ دیکہیے اوس پر کیا آفت آتی ہے۔ اور کہنے لگے
کہ اوسپر اگر کوئی مصیبت آئے تو ہم اوسے ہرگز نہین گرائین گے۔ لیکن صبح کو ولید
صحیح وسلامت نکلا۔ اور پہر جاکر اپنے گرانے کے کام مین مصروف ہوا۔ اب تو اور
لوگ بہی اوس کے شریک ہوگیے اور رفتہ رفتہ اوسے جڑ تک گرا دیا۔
پہر لوگون نے کچہہ سبز پتہر جڑ مین دیکہے۔ جو آپس مین ایک دوسرے سے ملے ہوئے
تہے۔ قریش کے ایک شخص نے اون مین کدالی گہسیڑی کہ اونہین الگ الگ
کرے۔ لیکن جب وہ پتہر ہلا تو سارا مکہ ہل گیا۔

۵۲۔ قریش کا کعبہ کو بنانا اور حجر اسود کے رکہنے پر جہگڑا اور آنحضرت کا فیصلہ کرانا۔

پہر اونہون نے کعبہ کے بنانے کے واسطے پتہر جمع کئے۔ اور اوس کی دیوارین بنائین
اور بناتے بناتے رکن تک پہونچے۔ اوس وقت ہر ایک قبیلہ نے یہ چاہا کہ
رکن کو اوٹہاکر اپنی جگہہ پر رکہین۔ اور جب آپس مین فیصلہ نہ ہوا تو اونہون نے جدا جدا
حلف کیا اور لڑنے کی ایک دوسرے کو دہمکیان دینے لگے۔ اور بنی عبدالدار
نے ایک بڑا پیالہ خون سے بہرا اور اونہون نے اوس خون مین ہاتہہ ڈبو ڈبو کر حلف
کیا۔ کہ جب تک مر نہ جائینگے اوس وقت تک ہم اس بات پر جمے رہین گے۔ اس

مین بنی عدی بہی اون کے شریک تہے۔ اور خون مین ہاتہہ ڈبونے کے سبب سے اون کا لقب لعقۃ الدم (خون کے چاٹنے والے) ہوگیا۔ غرض چار روز تک اون مین یہی ہنگامہ گرم رہا اوسکے بعد اونہون نے مشورہ کیا۔ ابوامیہ بن المغیرہ نے جو قریش مین اوس وقت بڑی عمر کا آدمی تہا اون سے کہا کہ کسی شخص کو تم اپنا حکم بناؤ۔ کہ وہ تمہارے اس جہگڑے کا فیصلہ کردے۔ اور حکم اوس شخص کو کرو جو مسجد کے دروازہ سے سب سے پہلے صبح کے وقت اندر داخل ہو۔

اوس روز رسول اللہ صلعم سب سے اول مسجد مین داخل ہوئے۔ جب اونہون نے آپ کو دیکہا تو سب خوش ہوکر بولے کہ یہ شخص امین ہے۔ ہم اس کے فیصلہ پر راضی ہین اور آپ سے اپنا سارا قصہ بیان کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ایک چادر لاؤ۔ جب وہ چادر آگئی تو آپ نے حجر اسود کو لیا اور اوس چادر مین رکہا۔ اور فرمایا کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی اوس کا کونا پکڑلے۔ پہر سب نے ملکر اوٹہایا اور جب اوس کے موقع تک پہونچ گئے تو آپ نے دست مبارک سے اوٹہاکر اپنی جگہہ پر رکہدیا۔ اور پہر عمارت پوری کردی گئی۔

وہ وقت جب کہ رسول اللہ صلعم رسول ہوئے

۵۳۔ بنی صلعم کے بعثت کا زمانہ اور زید بن عمرو اور حبر بن مطعم کی پیشین گوئیان۔

جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا ہے اوس وقت کسریٰ پرویز بن ہرمز نوشیروان کی حکومت کے آغاز کو بیس برس ہوئے تہے۔ اور حیرہ مین فارس کی طرف سے عربون پر ایاس بن قبیصۃ الطائی عامل تہا۔

ابن عباس سے حمزہ اور عکرمہ نے روایت کی ہے - اور نیز انس بن مالک اور عروۃ بن الزبیر نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے اور آپ پر وحی نازل ہوئی - تو اوس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی - اور نیز عکرمہ کی ہی ایک اور روایت ابن عباس سے ہے - اور سعید بن المسیب نے بیان کیا ہے - کہ جب رسول اللہ پر وحی نازل ہوئی تو اوس وقت آپ کی عمر تینتالیس سال کی تھی - لیکن اس بات مین سب متفق ہین کہ آنحضرت پر وحی بروز دوشنبہ نازل ہوئی تھی البتہ اس مین اختلاف ہے کہ وہ کونسا دوشنبہ تھا ابو قلابۃ الجرمی کہتا ہے - کہ نبی صلعم پر فرقان ۱۸ رمضان کو نازل ہوا تھا - اور اور لوگون نے بیان کیا ہے کہ ۱۹ رمضان کو نازل ہوا تھا -

اور قبل اسکے جبرئیل آنحضرت پر ظاہر ہون حضرت ادن آثار کو دیکھا کرتے تھے - جو اوس شخص پر گذرا کرتے ہین - جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کرامت عطا فرمایا کرتا ہے - انہین مین سے وہ بات ہے جو ہم نے اوپر بیان کی کہ دو فرشتون نے آکر آنحضرت کا بطنِ مبارک چاک کیا اور میل کچیل جو اون کے دل مین تھا اوسے نکال ڈالا اور نیز اوسی آثار مین سے ایک یہ بات بھی تھی کہ جب آنحضرت کسی درخت یا پتھر پر ہوکر گذرتے تو وہ آپ کو سلام کیا کرتے تھے - اور آپ اپنے جپ در است دیکھتے تھے لیکن وہان کوئی نظر نہ آتا تھا - اور نیز لوگون مین یہ مشہور تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے - اور ہر قوم کے عالم اپنے لوگون سے اس کا ذکر کرتے تھے -

عامر بن ربیعہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے زید بن عمرو بن نفیل کو کہتے ہوئے سنا تھا

ہم اولاد اسماعیل اور بنی عبدالمطلب مین سے ایک نبی کے منتظر ہین - مجھے امید
نہین کہ مین اوس کے زمانہ تک زندہ رہون - مین اوس پر ایمان لاتا اور اوس کی
تصدیق کرتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے - اگر تو اُس وقت تک زندہ
رہے اور اوس سے ملے تو اوسے تو میرا سلام کہدینا - اور مین تجھے اوسکے صفات
بہی بتاے دیتا ہون کہ اوس کا حال تجھ سے چھپا نہ رہے - مین نے کہا بتا - تو اوس
نے کہا وہ نبی قدمین نہ تو لنبا اور نہ ٹھنگنا ہوگا - اور نہ اوس کے بدن پر بہت بال
یا بہت تھوڑے بال ہونگے - اور نہ اوسکی آنکھون سے سرخی کبھی جاے گی
اوس کے شانون کے درمیان مہر نبوت ہوگی - اور اوس کا نام احمد ہوگا - یہی شہر ہے
جہان وہ پیدا اور مبعوث ہوگا - پہر اوس کے لوگ اوس کے برخلاف اوٹھینگے - اور
اوس کی رسالت کو برا سمجھینگے - اور اوسے یثرب کو ہجرت کرنا پڑیگی - وہان اوس کا
بول بالا ہوجائیگا - اوس وقت تجھکو چاہیئے - کہ تو دہوکے مین نہ رہے - مین نے
دنیا کے تمام ملک دیکھے ہین - جہان مین نے دین ابراہیم کو جاکر تلاش کیا
اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس سے اس باب مین پوچھا - تو اونہون نے یہہ ہی کہا کہ یہ
دین تو وہین ہے جہان سے تو آیا ہے - اور اونہون نے اوس نبی کے یہہ ہی صفات
بتائین - جو مین نے تجھ سے بیان کیے ہین اور یہ بہی کہا ہے کہ اوس کے سوا
اب اور کوئی نبی دنیا مین نکلنا باقی نہین رہا ہے -

عامر کہتا ہے کہ جب مین مسلمان ہوا تو مین نے یہ زید کا قول آپ کو سنایا اور اوس کا
سلام بہی آپ سے کہدیا - رسول اللہ صلعم نے سلام کا جواب دیا اور اوس پر رحمت
بہیجی - اور فرمایا کہ مین نے اوسے جنت مین زمین پر دامن گھسیٹتا چلا جاتا دیکھا ہے

جبیر بن مطعم نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی بعثت سے ایک مہینا پیشتر سوانہ بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہان قربانیان کی تھین کہ یکایک اوس صنم کے جوف مین سے ایک آواز آئی - یہ عجیب بات سنو - وحی کی روشنی چمکی اور ہم پر انگارے ٹوٹنے لگے - کیونکہ مکہ مین ایک نبی پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے - وہ ہجرت کر کے یثرب جائیگا - یہ سنکر ہم سب کے سب چپ اور حیرت مین رہ گئے - بعد ازان نبی صلعم کا ظہور ہوا -

آپ کے دلایل نبوت بہت کثرت سے ہین - اور علما نے اس باب مین بہت کتابین تصنیف کی ہین اون مین بڑی عجیب عجیب باتین درج ہین جن کے بیان کا یہ موقع نہین ہے -

نبی صلعم پر وحی کی ابتدا

۵۴ - ابتدائی وحی مین اِقْرَأْ بِاسْمِ کا نازل ہونا اور اوس سے حضرت پر رعب اور ورقہ کی بشارت -

عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلعم پر ابتدا مین جو وحی آنا شروع ہوئی ہے تو رویائے صادقہ سے اوس کی ابتدا ہوئی ہی اونہین خواب ایسا دکھائی دیتا تہا جیسے صبح کے تڑکے مین کوئی چیز دکھائی دیتی ہو پہر آپ کو تنہائی مین رہنا مرغوب ہو گیا - وہ غار حرا مین جاتے اور کئی کئی رات متواتر وہان عبادت کیا کرتے تہے - اور پہر گہر آتے اور اتنی ہی مدت کے لیے وہان پر سامان کر کے چلے جاتے تہے - کہ اتنے مین حق آپ پر ظاہر ہو گیا - اور جبرئیل آپ کے پاس آئے اور کہا اے محمد تو خدا کا رسول ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ اس پر مین دوزانو ہو بیٹھا - پہر جب

مین لوٹا تو میرے تمام بدن مین رعشہ سا ہوگیا - اور مین نے آکر گہر مین کہا کہ مجھے کمل اوڑہا و
کمل اوڑہاو - پہر کچہہ دیر کے بعد مجھ سے یہ خوف کی حالت جاتی رہی - پہر وہی
آواز آئی - اور مجھ سے کہا اے محمد مین جبرئیل ہون اور تو خدا کا رسول ہے اور کہا پڑہ
مین نے کہا کیا پڑہون - حضرت فرماتے ہین کہ پہر اوس نے مجھے پکڑ لیا - اور تین
مرتبہ خوب ہلایا کہ مجھے اوس سے پسینا آگیا - پہر کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (پڑہ اوس
اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے) مین نے اسے پڑہا - اور خدیجہ کے
پاس آکر کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور سارا قصہ اون سے بیان کیا - اونہون
نے کہا آپ کو بشارت ہو - اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل و خوار نہ کریگا - آپ تو رشتہ
دارون سے اچھی طرح پیش آتے - اور سچ بولتے ہین - اور امانت دار ہین - اور
سب کی برداشت کرتے ہین اور مہمانون کو کہانا کہلاتے اور جب کسی پر مصیبت
آتی ہے تو اوس کی مدد کرتے ہین -
پہر وہ مجھے ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئین جو اون کے چچا کا بیٹا اور نصرانی المذہب
تہا اور کتاب توریت پڑہا ہوا تہا اور اہل توریت و انجیل سے باتین سنا کرتا تہا - خدیجہ
نے اوس سے جا کر کہا کہ اپنے بھتیجے کی باتین تو سن - اوس نے مجھ سے میرا حال
پوچہا اور مین نے سب حال اوس سے کہا اوس نے کہا یہ وہ ناموس اکبر ہے جو موسیٰ
بن عمران پر نازل ہوا کرتا تہا - کیا اچھا ہوتا کہ مین اوس وقت زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری
قوم تجھ کو نکالینگے - مین نے کہا کیا وہ مجھے نکالدینگے ورقہ نے کہا ہان کوئی شخص
ایسا نہین ہوا ہے کہ اوس نے تیری سی باتین لوگون مین کہی ہون اور اوس سے
مخلوق نے عداوت نہ کی ہو - اگر مین اُس وقت زندہ رہون کا تو تیری پوری مدد کرونگا

مدد کرون گا۔

پہر اقرا کے بعد جو سب سے اول تین آیتیں آپ پر نازل ہوا وہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ اور یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور وَالضُّحٰی ہے۔

۵۵۔ خدیجہ کی دانائی اور جبرئیل کو فرشتہ ثابت کرنا اور اللہ تعالی نے جو آنحضرت کو نبوت کرامت فرمائی اوس پر تسلی دینے کے واسطے بی بی خدیجہ نے آپ سے کہا۔ اے ابن عم کیا آپ جب یہ غیب کا آنے والا آپ پاس آئے تو اوس وقت مجہے اوس کی اطلاع دے سکتے ہین۔ آپ نے فرمایا ہان۔ اور جب جبرئیل آئے تو اون کو بتایا۔ بی بی خدیجہ نے آپ سے کہا اوٹہئے اور میری بائین ران پر آبیٹہئے حضرت کہڑے ہوئے اور بائین ران پر بیٹہ گئے۔ بی بی خدیجہ نے پوچہا کیا اب بہی وہ شخص دکہائی دیتا ہے کہا ہان۔ خدیجہ نے کہا تو یہان سے اوٹہ کر میرے دہنی ران پر بیٹہ جائے آپ اوسی طرف جا بیٹہے۔ اونہون نے پوچہا کیا اب بہی وہ دکہائی دیتا ہے۔ کہا ہان بے پردہ ننگی ہوگیین۔ اور اپنی اوڑہنی اوتار ڈالی۔ اور رسول اللہ اونکی ہی گود مین بیٹہے رہے۔ پہر پوچہا کیا وہ اب بہی ہے۔ کہا نہین خدیجہ نے کہا اے ابن عم تو اپنی بات پر قایم رہئے۔ اور خوش ہو جائے یہ فرشتہ ہے شیطان نہین ہے

۵۶۔ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کا اول نازل ہونا یحیی بن کثیر کہتا ہے کہ مین نے ابو سلمہ سے پوچہا کہ قرآن مین اول کیا چیز نازل ہوئی ہے۔ کہا اول سب سے یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ نازل ہوئی ہے۔ مین نے کہا لوگ تو کہتے ہین اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ اول نازل ہوئی ہے ابو سلمہ نے کہا مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچہا تہا کہ اول کیا چیز نازل ہوئی ہے تو اونہون نے کہا تہا کہ مین تجہے وہ بات بتاؤن جو رسول اللہ صلعم نے مجہہ سے بیان

کی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حرا میں جا کر قیام کیا تھا جب قیام
کی مدت پوری ہو گئی ۔ تو میں وہان سے اوترا ۔ اسے میں میرے کانون مین
ایک آواز آئی ۔ مین نے اپنے دہنی طرف کو دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا ۔ پھر بائین طرف دیکھا
تو اودہر بھی کچھ دکھائی نہ دیا ۔ پھر آگے دیکھا پیچھے دیکھا تو کہین کوئی بھی نہ تھا ۔ اوپر
جو منھہ اوٹھا کر دیکھتا ہون تو وہ یعنی فرشتہ آسمان زمین کے درمیان ایک تخت پر
بیٹھا ہوا ہے ۔ اوس سے مین ڈر گیا ۔ اور خدیجہ کے پاس آیا ۔ اور مین نے کہا مجھے
کپڑا اوڑہاؤ کپڑا اوڑہاؤ ۔ اور مجھپر پانی ڈالو ۔ چنانچہ ادن لوگون نے ایسا ہی کیا ۔ پھر
سورہ یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ نازل ہوئی یہ حدیث صحیح ہے ۔

۵۷ ۔ وحی کا التوا اور بی بی خدیجہ کا ایمان لانا ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ جبرئیل رسول اللہ
صلعم کے پاس سب سے اوّل شنبہ کی رات کو اور پھر یکشنبہ کی رات کو آئے اور پھر
ظاہر ہو کر اللہ تعالی کی طرف سے رسالت دوشنبہ کے روز آپ کو پہونچائی ۔ اور وضو
اور نماز کا طریقہ بتایا ۔ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑہایا ۔ اس وقت رسول اللہ صلعم کی
عمر چالیس سال کی تھی ۔

زہری کہتا ہے کہ پھر وحی آنا بند ہو گیا ۔ اور رسول اللہ صلعم کو سخت رنج ہوا یہان تک
کہ وہ پہاڑ کی چوٹیون پر جاتے اور چاہتے کہ وہان سے اپنے آپکو نیچے گرا دین ۔ لیکن جبھی
کہ وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے تو وہان جبرئیل آتے اور کہتے کہ آپ رسول اللہ ہین ۔ اور
اسمین کچھہ شک نہین ہے ۔ اس سے حضرت کے دلکو تسکین ہو جاتی اور پھر دل ٹھیر جاتا ۔
پھر جب اللہ تعالی نے نبی صلعم کو حکم دیا ۔ کہ وہ اپنی قوم کو اللہ تعالی کے عذاب سے
ڈرائین ۔ اور مخلوق سے کہین ۔ جس اللہ تعالی نے اونہین پیدا کیا اور رزق دیا ہے

اوس کی عبادت کو چھوڑ کر بتون کو نہ پوجین۔ اور یہ بیان کرین کہ پروردگار نے مجھے نعمت عطا فرمائی ہے۔ جو ابن اسحاق کے قول کے بموجب نبوت ہے تو اوس وقت آپ نے خفیہ خفیہ یہ بات اپنے گھر کے اون لوگون سے بیان کرنا شروع کی جن پر آپکو اطمینان تھا۔ چنانچہ جو شخص آپ پر سب سے اول ایمان لایا اور خلق اللہ مین سے جس نے سب سے اول آپ کے نبوت کی تصدیق کی وہ آپ کی بی بی خدیجہ بنت خویلد تھین۔ واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہمارے عام علما اس پر متفق ہین کہ سب سے اول اہل قبلہ جنہون نے رسول اللہ صلعم کو رسول مانا بی بی خدیجہ ہین۔

۵۸ - اسلام کے اولین فرائض اور جبرئیل کا نبی کو نماز سکھانا۔ پھر اقرار توحید اور بت پرستی سے بچنے کے بعد اللہ تعالی نے شریعت اسلام مین جو چیز سب سے اول فرض کی ہے وہ نماز ہے۔ جب نماز فرض ہوئی تو جبرئیل آپ کے پاس آئے اس وقت آپ مکہ کے اوپر کی جانب تھے۔ جبرئیل نے آپ کو وادی کی طرف نیچے کو اشارہ کیا اور وہان سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ اور جبرئیل نے اوس سے وضو کیا۔ نبی صلعم اونہین دیکھتے جاتے تھے کہ نماز کے واسطے وہ کیسی طہارت کرتے ہین۔ پھر رسول اللہ صلعم نے بھی ویسے ہی وضو کیا۔ پھر جبرئیل کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ اور نبی صلعم نے بھی نماز مین اون کی تقلید کی۔ پھر وہ لوٹ گئے۔ اور نبی صلعم بی بی خدیجہ کے پاس آئے اور اون کو وضو کرنا سکھایا۔ پھر اون کو نماز پڑھکر دکھائی۔ اور اونہون نے بھی اوسیطرح نماز پڑھی۔

رسول اللہ صلعم کی معراج

۵۹ - معراج کا وقت اور مقام اور فرشتون کا آنا اور براق -

علما کا اس باب مین اختلاف ہے کہ معراج کب ہوئی - بعض تو کہتے ہین تین سال اور بعض کے قول کے بموجب ایک سال قبل از ہجرت ہوئی ہے - اور اس مقام مین بھی اختلاف ہے - کہ جہان سے رسول اللہ صلعم معراج کو گئے ہین - کوئی تو کہتے ہین کہ وہ مسجد مین حجر اسود کے پاس سو رہے تھے - اور وہان سے آپ معراج کو گئے - اور بعض کہتے ہین کہ اُم ہانی بنت ابی طالب کے گھر مین آپ خواب مین تھے اوس وقت معراج ہوئی ہے - اس قول کے قائل کے نزدیک جسقدر حرم ہے وہ سب مسجد ہے - اور معراج کی حدیث کتنے ہی صحابہ نے اسانید صحیح سے بیان کی ہے - اونہون نے بیان کیا ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی میری پاس جبرئیل اور میکائیل آئے اور کہا کہ ان مین سے کس کی نسبت ہمین حکم ہوا ہے - پہر آپ ہی کہا کہ ہمین اونکے سید کے واسطے حکم ہوا ہے - پہر وہ سب چلے گئے - اور دوسری رات کو آئے - اوس وقت وہ تین تھے - اوس وقت اونہون نے آپکو سوتا ہوا پایا - اور چت کرکے لٹایا - اور آپ کا پیٹ چاک کیا - اور زمزم کا پانی لاکر اوسے دہویا اور میل کچیل نکال ڈالا - اور ایک طشت لائے - جسمین ایمان اور حکمت کا نور بہرا ہوا تہا اوس سے آپکا دل اور پیٹ بہر دیا -

رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ جبرئیل نے مجھے مسجد الحرام سے باہر نکالا - دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک چوپایہ کہڑا ہے - یہ براق تہا - وہ گدہے سے اونچا اور خچر سے

نیچا تھا۔ مین نے دیکھا کہ وہ اپنے قدم چلنے مین منتہاے نظر پر رکھتا تھا جبرئیل نے مجھ سے کہا اس پر سوار ہو جائے۔ جب مین نے سواری کے لیے اوس پر ہاتھ رکھا تو وہ شوخی کرنے لگا۔ جبرئیل نے کہا۔ براق۔ اللہ کے نزدیک کوئی محمد سے اکرم نہین۔ جو تجھ پر کبھی سوار ہوا ہو۔ اس سے اوسے پسینا آگیا اور اطاعت کرنے لگا اور مین اوس پر سوار ہو گیا۔

۶۱۔ نبی صلعم کا براہ مدینہ وطور سینا و بیت لحم بیت الاقصیٰ کو خواب مین جانا۔

پھر جبرئیل مجھے لیکر مسجد اقصیٰ کی طرف چلے اور میرے سامنے دو برتن لائے گئے۔ ایک مین دودہ اور دوسرے مین شراب تھی۔ اور کسی نے مجھ سے کہا ان مین سے ایک پسند کر لیجئے مین نے دودہ لے لیا اور اوسے پی لیا۔ اس پر مجھے آواز آئی کہ آپ نے فطرت کے مطابق کام کیا۔ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کے بعد آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

پھر ہم آگے چلے ایک مقام پر جبرئیل نے مجھ سے کہا یہان اوترئے اور نماز پڑھیئے مین ان کے کہنے سے اوترا۔ اور نماز پڑھی اونھون نے کہا یہ طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے یہان آپ ہجرت کر کے آئینگے پھر ہم اور آگے چلے۔ جب ایک مقام اور آیا تو جبرئیل نے کہا یہان اوترئے اور نماز پڑھیئے۔ مین نے اون کے کہنے سے اوتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل نے کہا یہ طور سینا ہے جہان کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ پھر ہم اور آگے چلے جب ایک اور مقام آیا۔ تو جبرئیل نے کہا یہان بھی اوتر لے۔ اور نماز پڑھیئے۔ وہان بھی اوتر کر مین نے نماز پڑھی۔ اونھون نے کہا۔ یہ بیت لحم ہے۔ جہان حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے۔ پھر ہم اور آگے چلے اور رفتہ رفتہ

بیت المقدس مین پہونچے۔ جب ہم مسجد کے دروازہ کے پاس پہونچے تو جبرئیل نے مجھے اوتارا۔ اور براق کو اوس حلقہ سے باندہا جس سے اور انبیا اپنی سواریان باندہا کرتے تھے۔ جب مین مسجد مین داخل ہوا۔ تو دیکھتا کیا ہون۔ میرے گرداگرد تمام نبی موجود ہین۔ اور ایک روایت مین ہے میرے گرداگرد اون نبیون کی روحین موجود ہین۔ جنہین اللہ تعالیٰ نے مجھہ سے پیشتر مبعوث کیا تہا۔ اون سب نے مجھے سلام کیا۔ مین نے کہا جبرئیل یہ کون ہین۔ کہا یہ آپ کے بہائی انبیا ہین۔ قریش کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہے۔ اور نصاریٰ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ بہلا ان نبیون سے پوچہئے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک یا کوئی اوس کا بیٹا ہے چنانچہ یہی بیان اللہ تعالیٰ کے اس قول مین ہے۔ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (اور اے پیغمبر تم سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بہیجے اون سے پوچہو کہ کیا ہم نے خدا ے رحمن کے سوا اور معبود بہی کر دے تہے۔ کہ اون کی پرستش کیجاے سورۃ الزخرف) جب رسول اللہ صلعم نے اون سے پوچہا تو سب نے وحدانیت کا اقرار کیا اور اللہ تعالیٰ کو ایک بتایا۔ پہر جبرئیل نے اون سب کو فراہم کیا۔ اور مجھے نماز پڑہانے کے لیے آگے کیا۔ مین نے دو رکعت نماز امام ہوکر پڑہائی۔

۶۱۔ نبی صلعم کا صخرہ سے معراج پر چڑہ کر ساتون آسمان پر جانا۔

پہر جبرئیل مجھے لیکر صخرہ کی طرف گیے اور مجھے اوس پر پڑہایا۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک معراج (زینہ یا سیڑہی) ہے جو آسمان تک لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی اوسے دیکھے تو بے ساختہ کہیگا کہ اوس سے کوئی چیز اچہی نہین ہے۔ اوس پر فرشتے چڑہتے ہین۔ اوس کی جڑ تو

بیت المقدس کے صخرہ مین ہے اور سر آسمان سے ملا ہوا ہے ۔ پہر جبرئیل نے مجھے
اوٹھایا اور اپنے بازو پر رکہہ لیا ۔ اور دنیا کے آسمان کے اوپر چڑہے ۔ اور وہان پہونچ
کر کہا کہ دروازہ کہولو اندر سے آواز آئی کہ کون ہے ۔ جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون
پہر پوچہا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے ۔ کہا محمد ہین ۔ پوچہا کہ کیا وہ بلائے گئے ہین ؟
جبرئیل نے کہا ہان ۔ کہا مرحبا محمد خوشش آمدی ۔
پہر دروازہ کہولا اور ہم اندر داخل ہوئے ۔ دیکھتا کیا ہون کہ ایک شخص تام الخلقت تمنا سب
الاعضا وہان موجود ہے ۔ اور اوس کے دھنے اور بائین دو دروازے ہین ۔
دہنے دروازہ سے خوشبو آتی ہے اور بائین دروازے سے بدبو نکلتی ہے ۔ جب
وہ شخص دہنے دروازہ کی طرف دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے
اور جب بائین دروازہ کی طرف نظر کرتا ہے تو رنج سے رونا شروع کر دیتا ہے مین نے
جبرئیل سے پوچہا یہ کون ہے ۔ اور یہ کیسے دروازے ہین ۔ اونہون نے کہا یہ آپ کے
باپ آدم ہین ۔ اور یہ دروازہ جو دہنے طرف ہے ۔ جنت کا دروازہ ہے ۔ جب وہ
دیکھتے ہین کہ اون کی اولاد وہان داخل ہو رہی ہے ۔ تو وہ خوشش ہو جاتے ہین
اور بائین جانب جو دروازہ ہے وہ دوزخ کا ہے جب وہ دیکھتے ہین کہ اون کی
اولاد وہان جا رہی ہے تو وہ رونے لگتے اور غمگین ہو جاتے ہین ۔
پہر جبرئیل مجھے دوسرے آسمان پر لیکر چڑہے ۔ اور دروازہ کہولنے کو کہا ۔ اندر سے
آواز آئی اونہون نے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد صلعم پوچہا کیا وہ بولائے
گئے ہین ۔ کہا ہان کہا اے محمد صلعم مرحبا خوش آمدی ۔
پہر دروازہ کہولا اور ہم اندر گیے دیکھتا کیا ہون ۔ کہ وہان دو جوان ہین ۔ مین نے پوچہا

جبرئیل یہ کون ہین کہا یہ دونو عیسیٰ ابن مریم اور یحیٰ ابن زکریا ہین۔
پہر تیسرے آسمان پر چڑہے۔ اور دروازہ کہولنے کو کہا پوچہا کون ہے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ کہا کیا وہ بولائے گئے ہین۔ کہا ہان۔ کہا مرحبا اے محمدؐ خوش آمدی۔ پہر ہم اندر گئے۔ دیکہتا کیا ہون کہ ایک شخص ہے جو تمام آدمیون سے زیادہ حسین معلوم ہوتا ہے۔ مین نے پوچہا جبرئیل یہ کون ہی کہا کہ یہ آپ کے بہائی یوسف ہین۔
پہر چوتھے آسمان پر چڑہے۔ اور دروازہ کہلوایا کہا کون ہے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمدؐ۔ کہا کیا وہ بولائے گئے ہین۔ کہا ہان۔ کہا مرحبا محمدؐ خوش آمدی پہر ہم اوس آسمان پر گئے دیکہتا کیا ہون کہ وہان ایک شخص ہے۔ مین نے پوچہا یہ کون ہے کہا یہ ادریس ہین جنہین اللہ تعالیٰ نے زمین سے اوٹہا کر اور بڑی اونچی جگہہ لیجاکر (بہشت مین) داخل کیا ہے۔
پہر وہ مجہے لیکر پانچوین آسمان پر چڑہے اور دروازہ کہلوایا پوچہا کہ کون ہے۔ کہا جبرئیل کہا اور تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمدؐ۔ کہا کیا اونہین اللہ تعالیٰ نے بولایا ہے کہا ہان کہا مرحبا اے محمدؐ خوش آمدی۔ پہر اوس آسمان پر گئے۔ دیکہتا کیا ہون کہ وہان بھی ایک شخص بیٹہا ہوا ہے۔ اور کچہہ لوگ اوسکے گرد ہین۔ جنہین وہ کچہہ سنا رہا ہے مینے پوچہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہین۔ اور ان کے گرد بنی اسرائیل ہین۔
پہر وہ مجہے چھٹے آسمان پر لیکر چڑہے۔ اور دروازہ کہلوایا۔ کہا کون ہے۔ کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتہہ کون ہے۔ کہا محمدؐ۔ کہا کیا وہ مبعوث ہو گئے۔ کہا ہان کہا مرحبا اے محمدؐ خوش آمدی۔ پہر ہم وہان گئے۔ دیکہتا کیا ہون کہ وہان بہی ایک شخص بیٹہا

ہوا ہے۔ جب اوس کے برابر ہم ہوکر گذرے۔ تو وہ رونے لگا مین نے کہا جبرئیل یہ کون ہے کہا یہ موسیٰ ہین۔ مین نے پوچھا یہ کیون روتے ہین۔ کہا وہ کہتے ہین۔ کہ نبی اسرائیل سمجھتے ہین کہ مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک بنی آدم مین سب سے اکرم وافضل ہون۔ حالانکہ یہ شخص بھی بنی آدم مین سے ہے اور مجھے یہان چھوڑ کے آگے خدا تعالیٰ کے پاس جارہا ہے۔

پھر وہ مجھے لیکر ساتوین آسمان کو چلے اور دروازہ کھلوایا کہا کون ہے کہا جبرئیل۔ کہا تمھارے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ۔ کہا کیا اون کو اللہ تعالیٰ نے بلوایا ہے۔ کہا ہان کہا مرحبا اے محمد خوش آمدی۔ پھر ہم ساتوین آسمان پر داخل ہوئے۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک شخص سپید ڈاڑہی والا جنت کے دروازہ پر کرسی ڈالے بیٹھا ہوا ہی اور اوسکے گرد کچھہ لوگ ہین جن کے چہرہ سپید کاغذ کی طرح چمکتے ہوئے ہین۔ اور کچھہ اور لوگ ہین جن کی رنگون مین کچھہ دھبے ہین۔ پھر وہ لوگ جن کے رنگو نمین کچھہ دھبے تھے اوٹھے۔ اور ایک نہر مین نہائے جب وہان سے نہا کر نکلے۔ تو اون کے چہرہ بھی اونھین گورے آدمیون کی طرح منور ہو گئے مین نے کہا یہ کون ہین کہا یہ آپ کے والد ابراہیم ہین اور یہ گورے چہرون والے وہ لوگ ہین جنہون نے کوئی گناہ کیا اور اپنے ایمان کو گناہ کی آلایش سے پاک وصاف رکھا۔ لیکن وہ لوگ جن کے دلون مین دھبے تھے وہ لوگ ہین جنہون نے اچھے اور برے دونو طرح کے کام کئے ہین۔ مگر اونھون نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اور گناہون سے ایسے پاک صاف ہو گئے۔ کہ جیسے کئے ہی نہ تھے۔ پھر دیکھتا کیا ہون کہ ابراہیم بھی ایک مکان سے تکیہ لگائے ہوئے ہین۔ جبرئیل نے کہا یہ مکان بیت المعمور ہے۔ اس مین ہر روز

ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین جو لوٹ کر پہر کبہی نہین آتے۔
پہر جبرئیل نے مجہے لیا اور ہم سدرۃ المنتہیٰ (یعنی ایک بیر کے درخت) کے پاس پہونچے (جو فرشتون کے جانیکا آخری منتہائی مقام ہے اور) جس کے بیر ہجر کے ڈہلیون کی برابر تہے۔ اوسکی جڑ مین سے چار دریا بہتے تہے دو تو ان مین اندر کو جاتے تہے اور دو باہر کو آتے تہے۔ جو دو اندر کو جاتے تہے وہ تو جنت کو جاتے تہے اور دو جو باہر کو آتے تہے وہ نیل و فرات ہین۔ اسکے ایک حصہ پر تو اللہ تعالی کا نور چہایا ہوا ہے اور ایک حصہ پر فرشتون کے غول بیٹہے ہوئے ہین۔ اور خدا کے خوف سے ایسے ہو رہے ہین کہ جیسے سنہری ٹیڑیان ہون اوس درخت کی کچہہ ایسی حالت تہی کہ جس کی تعریف کوئی کر ہی نہین سکتا ہے۔ وہان جاکر جبرئیل اوس کے وسط مین کہڑے ہو گئے اور مجہہ سے کہا محمد آگے بڑہ جاؤ۔ مین آگے چلا۔ اور جبرئیل میرے ساتہہ ساتہہ حجاب تک گیے۔ وہان ایک فرشتے نے مجہے لیا۔ اور جبرئیل رہ گئے۔ مین نے اون سے کہا کیون کہان جاتے ہو۔ اونہون نے مجہہ سے کہا ہم سب فرشتون کے واسطے ایک ایک مقام معین ہے۔ اوس سے آگے کوئی نہین جا سکتا ہے خلایق کا یہی منتہیٰ ہے۔

۶۲ ۔ رسول اللہ کا جنت و دوزخ کو دیکہنا اور نماز کا فرض ہونا اور موسی کی نصیحت حضرت کو۔

پہر مین اوسی طرح اور آگے بڑہا۔ اور رفتہ رفتہ عرش پر پہونچا وہان عرش کے نیچے ہر ایک شے خضوع و خشوع مین تہی ۔ میری زبان بہی ہیبت رحمانی سے گنگ ہو گئی۔ پہر اللہ تعالی نے میری زبان کہولدی مین نے کہا التحیات المبارکات۔ والصلوات الطیبات للہ۔ اور اللہ تعالی نے میرے اور میری امت پر ہر شب و روز مین پچاس

نمازین فرض کین۔ وہان سے لوٹ کرین جبرئیل پاس آیا۔ اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا
اور جنت مین لے گیے۔ وہان مین نے در و یاقوت وزبرجد کے قصور و محلات
دیکھے۔ اور دیکھا کہ ایک نہر بہہ رہی ہے۔ جس کا پانی دودہ سے زیادہ سپید اور
شہد سے زیادہ شیرین ہے۔ اور اوس کا فرش در و یاقوت اور مشک کا ہے۔ جبرئیل
نے کہا یہی کوثر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے۔ پہر مجھے دوزخ دکھایا گیا
اور مین نے اوسکی زنجیرین اور طوق اور سانپ بچھو وغیرہ عذاب دیکھے۔ پہر وہان سے
وہ مجھے لیکر نیچے اوترے۔ اور رفتہ رفتہ ہم حضرت موسیٰ کے پاس آئے۔ اونہون
نے مجھہ سے پوچہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی امت پر کیا کیا فرض کیا۔
مین نے کہا پچاس نمازین اونہون نے کہا مین نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے۔ اور
آپ سے پہلے لوگون کا امتحان کر چکا ہون۔ اور اس سے بہت تہوڑے فرایض
پر اونکی جانچ پرتال کی ہے۔ مگر وہ اوس مین پورے نہین اوترے۔ آپ پہر پروردگار
کے پاس جائیے۔ اور اوس سے تخفیف کی درخواست کیجیے۔ اس واسطے
مین پروردگار کے پاس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری درخواست پر دس نمازین کم کردین
جب مین لوٹ کر حضرتِ موسیٰ کے پاس آیا تو اونہون نے کہا پہر جائیے اور تخفیف
کی درخواست کیجیے۔ مین پہر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دس اور کم کردین اسی طرح سے مین
اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اور آیا یہانتک کہ پانچ نمازین رہ گئین۔ اونہون نے کہا
پہر جائیے اور تخفیف کی درخواست کیجیے۔ مین نے کہا بس زیادہ مجھے پروردگار سے
سوال کرنے مین شرم معلوم ہوتی ہے۔ اب مین نہین جاتا اس پر ندا آئی کہ ہم نے
تمپر اور تمہاری امت پر پچاس نمازین فرض کین۔ مگر ان پچاس کے بجاے پانچ ہی

کافی ہین - اب مین نے یہ فرض کردیا - اور بندون پر تخفیف کردی - پہر مین اور جبرئیل اوترے اور مین اپنے بستر پر آگیا یہ واقعہ سب ایک ہی شب کا ہے -

۹۳ - معراج کو ابوجہل وغیرہ کا جہوٹ بتانا اور ابوبکر کا اوس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے صدیق لقب ہونا

جب حضرت مکہ کو لوٹ آئے - تو اونہون نے دلمین خیال کیا - اگر مین اس بات کو لوگون سے کہونگا - تو وہ اوسے سچ نہین جانینگے - اس سے وہ مسجد مین مغموم بیٹہہ گئے - اتفاقاً کہین ابوجہل اودہر سے گذرا - اوس نے مذاق کے طور پر پوچہا - کہو کچہہ آج رات مین کوئی نئی بات حاصل کی ہے - حضرت نے فرمایا ہان - آج رات کو مجہے خدا تعالیٰ بیت المقدس مین لے گیا تہا ابوجہل نے کہا - تو پہر بہی آج ہی صبح کو تم ہمارے پاس آگئے - کہا ہان آتو گیا ابوجہل نے دلمین یہ اندیشہ کیا - اگر مین لوگون سے جاکر کہون کہ محمد ایسا کہہ رہے ہین - اور جب لوگ اون سے آکر پوچہین تو کہین وہ نہ کہدین کہ مین نے تو ایسا نہین کہا ہے اس واسطے اوس نے حضرت سے پوچہا کہ کیا تم اسے اپنے لوگون سے بہی بیان کروگے حضرت نے فرمایا ہان ابوجہل نے کہا یا معشر بنی کعب بن لوی ادہر آؤ - وہ سب آئے اور نبی صلعم نے اون سے اپنی معراج کا حال بیان کیا - اون مین کچہہ لوگون نے تو سنکر اوسکو سچ جانا - اور کچہہ لوگون نے اوسے جہوٹ بتایا - اور کتنے ہی لوگ جو ایمان لائے تہے اور آپ کی نبوت کی بہی تصدیق کرچکے تہے حضرت سے پہر گئے - اور مشرکین کے چند آدمی حضرت ابوبکر کے پاس دوڑے گئے - اور کہا تمہارا دوست تو ایسے ایسے کہتا ہے حضرت ابوبکر نے کہا اگر آپ نے ایسا فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے - اگر وہ اس سے بہی بعید از قیاس کوئی بات فرمائینگے تو مین اوسے بہی سچ سمجہونگا - اس وجہ سے حضرت ابوبکر کا آج سے لقب صدیق ہوگیا -

پہر مشرکین نے کہا اتنا تو مسجد اقصیٰ کیسی ہے۔ حضرت نے اوسکا حال بیان کرنا شروع کیا۔ کہ اوسمین آپکو کچہہ شبہہ پڑا تو حضرت فرماتے ہین اوس وقت مسجد اقصیٰ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے کردی۔ مین اوسے دیکہتا جاتا اور بیان کرتا جاتا تھا۔ پہر اونہون نے کہا ہمارے قافلہ کا کیا حال ہے۔ فرمایا کہ بنی فلان کے قافلہ پر روحا مین میرا گذر ہوا۔ اون کا ایک اونٹ کہو گیا تہا۔ اور وہ ڈہونڈہتے پہرتے تہے اون سے مین نے ایک پیالہ پانی لیا۔ اور اوسے پیا اون سے اس کا حال پوچہو۔ اور بنی فلان وفلان کے قافلونپر بہی میرا گذر ہوا۔ وہان مین نے ایک اونٹ پر ذی مر مین دو سوار دیکہے۔ اون کا اونٹ مجہے دیکہکر بدک گیا۔ اور فلان شخص گر پڑا۔ جس سے اوس کا ہاتہہ ٹوٹ گیا اون سے پوچہو۔ پہر فرمایا اور میرا گذر تمہارے قافلہ پر تنعیم مین ہوا۔ ایک خاکی رنگ کا اونٹ اوس مین آگے آگے تہا۔ اوس پر دو تہیلے ہین۔ اور وہ طلوع شمس کے وقت یہان آجائینگے اس لیے قریش شنیہ کو گئے اور وہان بیٹہکر طلوع شمس کا انتظار کرنے لگے۔ تاکہ حضرت کو جہوٹا ٹہیرائین۔ اسے مین کسی نے کہا وہ سورج نکلا دوسرے نے کہا وہ قافلہ بہی آگیا اوسمین خاکی اونٹ آگے تھا جیسے کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ مگر پہر بہی اونہون نے نہ مانا اور بولے کہ یہ تو کہلم کہلا جادو ہے۔

اس امر مین اختلاف کہ پہلے مسلمان کون ہوا

۴۶ وہ روایتین جن کی رو سے حضرت علے سب سے اول مسلمان ہوئے ہین۔

اس امر مین سب کا اتفاق ہے کہ بی بی خدیجہ اللہ کی مخلوق مین سب سے اول ایمان لائین مگر اون کے بعد سب سے اول کون مسلمان ہوا اس مین علما کا اختلاف ہے کچہہ لوگون نے

بیان کیا ہے کہ مردون مین سب سے اول حضرت علی ایمان لائے ہین۔ حضرت علی علیہ اسلام سے (شیعہ طریق پر) روایت ہے کہ وہ خود اپنی نسبت کہتے ہین مین عبد اللہ اور اوس کے رسول کا بہائی اور مین صدیق اکبر ہون میرے سوا جو یہ بات اور کوئی کہے وہ جہوٹا اور مفتری ہے۔ مین نے رسول اللہ صلعم کے ساتہہ اور لوگون سے سات سال پیشتر نماز پڑہی تھی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جس نے سب سے اول نماز پڑہی وہ حضرت علی ہین۔ اور جابر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ نبی صلعم روز دوشنبہ کو نبی ہوئے۔ اور سہ شنبہ کو حضرت علی نے نماز پڑہی اور زید بن ارقم کہتے ہین کہ جو شخص نبی صلعم پر سب سے اول ایمان لایا وہ حضرت علی ہین عفیف الکندی کہتا ہے مین ایک تاجر آدمی تہا۔ حج کے ایام مین مکہ آیا اور عباس سے ملا سے مین کہ ہم وہان اون سے ملاقات کر رہے تہے کہ ایک شخص نکلا اور کعبہ کی طرف کہڑا ہو کر نماز پڑہنے لگا۔ پہر ایک عورت اوس کے ساتہہ نکلکر نماز پڑہنے لگی پہر ایک لڑکا نکلا اور اوسکے ساتہہ نماز پڑہنے لگا۔ مین نے کہا عباس یہ کیا دین ہے۔ کہا یہ محمد بن عبد اللہ میرے بہائی کا بیٹا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالی نے بہیجا ہے۔ اور کسریٰ اور قیصر کے خزانے مجھے دئے جائینگے۔ اور یہ اوسکی بی بی خدیجہ ہے جو اوسپر ایمان لائی ہے۔ اور یہ لڑکا علی بن ابی طالب ہے وہ بہی ایمان اوس پر لایا ہے۔ ان تین کے سوا ہم نے اس مذہب کا اور کوئی آدمی کبہی نہین دیکہا ہے۔ عفیف نے کہا کیا اچہا ہو جو مین بہی ان مین کا چوتہا ہو جاؤن اور محمد بن المنذر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور ابو حازم المدنی اور کلبی کہتے ہین کہ جو سب سے اول اسلام لایا وہ علی ہین۔ کلبی کہتا ہے کہ اوس وقت اون کی عمر نو سال کی تہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ گیارہ برس کی تہی۔ اور ابن اسحاق (جو شیعہ مذہب ہے) کہتا ہے کہ سب سے اول علی مسلمان ہوئے۔ اون کی عمر اوس وقت گیارہ برس کی تہی۔ اونپر یہ خدا کی بڑی مہربانی

ہوئی۔ کہ قریش پر ایک بڑا قحط پڑ گیا۔ ابوطالب بڑے عیال دار آدمی تھے اس لئے رسول
اللہ صلعم نے ایک روز عباس اپنے چچا سے کہا۔ کہ چچا صاحب ابوطالب بڑے عیال دار
آدمی ہین۔ چلو اون کے عیال کے خرچ مین کچھ خرچ کی تخفیف کر دین۔ یہ مشورہ کر کے وہ
دونون ابوطالب پاس گئے۔ اور اپنے ارادہ کی اون کو اطلاع دی۔ ابوطالب نے
کہا عقیل کو تو تم میرے پاس رہنے دو۔ اور جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ اس لیے رسول اللہ
صلعم نے علی کو لے لیا۔ اور عباس نے جعفر کو اوس وقت سے علی نبی صلعم کے پاس
رہنے لگے۔ پھر رسول اللہ کو خدا تعالی نے رسول کیا تو علی نے آپ کا اتباع کیا۔ پھر جب
کبھی نبی صلعم نماز کا ارادہ کرتے تو وہ اور علی مکہ کے کسی گھاٹی مین جاتے اور وہان دونو نماز
پڑھ کر لوٹ آتے تھے۔ ایک روز اتفاقاً ابوطالب راستہ مین مل گیے۔ اونہون نے پوچھا
بھتیجے یہ کیا دین ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا یہ اللہ کا اور اوسکے فرشتون اور اوس کے رسول کا
اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اللہ تعالی نے مجھے اپنے بندون کی طرف بھیجا ہے
آپ پر میرا سب سے بڑا حق ہے کہ آپ میری ہدایت کو قبول کرین۔ ابوطالب نے کہا یہ تو
نہین ہو سکتا۔ مین اپنا دین اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دون۔ لیکن جب تک مین زندہ
ہون یہ نہین ہوگا کہ مین آپکو قریش کے حوالہ کر دون اور وہ آپ کو ایذا پہونچائین۔ اسکے بعد جعفر عباس
کے پاس اوس وقت تک برابر رہا کئے۔ کہ اسلام لا کر اون سے مستغنی نہ ہوگئے اور یہ بھی
ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ابوطالب نے علی سے پوچھا کہ یہ کیا دین ہے جس کو تم
برتتے ہو۔ علی نے کہا مین اللہ پر اور اوسکے رسول پر ایمان لایا ہون۔ اور اون کے ساتھ نماز
پڑھا کرتا ہون۔ ابوطالب نے کہا یاد رکھو بیٹا محمد جو بات تمکو بتاتا ہو وہ اچھی ہی ہے۔ اوسکا کہنا
مانتے جاؤ اور اوسی کے ساتھ لگے رہو۔ (ان روایتون کے راوی اکثر شیعہ ہین۔ یہ مان

بھی لیا جائے کہ حضرت علی ہی سب سے اول مسلمان ہوئے تو بھی جان لینا چاہیئے کہ گھر کے ایک نادان بچے کا ایمان لانا اور نہ لانا کیا چیز ہے - اور اوس سے اسلام کو کیا مدد مل سکتی ہے)

۶۵ - وہ روایتین جن سے ابو بکر زید بن حارثہ ابو ذر وغیرہ سب سے اول مسلمان ثابت ہوتی ہین

لیکن کچھ لوگ اور ہین جو کہتے ہین سب سے اول حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے ہین شعبی کہتا ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا کون شخص سب سے اول اسلام لایا - کہا کیا آپ نے حسان بن ثابت کا قول نہین سنا ؎

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِیْ ثِقَۃٍ	فَاذْکُرْ اَخَاکَ اَبَا بَکْرٍ بِمَا فَعَلَا

اے دل جب تجھے کسی دوست صادق کا رنج یاد آئے تو تو اپنے بھائی ابو بکر کو اونکے افعال کی وجہ سے یاد کر

خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ اَتْقَاھَا وَاَعْدَلُھَا	بَعْدَ النَّبِیِّ وَاَوْفَاھَا بِمَا حَمَلَا

اونکے کامون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعد النبی خیر الخلق اور اتقا اور اعدل الناس اور عہد کا بڑے ہی پورا کرنیوالے تھے

وَالثَّانِی التَّالِی الْمَحْمُوْدُ مَشْھَدُہٗ	وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْھُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

اور وہ غار ثور مین پیغمبر کے ساتھ کے دو دوسرے آدمی (پیغمبر کے) پیرو ہین اور اونکی مجلس قابل تعریف ہے اور وہ ایسے قدیمی مسلمان ہین کہ جن لوگون نے رسولون کی تصدیق کی اونمین وہ سب سے اول ہین -

اور عمر بن عبسہ کہتے ہین کہ مین جاہلیت کے زمانہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور پوچھا یا رسول اللہ - اس دین مین کون کون آپ کے تابع ہوئے ہین تو آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام ابو بکر اور بلال - اوس وقت مین بھی مسلمان ہو گیا اور دیکھا کہ مین اسلام کا چوتھائی حصہ ہون - اور ابو ذر بھی یہ کہا کرتے تھے - کہ مین بھی اپنے آپ کو اسلام کا چوتھائی حصہ جانتا تھا - مجھ سے پہلے نبی صلعم اور ابو بکر اور بلال کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا - اور ابراہیم النخعی نے بیان کیا ہے - کہ سب سے اول ابو بکر مسلمان ہوئے ہین -

بعض لوگ یہہ بہی کہتے ہین کہ سب سے اول زید بن حارثہ مسلمان ہوئے ہین - اور وہ اور علی نبی صلعم کے ساتہہ رہا کرتے تہے - نبی صلعم صبح کے وقت کعبہ کی طرف جاتے اور چاشت کی نماز وہان پڑہتے تہے - اُس وقت قریش اونہین دیکہتے رہتے - مگر کچہہ بُرا نہ سمجہتے تہے مگر نماز چاشت کے سوا جب اور نماز پڑہتے تو علی اور زید بن حارثہ دونون انتظار مین بیٹہے رہتے تہے ابن اسحاق (شیعہ مذہب والا) کہتا ہے مردون مین نبی صلعم کے بعد علی اور زید بن حارثہ مسلمان ہوئے پہر ابوبکر مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام کو ظاہر کردیا - وہ اپنی قوم کے محافظ تہے اور اونہین سب جانتے تہے - اور وہ انساب قریش اور اون کے عیوب کو خوب جانتے تہے - اور تجارت کیا کرتے اور اون کی قوم اون کے پاس مجتمع رہا کرتی تہی مسلمان ہونے کے بعد اونہون نے اپنے معتبر لوگون کو بلایا - اور اون کے ہاتہہ پر عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ مسلمان ہوئے - جب اونہون نے حضرت کی نبوت کو قبول کرلیا - تو وہ اونہین نبی صلعم کے پاس لائے اور اون سب نے مسلمان ہوکر نماز پڑہی - یہی لوگ ہین جنہون نے اسلام مین سبقت کی ہے - پہر اون کے بعد اور لوگ مسلمان ہونے لگے - اور مکہ مین اسلام کا چرچا پہیل گیا - اور لوگ ادہر اودہر اوس کا ذکر و تذکرہ کرنے لگے -

واقدی رحمنہ اللہ کہتے ہین - ابوذر جب مسلمان ہوئے تو چوتہے یا پانچوین شخص تہے - اور عمرو بن عبسہ مسلمان ہوئے تو یہ بہی چوتہے یا پانچوین شخص تہے - یہ بہی کہتے ہین کہ زبیر چوتہے یا پانچوین مسلمان ہین - اور خالد بن سعید بن العاص پانچوین مسلمان ہین - ابن اسحق کہتا ہے کہ خالد اور اون کی بی بی ہمینہ بنت خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ جو بنی خزاعہ مین سے تہے بہت لوگون کے بعد مسلمان ہوئے ہین -

نبوت کے تین سال بعد اللہ تعالی کا نبی صلعم کو اظہار دعوت کیلئے حکم دینا

۶۶-علانیہ دعوت اسلام کا حکم اور اسلام مین سب سے اول خون بہنا۔

اور پہر اللہ تعالی نے نبی صلعم کو حکم دیا کہ جس امر کا آپ کو حکم دیا جائے اوسے علی الاعلان بیان کیا کرو۔ ان تین سال مین جو آپ دعوت اسلام کرتے تو اونہین سے کرتے تہے جن پر آپ کو اعتبار ہوتا تہا اور اسی وجھ سے جب آپ کے اصحاب نماز کا ارادہ کرتے تو پہاڑون کی گہاٹیون مین جاتے۔ اور وہان چہپکر پڑہتے تہے۔ اتفاقاً ایک مرتبہ سعد بن ابی وقاص اور عمار اور ابن مسعود اور خباب اور سعد بن زید ایک گہاٹی مین نماز پڑہ رہے تہے۔ کہ کچھہ مشرکین وہان آگئے جن مین ابو سفیان بن حرب اور اخنس بن شریق وغیرہ تہے۔ اونہون نے مسلمانون کو برا بہلا کہا۔ اور ایسے مزاحم ہوئے کہ آپسمین لڑائی ہوئی۔ سعد نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹہا کر ایک مشرک کے ماری جس سے اوسکے خون نکل آیا کہتے ہین۔ کہ ایک قول کی رو سے اسلام مین یہی سب سے اول خون بہا ہے۔

۶۷-رسول اللہ کا کوہ صفا پر مکہ والون کو اکہٹا کرنا اور ابولہب کا خلاف مین اُٹہنا۔

ابن عباس کہتے ہین کہ جب آیت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (اور اے پیغمبر اپنے قریب کے رشتہ دارون کو عذاب خدا سے ڈراؤ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم مکہ سے نکلے اور کوہ صفا پر چڑہ کر ایک عام آواز دی۔ جس سے تمام وہان کے باشندے جمع ہوگئے۔ تب رسول اللہ صلعم نے ہر ایک قبیلہ سے فرمایا اے بنی فلان اے بنی فلان اے بنی عبد المطلب اے بنی عبد مناف ادہر آؤ۔ وہ سب حضرت کے پاس آگئے۔ جب آگئے تو فرمایا۔ اگر مین تمہین یہ خبر دون کہ اس پہاڑ کے دامن مین کچھہ سوار تم پر چڑہکر آئینگے تو کیا تم میرے اس کہنے کو باور کروگے۔ سب نے

کہا کہ بے شک ہم آپ کی بات کا یقین کرلین گے۔ کیونکہ ہمنے آپکو کبھی جھوٹ بولتے نہین سنا ہے۔ تب حضرت نے فرمایا تو مین تم سے کہتا ہون کہ ایک روز بڑا سخت عذاب آنے والا ہے اوس سے مین تمھین ڈراتا ہون (یعنی جو کوئی میرا کہنا نہ مانیگا۔ اور شرک وکفر سے باز نہ آئیگا وہ قیامت کے دن عذاب مین مبتلا ہوگا۔) ابولہب نے یہ سنکر کہا۔ تو اُجڑ جاؤ۔ کیا تو نے ہمین اس لیے اکٹھا کیا تھا پھر اُٹھکر چلدیا۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ (ابولہب کے دونو ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ اُجڑ گیا نہ تو اوسکا مال ہی اوسکے کچھ کام آیا اور نہ اوسکی کمائی سے ہی اوسے کچھ فائدہ حاصل ہوا۔ وہ عنقریب دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ مین جائیگا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکی جورو بھی۔ جو (فساد برپا کرنے کے واسطے) لکڑیان (آگ مین ڈالنے کے لئے) اُٹھائے پھرتی ہے۔ اوسکی گردن مین بھی (قیامت کے دن) بہنوان رسی ہوگی)

۶۸ - رسول اللہ کا اپنے رشتہ دارون کو دعوت دینا اور ابولہب کا خلاف اور ابوطالب کا اعانت کرنا جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا پر آیت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو آپ کو بڑی ہی مشکل پیش آئی۔ اور حیران و پریشان ہوئے اور اس پریشانی مین مریض کی طرح گھر مین بیٹھ رہے۔ جب آپس کے لوگون کو خبر ہوئی۔ کہ آپ گھر سے باہر نہین نکلتے کچھ بیمار ہین تو آپ کی عمات عیادت کے لئے آئین۔ آپنے فرمایا مین تو کچھ بیمار نہین ہون۔ لیکن اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اپنے قریب کے رشتہ دارون کو آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن۔ اونھون نے کہا۔ تو اون کو آپ دعوت دیجئے۔ مگر ابولہب سے کچھ نہ کہئے۔ کیونکہ وہ آپ کی بات کو نہ مانیگا۔ رسول اللہ صلعم نے اون سب کو اپنے یہان دعوت دی وہ سب لوگ آئے۔ اون مین بنی المطلب بن عبد مناف کے بھی لوگ تھے۔ اور سب پینتالیس [۴۵]

مروتے ابولہب بہی یہ سنکر دوڑ آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ یہ سب تیرے اعمام اور بنی عم ہین۔ تو ان سے گفتگو کر مگر اپنے صباۃ کو چہوڑ دے (صابی مذہب کو عرب لوگ برا سمجھتے تہے اور اسی لیے اوائل اسلام مین اسلام کو صابی مذہب سے تعبیر کرتے تہے۔) اور یہ تو جان لے کہ تیری قوم والے تیرے لیے تمام عرب سے نہین لڑ سکتے ہین اگر تو یہی باتین کرتا رہے اور اس گفتگو سے باز نہ آئے تو بہتر تو یہ ہے کہ تجہے تیرے بنی اعمام پکڑ کر قید کر دین۔ کیونکہ تیرا پکڑ لینا اور قید کر دینا اس سے اونہین آسان ہے کہ تیرے اس فساد اُٹھانے سے قریش کے باقی بطون تجہپر آ جہپٹین۔ اور اہل عرب اون کی امداد پر کہڑے ہو جائین۔ تو نے تو ایسی ہی بات نکالی ہے۔ کہ ایسی بات آج تک اپنے خاندان والون کے لئے شر و فساد کی کسی نے بہی نہین نکالی ہوگی۔ اس ابولہب کی گفتگو سے رسول اللہ صلعم اس مجلس مین ساکت رہ گیے اور کچہہ بیان نہ کیا۔ پہر رسول اللہ صلعم نے ان لوگون کو دوبارہ بلایا۔ اور کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاُوْمِنُ بِہٖ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ پہر فرمایا کہ رہ رامد اپنے لوگون سے اگر جہوٹ نہین بولا کرتا۔ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مین خدا کا تمہاری طرف خاصتہ اور علی العموم تمام مخلوق کے لیے بہیجا ہوا آیا ہون تم لوگ جیسے سو جاتے ہو اسی طرح مر جاؤ گے۔ اور جیسے سونے کے بعد بیدار ہوا کرتے ہو اوسی طرح قبرون سے اُٹہائے جاؤ گے۔ اور جو جو کام تم نے کئے ہین اون کا حساب دو گے۔ اور جنت ہمیشہ تک رہیگی اور دوزخ بہی ہمیشہ تک رہیگا۔ ان مین لوگون کو اپنے اپنے اعمال کے بموجب رہنا ہوگا"

اس پر ابوطالب نے کہا۔ کہ تیری معاونت بہت ہی اچھی بات ہے اور تیری نصیحت کا قبول کرنا اور تیری بات کی تصدیق کرنا بہت ہی ضرور ہے۔ یہ لوگ جو یہان موجود ہین سب تیرے باپ دادا کی اولاد ہین۔ انہین مین سے مین بہی ایک ہون مجہہ مین اور ان مین یہی فرق

ہے - کہ مین تیری باتون کو پسند کرتا ہون - جو تجھے خدا تعالی کے یہان سے حکم ہوا ہے - اوسے تو کئے جا - مین تیری مدد پر ہمیشہ موجود ہون - البتہ مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ مین عبد المطلب کے دین کو چھوڑ دون -

ابولہب نے کہا واللہ یہ تو بری بات ہے - آپ لوگون کو چاہیئے کہ اسے پہلے ہی پکڑ لو - یہ نہ ہو کہ تمہارے سوا دوسرے لوگ اسے پکڑ لین - اور قید کرین - ابو طالب نے کہا کہ ہم جب تک زندہ اور باقی ہین اوس وقت تک اوس پر کوئی آنکھ نہین اُٹھا سکتا ہم اوسکی حمایت کو موجود ہین ؏

۶۵ - حضرت علی کے وصی ہونے کی روایت شیعہ مذہب کے مطابق - حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہین کہ جب آیت وَاَنذِرْ عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِینَ نازل ہوئی - تو نبی صلعم نے مجھے بلایا - اور کہا علی - اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے - کہ مین اپنے خاندان والون کو قیامت کے عذاب سے ڈراؤن - اس سے مین بہت پریشان ہوا - اور مین نے یہ چاہا - کہ جب مین اون سے اس باب مین کچھ کہون گا تو وہ میری بات سے برا مانین گے - اس واسطے مین خاموش ہو رہا - کہ اسی مین میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا - محمد اگر تم اوس حکم کی تعمیل نہ کروگے جو خدا تعالی نے تمہین دیا ہے تو پروردگار تمہین عذاب کریگا - اس واسطے علی مین چاہتا ہون کہ تم ایک صاع (پانچ سیر) کھانا پکواؤ - اور بکری کی ایک ران بھی اوسکے ساتھ شامل کرو - اور دودھ بھی ایک بڑے پیالہ مین بھرو - اور بنی عبد المطلب کو بلا کر لاؤ - مین اون سے کچھ گفتگو کرون - اور جو مجھے حکم ہوا ہے وہ اونہین پہونچا دون - حضرت علی کہتے ہین - کہ جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا وہ مین نے سب کیا - پھر مین اونہین بلا کر لایا - وہ سب چالیس آدمی تھے - راوی کو یہ یاد نہین رہا - کہ چالیس سے ایک آدمی زیادہ تھا یا ایک کم - اونہین پیغمبر کے اعمام ابو طالب حمزہ عباس ابولہب

بہی تہے۔ جب یہ سب جمع ہو گئے۔ تو حضرت علی کہتے ہین کہ آپ نے مجھ سے کہا۔ جو کہانا
تم نے تیار کیا ہے اوسے لاؤ۔ پہر مین نے جب وہ کہانا لاکر کہا۔ تو رسول اللہ صلعم نے
گوشت کی ایک بوٹی لیکر کہائی۔ اور کسی قدر دانتون سے کاٹ کر اوسے طباق مین
چارون طرف ڈالدیا۔ پہر فرمایا شروع کرو۔ بسم اللہ۔ لوگون نے کہانا کہایا۔ اور سب کا
پیٹ بہر گیا۔ اور طباق مین سے کہانا صرف اسی قدر کم ہوا۔ کہ اون کے ہاتہون سے
کہانے کے اوسمین نشان بن گیے۔ حالانکہ وہ کہانا اتنا ہی تہا۔ کہ جس قدر مین نے اونکے
سامنے رکہا تہا فقط ایک ہی آدمی کے لیے کافی ہوتا۔ پہر مجھ سے آپ نے فرمایا
کہ اونہین دودہ پلاؤ مین وہ پیالہ لایا۔ اور سب نے اوس سے پیا۔ اور خوب سیر ہو گئے
حالانکہ وہ بہی اتنا ہی تہا کہ ایک ہی آدمی اوسے پی جاتا پہر جب رسول اللہ صلعم نے چاہا
کہ کچہہ اون سے کلام کرین۔ کہ اسی مین ابولہب جہٹ پٹ اُٹہہ کر بولنے لگا۔ اور کہا۔
کہ شاید اس شخص نے ہم پر سحر کر دیا ہے۔ یہ سنکر لوگ متفرق ہو گیے۔ اور رسول اللہ صلعم
نے اوس روز کچہہ نہین کہا۔

پہر جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ علی تم نے سنا اس شخص نے مجھ سے گفتگو
مین سبقت کی۔ اور لوگ قبل اس کے کہ مین کچہہ کہون سب چلدیے۔ جیسا تم نے کل
کہانا پکایا تہا آج بہی پکاؤ اور اون کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی نے حسب الحکم سب کام کیا
اور وہ لوگ آگئے اور مین نے اونہین کہانا کہلایا اور دودہ پلایا۔ وہ سب پی کر اور کہا کر سیر ہو گئے
پہر رسول اللہ صلعم نے کلام کیا اور فرمایا کہ بنی عبدالمطلب عرب کے کسی جوان کو مین نہین جانتا
کہ اوس نے ایسی افضل بات اپنی قوم کو لاکر بتائی ہو جیسی مین نے تمہین بتائی ہے۔
میری بات کے ماننے مین تمہین دنیا و دین کی بہلائی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے

کہ مین تم کو دعوت دون - تم مین کون ایسا ہے جو اس کام مین میری معاونت و وزارت کرے اور میرا بہائی اور وصی اور خلیفہ تم مین سے بنے - اس پر سب لوگ جی چرا گئے - اور خاموش ہو رہے - حضرت علی کہتے ہین مین نے آنحضرت سے عرض کیا - کہ مین ان مین عمر کے لحاظ سے چہوٹا ہون - مگر مین آپ کا وزیر ہونا چاہتا ہون - اس پر نبی اللہ نے میری گردن پکڑ لی اور فرمایا کہ یہ میرا بہائی اور وصی اور خلیفہ ہے - یہ جو کہے اوسے سنو اور اوس کی اطاعت کرو - پہر علی کہتے ہین کہ سب لوگ ہنسکر اُٹھ کہڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ محمد کہتا ہے کہ تو اپنے بیٹے کی بات سنے اور اطاعت کرے (اگرچہ بعض اہل سنت کی کتابون مین اس کا ذکر ہے - مگر درحقیقت یہ روایت شیعہ مذہب کے مطابق ہے اور عقل کے خلاف ہے کہ جس وقت رسول اللہ کی خود باتون کو کوئی تسلیم نہین کرتا تہا اوس وقت وہ امراے خاندان کو اکٹہا کر کے اون سے ایک دنش گیارہ برس کے نادان بچے کی باتین ماننے کو کہتے - اور اوس کی اطاعت کی طرف اونہین راغب و مائل کرتے - اگر وہ ایسا کرتے تو آپ کے دل کی امیدین سب دل مین ہی رہتین اور آج اسلام کہین بہی دکہائی نہ دیتا)

۶۰ - رسول اللہ کو علی الاعلان دعوت اسلام کا حکم اور آپ سے اور قریش سے مخالفت کی ابتدا رسول اللہ صلعم کو حکم ہوا تہا کہ جو کچہ اللہ تعالی کی طرف سے اونہین حکم ہوا ہے اوسے بآواز بلند بیان کرین - اور دعوت الی اللہ اور اوسکے حکم کی مخلوق مین علی الاعلان منادی کرین - جب آپ اول اول نبی ہوئے ہین تو اوس وقت تین سال تک برابر مخفی دعوت اسلام کیا کرتے ستھے - پہر آپ کو علانیہ دعوت اسلام کا حکم ہوا - تو آپ اللہ تعالی کے احکام کو بآواز بلند کہنے لگے - اور لوگون پر اسلام کو ظاہر کر دیا - اس سے لوگون کو کچہ نفرت نہ ہوئی - اور نہ اونکے

کام کی لوگون نے کچھہ زیادہ تردید کی۔ اور اوس وقت تک کہ آپ نے اون کے معبودون کو بُرا نہ کہا اون لوگون نے کچھہ بہی آپ سے پرخاش نہ کی لیکن جب آپ نے اون کے معبودون کو بُرا کہنا شروع کیا۔ تو وہ لوگ آپ کے خلاف پر اُٹھہ کہڑے ہوئے۔ صرف وہ ہی حضرت کے خلاف نہ تہے۔ کہ جنہین اللہ تعالیٰ نے نعمت اسلام سے مشرف کر دیا تہا۔ مگر یہ چند آدمی تہے اور وہ بہی چہپے ہوئے تہے۔

آپ کے چچا ابوطالب آپ کی حمایت کرتے اور اون کی طرفداری مین اُٹھہ کہڑے ہوتے تہے۔ اور رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کے اوامر کو علانیہ بیان کرتے تہے۔ اور کوئی آپ کی تردید نہین کرتا تہا۔ مگر جب قریش نے دیکھا کہ آپ ایسی ہی باتین کہتے ہین جو اونہین ناگوار گزرتی ہین۔ اور ابوطالب اُن کی حمایت وحفاظت کرتے ہین۔ اور قریش کو نہین چہوڑتے کہ وہ آپ کو اون باتون سے باز رکہین۔ تو قریش کے چند اشراف اکٹہے ہوکر ابوطالب کے پاس آئے۔ ان لوگون مین یہ لوگ بہی تہے عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونو بیٹے۔ ابوالبختری بن ہشام اسود بن المطلب ولید بن المغیرہ ابوجہل بن ہشام عاص بن وائل اور حجاج کے دونو بیٹے نُبَیہ اور مُنَبہ۔ اور ابوطالب سے کہنے لگے۔ کہ تیرا بہتیجا ہمارے معبودون کو بُرا کہتا اور ہمارے دین مین عیب نکالتا ہے۔ اور ہمین نادان اور ہمارے آبا کو گمراہ بتاتا ہے۔ یا تو تو اوس کو ان حرکتون سے باز رکہہ۔ ورنہ ہمین اجازت دے۔ کہ ہم اوس کا خود بندوبست کرلین۔ کیونکہ دین کے لحاظ سے تو بہی تو اوس کے ایسے ہی خلاف مین ہے کہ جیسے ہم ہین ابوطالب نے اون سے چکنی چپڑی باتین کردین۔ اور رفق وملاطفت کے ساتھ اونہین لوٹا دیا۔

۱۷۔ قریش کا مکرر ابوطالب کے پاس آنا اور	پہر لوگ لوٹ کر چلے گیے۔ اور رسول اللہ صلعم

ابوطالب کا آپ کی حمایت کرنا - وہ ہی کرتے رہے جو کرتے تھے - پہر آپ کا خیال لوگون مین مشہور ہوا - اور لوگون مین باہم دشمنی ہونے لگی - اور قریش مین جا بجا آپ کا ذکر ہونے لگا اور اونہون نے مشورے کیے - اور ابوطالب کے پاس کر گیے - اور اون سے کہا - کہ تو ہم مین عمر اور شرافت کے لحاظ سے بڑا ہے - ہم نے چاہا تھا - کہ تو اپنے بہتیجے کو منع کرتا - مگر تو نے کچھہ اوسے منع نہ کیا - اب یہ ہم سے نہین ہو سکتا - کہ وہ ہمارے معبودون کو اور ہمارے آبا کو برا بتائے - اور ہمین نادان و سفیہ ٹھیرائے اور ہم بالکل سکوت اختیار کئے سنتے رہین - اگر تو اوسے منع نہ کرے گا - تو ہم سے اور تجھہ سے فساد ہو جائیگا - اور ہم دونو فریق سے کوئی مارا جائیگا - اور ایسی ہی اور بہی بہت باتین کہین - بعد ازان وہ لوگ چلے گئے -

جب ابوطالب نے دیکھا کہ قوم نے مجھے چہوڑ دیا - اور وہ مجھ سے عداوت کرنے لگی تو اونہین بہت شاق گزرا - اور یہ بہی اچھا نہ معلوم ہوا - کہ رسول اللہ صلعم کو وہ چہوڑ دین اور اونہین دشمنون کے حوالہ کر دین - اس لیے رسول اللہ صلعم کو اونہون نے بلایا اور قریش نے جو کہا تہا وہ سب اون سے ذکر کیا - اور کہا کہ بہتیجے اپنی جان سلامت رکھہ اور مجھے بہی سلامت رکھہ - اس بکھیڑے مین مجھے مت پہنساوے - جس کی مجھے طاقت نہین ہے -

یہ سنکر رسول اللہ کو گمان ہوا کہ آپ کے چچا نے اپنی قدیمی راے پلٹ دی - اور آپ کو چہوڑ دیا - اور آپ کی امداد سے جی چرا لیا اس واسطے آپ نے فرمایا دو اے چچا اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتہہ مین آفتاب اور دوسرے مین ماہتاب بہی لا کر رکہدین اور کہین کہ تو اپنی باتون کو چہوڑ دے تب بہی مین اسلام کو نہین چہوڑ سکتا - اور اوس وقت تک یہی دعوت کرتا رہونگا

کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ دنیا مین نہ پہیلاوے۔ یا مجہے موت نہ دیدے ٗ پہر رسول اللہ صلعم روپڑے اور اُٹھکر چلدئے۔ جب آپ واپس ہوکر چلے تو ابوطالب نے آواز دیکر پکارا۔ اور کہا بہتیجے جاؤ۔ جو تمہین اچھا معلوم ہوتا ہے وہ کہو۔ مین تمہین اکیلا نہ چہوڑون گا۔ اور تمہاری ہرطرح حمایت کرون گا۔

۴۷۔ قریش کا ابوطالب سے آپ کو قتل کے لئے مانگنا اور اون کا حمایت کرنا۔ جب قریش کو معلوم ہوگیا۔ کہ ابوطالب رسول اللہ صلعم سے کنارہ نہین کرتے بلکہ وہ آپ کے طرفدار اور قوم کی عداوت کے لیے مضبوط ہین۔ تو وہ عمارۃ بن الولید کو ابوطالب کے پاس لائے۔ اور کہا کہ یہ عمارۃ بن الولید قریش کا ایک نوجوان ہے جس کے بڑے بڑے بال ہین اور نہایت حسین ہے۔ اسے تو لے لے۔ اس کی عقل اور قوت تیرے کام آئیگی۔ اوسے تو اپنا بیٹا بنالے۔ اور اپنے بہتیجے کو ہمارے حوالہ کردے۔ جس نے ہمین سفیہ بنایا ہے اور ہمارے اور ہمارے آبا کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ اور ہماری جماعت کو متفرق کر رہا ہے۔ اوسے ہم مارڈالین گے آدمی کے بدلے آدمی ہوتا ہے۔ ابوطالب نے کہا۔ یہ کیا لغو بات تم مجھ سے چاہتے ہو۔ اپنا بیٹا مجھے دیتے ہو۔ کہ مین اوسے کہانا کہلاؤن اور پرورش کرون اور میرا بیٹا مجھ سے عوض مین لیتے ہو کہ اوسے قتل کرڈالو یہ تو کبھی بھی نہین ہوسکتا اس پر مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف نے کہا۔ کہ ابوطالب لوگون نے یہ بات انصاف کی کہی ہے مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو اوسے مانیگا نہین۔ ابوطالب نے کہا۔ کہ انہون نے تو بات انصاف کی نہین کہی۔ مگر مجھے تیرا ارادہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تو مجھے چہوڑنا چاہتا ہے۔ اور میرے برخلاف قوم کا شریک ہوتا ہے۔ تو تجھے اختیار ہے جو چاہے کر اس پر بڑی سخت گفتگو ہوئی۔ اور سب وشتم تک کی نوبت پہونچ گئی۔

۳۷ - ابوطالب کے سبب بنی ہاشم کا حضرت کی حمایت کرنا اور ابوطالب کا استقلال -

پہر قریش اون صحابہ رسول اللہ پر سختی کرنے لگے جو بعض بعض قبائل مین مسلمان ہو گئے تہے اور ہر قبیلہ نے اپنے قبیلہ کے مسلمانون کو ستایا اور انہین عذاب دینے لگے - کہ کسی طرح سے وہ دین اسلام سے پہر جائین - اور اللہ تعالی نے اپنے رسول کے واسطے ابوطالب کو حامی بنا دیا - ابوطالب بنی ہاشم کے پاس آئے - اور اون سے کہا کہ رسول اللہ صلعم کی حمایت کے لئے تیار ہوجائین سب نے اپنی رضامندی ظاہر کی - اور بجز ابولہب کے اور سب ابوطالب کے شریک ہو گئے - جب ابوطالب نے دیکہا کہ بنی ہاشم اون کے شریک ہو گئے - تو اونہون نے اون کی تعریف کی - اور رسول اللہ صلعم کی اون سے فضیلت بیان کی -

کہتے ہین - کہ قریش ابوطالب کے پاس اون کی وفات کے وقت بہی گئے تہے - اور اون سے کہا تہا کہ تو ہمارا بڑا اور سید ہے اپنے بہتیجے کی نسبت ہمارا انصاف کر - اوس سے کہدے کہ وہ ہمارے معبودون کو برا کہنے سے باز آئے - ہم بہی اوسے اور اوس کے خدا کو برا نہ کہین گے - اس پر ابوطالب نے رسول اللہ کو بلایا - اور جب وہ آئے تو اون سے کہا - کہ یہ تمہاری قوم کے سردار ہین - اور چاہتے ہین کہ آپ اون کے معبودون کو برا نہ کہین اور وہ بھی آپ کے خدا کو برا نہ کہین گے - رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ چچا صاحب کیا مین اونہین اوس امر کی دعوت نہ کرون جو بہت ہی اچہا ہے - اور اوس سے تمام عرب اون کے تابع ہوجائین گے - اور عرب کی گردنین اونکے قبضہ مین آجائینگی - ابوجہل بولا - وہ کونسا امر ہے - ہمین بتا ہم وہ ہی کرین گے - بلکہ اوس سے دس گنا زیادہ کرین گے - حضرت نے فرمایا - کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ سنتے ہی وہ بدک کر

متفرق ہوگئے - اور بولے کہ اس کے سوا اور کچھ کہو - تو ہم تمہاری مان جائین - یہ تو نہین مانینگے حضرت نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ آفتاب بھی لیکر آئین اور اوسے لا کر میرے ہاتھون مین رکھدین اس کے سوا تب بھی مین تو اور کچھ نہ کہون گا - اسی کی ہی تم کو دعوت کرون گا - راوی کہتا ہے کہ پھر وہ غضبناک ہوکر آپ کے پاس سے اُٹھ گئے اور چلدئے اور بولے کہ ہم ضرور تجھے اور تیرے خدا کو گالیان دینگے - جس نے تجھے ایسا حکم دیا ہے وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ (اور ان مین کے چند رودار لوگ یہ کہکر چل کھڑے ہوئے کہ چلو جی اوس کی کچھ بھی سنا نہ چاہیئے اپنے معبودون پر جمے رہو - یہ بات جو یہ شخص کہتا ہے بے شک اسمین اس کا کچھ مطلب ہے - ہم نے تو یہ بات اپنے پچھلے مذہب مین کبھی سنی نہین - ہو نہ ہو اس کی اپنی من گھڑت بات ہے)

۷۴ - ابوطالب کا مسلمان نہ ہونا - پھر رسول اللہ اپنے چچا کے پاس آئے اور کہا کہ کوئی ایسا کلمہ کہو - کہ قیامت کے دن مین تمہارے ایمان کی شہادت دون - کہا مجھے عرب لوگ برا کہینگے اور کہینگے کہ موت کے وقت ڈر گیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو ضرور جو آپ کہتے مین وہ کہدیتا - لیکن اب تو مین ملتِ اشیاخ پر ہون - اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (اے پیغمبر تم اپنے آپ جسے چاہو ہدایت نہین کر سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے)

کمزور مسلمانون کی ایذادہی

۷۵ - کفار کا کمزور مسلمانون کو ایذائین دینا اور بلال کو حضرت ابوبکر کا مول لیکر آزاد کرنا - یہ وہ لوگ ہین جو اول اول مسلمان ہوئے ہین اور اون کے خاندان ایسے نہین تھے کہ جو اون کی

حمایت کرتے۔ اور نہ اون مین اور کسی طرح کی قوت تھی جس سےاون کا بچاؤ ہوتا۔ ہان
جو لوگ ایسے تھے کہ جن کے خاندان تھے۔ کفار اون کا کچھ نہین کر سکتے تھے۔ جب
کفار نے دیکھا۔ کہ عشیرہ اور قبیلہ والے مسلمانون پر تو ہمارا زور نہین چلتا۔ تو ہر ایک قبیلہ
نے اپنے قبیلہ کے کمزور مسلمانون کو پکڑا۔ اور اونہین قید مین ڈالنے اور عذاب دینے
لگے۔ کبھی تو اونہین مارتے اور کبھی بھوکا پیاسا رکھتے اور کبھی مکہ کی سخت دہوپ مین
ڈالتے یا آگ سے گرم کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح اسلام کو چھوڑ دین
ان مین ایسے لوگ بھی تھے۔ کہ جو ان مصائب سے گھبرا جاتے اور بظاہر اسلام سے
انکار کرنے لگتے۔ مگر اون کے دل مین نور ایمان چمکتا رہتا تھا۔ اور بعض ایسے تھے کہ
کہ اپنے ایمان پر جمے رہتے اور اللہ تعالیٰ اونہین بچا لیتا تھا۔

انہین مین ایک شخص بلال بن رباح الحبشی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولی تھے۔ ان کا
باپ حبش کا قیدی تھا۔ اور مان حمامہ بھی اون کی حبشیہ قیدی تھی۔ اور وہ سرات پہاڑ
کے مولدین مین سے تھے۔ اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اور امیہ بن خلف الجمحی کے
قبضہ مین آ گئے تھے۔ اُمیہ کا قاعدہ تھا۔ کہ اونہین دوپہر کی سخت گرمی مین لیجاتا۔ اور کبھی
چت اور کبھی پیٹ کے بل زمین پر لٹا دیتا اور حکم دیتا کہ ایک بڑا پتھر لائین اور اون کے سینہ پر
رکھوا دیتا اور اون سے کہتا۔ کہ تجھے ہمیشہ ایسی ہی ایذا دون گا جس سے اگر تو نے محمد سے
کفر نہین کیا اور لات وعزیٰ کی پرستش نہین کی تو اسی طرح مر جائے گا۔

ورقہ بن نوفل کا جب کبھی اون پر گزر ہوتا اور اونہین عذاب مین مبتلا دیکھتا اور وہ کہتے
ہوتے کہ ایک ہے ایک ہے دوسرا کوئی خدا نہین ہے۔ تو ورقہ کہتا کہ ایک ہے ہی ایک ہے ہی
اے بلال۔ پھر اُمیہ سے کہتا۔ کہ اگر تو اسے مار بھی ڈالے گا۔ تب بھی یہ اوس (محمد) کی

دوستی سے نہ پہرے گا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر نے دیکھا۔ کہ اُمیہ اونہین عذاب کر رہا ہے۔ اونہون نے اُمیہ سے کہا کہ اس بیچارہ پر تو عذاب کرتا ہے خدا سے نہین ڈرتا۔ امیہ نے کہا کہ تو نے ہی تو اوسے بگاڑا اور گمراہ کیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا میرے پاس ایک غلام ہے جو تیرے ہی دین پر ہے اور اس سے بہی بڑا مضبوط اور حبشی ہے۔ مین اوسے تجھے اس کے عوض مین دیتا ہون تو اسے مجھے دیدے۔ امیہ نے اسے قبول کر لیا۔ اور حضرت ابوبکر نے اپنا غلام اوسے دیکر بلال کو اوس سے لے لیا۔ اور آزاد کر دیا۔ پہر بلال نے مدینہ کو ہجرت کی۔ اور رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تمام معرکون مین شریک رہے۔

۷۶۔ بنی مخزوم کا عمار کو اور اون کے مان باپ کو تکالیف دینا۔

انہین کمزور مسلمانون مین ایک عمار بن یاسر ابو الیقظان العنسی بہی تہے عنس مراد قبیلہ کا ایک بطن ہے اور عنس نون سے ہے۔ عمار اور اون کے باپ اور مان مسلمان ہو گئے تہے۔ یہ قدیمی مسلمانون مین ہین۔ اوس وقت مسلمان ہوئے تہے کہ مسلمانون کی تعداد تیس سے کچہہ اوپر ہو گئی تہی اور رسول اللہ صلعم ارقم بن ابی الارقم کے مکان مین تہے یہ اور صہیب ایک ہی روز مسلمان ہوئے تہے۔ یاسر بنی مخزوم کے حلیف تہے۔ بنی مخزوم عمار کو اور اونکے مان باپ کو مکہ کی گہاٹیون مین اوس وقت لیجاتے جب کہ تہہ نہایت گرم ہو جاتے تہے اور وہان اونہین گرمی کی شدت سے ایذا دیتے تہے۔ ایک مرتبہ نبی صلعم اون پر ہو کر گذرے۔ اور فرمایا آل یاسر تمہارا ہمارا موعد جنت ہے۔ اس کے بعد یاسر اسی عذاب سے مر گیے۔

عمار کی مان سمیہ نے انہین تکالیف مالایطاق سے غصہ مین آکر ابوجہل کو کچہہ سخت سست

کہا - ابوجہل کے ہاتھہ مین نیزہ تہا۔ سمیہ کی قُبُل مین اوس نے نیزہ مارا۔ اوس سے وہ مرگئی
یہی عورت سب سے اول اسلام مین شہید ہوئی ہے۔ عمار کو بھی بڑا عذاب دیتے ستے
کبھی تو اونہین گرمی کی سختی سے ستاتے اور کبھی سرخ گرم پتہر اون کے سینہ پر رکھدیتے اور
کبھی پانی مین غرق کردیتے ستے۔ اور کہتے ستے کہ جب تک تو محمد کو گالیان نہ دے گا
اور لات اور عزی کی تعریف نہ کریگا۔ تب تک تجھے ہم نہ چھوڑین گے۔ آخر مجبور ہوکر عمار اون
کے حکم کی تعمیل کرتے جب وہ کہین ان کی ایذا موقوف کرتے ستے ایک مرتبہ عمار نبی
صلعم کے پاس روتے ہوئے آئے آپ نے پوچھا خیر تو ہے۔ عمار نے کہا۔ یا رسول اللہ
بُری حالت ہے۔ اس اس طرح لوگ مجھ سے پیش آتے ہین۔ آپ نے دریافت کیا
پھر تمہارا دل کیا کہتا ہے۔ عمار نے کہا میرے دل کو اپنے ایمان سے اطمینان ہے۔ آپنے
فرمایا اگر وہ لوگ پھر تمہین ایذا دین تو تم بھی جو کچھہ وہ کہین پھر وہ ہی کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالی
نے اسی وقت یہ آیت نازل فرمائی مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ
بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
(جو شخص کفر پر مجبور کیا جاوے۔ مگر اوس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اوس سے کچھہ مواخذہ
نہ ہوگا۔ لیکن جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھہ کفر کرے۔ اور کفر بھی کرے تو جی کھول کر
تو ایسے لوگون پر خدا کا غضب اور اون کے لئے بڑا سخت عذاب ہے)
یہ عمار رسول اللہ کے ساتھہ تمام معرکون مین شریک رہے ہین۔ اور صفین مین حضرت
علی کے طرفدارون مین قتل ہوئے ہین۔ ان کی عمر نوے سے بلکہ بعض قول مین ترانوے
چورانوے سے تجاوز کرگئی تہی۔

۷۷۔ خباب کو کفار کا ایذا دینا

انہین غریب مسلمانون مین سے خباب بن الارث تہے۔ ان کا

باپ کسکر کا سوادی تہا (سوادی عراق کے دیہاتی کو کہتے ہین) ربیعہ کی قوم والے لوٹ سے پکڑ لاے تہے۔ اور مکہ مین لاکر سباع بن عبدالعزی الخزاعی کے ہاتہہ جو بنی زہرہ کا حلیف تہا بیچ گئے تہے یہ سباع وہ شخص ہے جو حضرت حمزہ کے ساتہہ اُحد کے روز میدان مین لڑنے کو نکلا تہا۔ اور خباب تمیمی تہے۔ ان کا اسلام قدیمی ہے۔ کہتے ہین کہ یہ چھٹے مسلمان ہین۔ اور رسول اللہ صلعم کے ارقم کے مکان مین جانے سے پہلے مسلمان ہوئے ہین۔ انہین کفار نے پکڑ لیا تہا اور سخت عذاب دیا کرتے تہے۔ وہ انہین ننگا کرتے اور برہنہ بدن گرم زمین پر لٹاتے۔ اور پہر رضف پر لا کر ڈالدیتے تہے۔ رضف اوس پتہر کو کہتے ہین جو آگ سے گرم کیا جائے۔ اگرچہ وہ ان کے سر کو خوب جہنجوڑتے (اور ان سے وہ باتین کہتے جو اوپر مذکور ہوئین) مگر یہ اون کی ایک بات کو بہی نہین مانتے تہے۔ انہون نے مدینہ کو بہی ہجرت کی۔ اور رسول اللہ کے ساتہہ تمام معرکون مین شریک رہے۔ اور پہر کوفہ مین آکر رہنے لگے ۳۷ھ مین ان کا انتقال ہوا ہے۔

۸۷۔ صہیب رومی کو کفار کا ایذائین دینا۔ انہین لوگون مین سے صہیب بن سنان الرومی تہے۔ یہ درحقیقت رومی نہ تہے رومیون کی طرف انہین اس لیے منسوب کر دیا ہے کہ رومی انہین پکڑ لے گئے۔ اور وہان بیچ ڈالا تہا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ان کا رنگ بہت سرخ تہا اس واسطے انہین رومی کہتے تہے۔ یہ نمر بن قاسط (بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ) کے قبیلہ سے تہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے قبل اسکے کہ ان کے اولاد ہو انہین ابو یحییٰ کی کنیت دیدی تہی۔ یہ بہی اونہین لوگون مین سے تہے جنہین خدا کے راستے مین تکلیفین اٹھانا پڑی ہین کفار انہین سخت ایذائین دیتے تہے۔ جب انہون نے چاہا کہ ہجرت کرجائین تو قریش نے انہین روک

لیا تہا۔ مگرانہون نے اپنا تمام مال دیکرا ون سے اپنی جان چہڑائی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انہین نماز پڑہانے کے واسطے اوس وقت تک حکم دیا تہا۔ کہ جب تک اہل شوریٰ کسی شخص کو خلیفہ نہ مقرر کرین۔ یہ مدینہ مین بماہ شوال ۳۸ھ ستر برس کی عمر مین مرے ہین۔

۷۹ - عامر کو کفار کا ایذا دینا اور حضرت ابوبکر کا مول لیکر انہین آزاد کرنا۔

عامر بن فہیرہ بہی ایک شخص تہے۔ جو طفیل بن عبداللہ الازدی کے مولی تہے اور طفیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مادرزاد بہائی تہا۔ ام رومان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ یہ عامر بہی قدیمی مسلمانون مین ہین اور رسول اللہ ارقم کے مکان مین تشریف نہین لے گئے تہے کہ یہ اوس وقت مسلمان ہوگیے تہے۔ یہ بہی مستضعفین مین سے تہے اور اللہ کے راستے مین ان کو بہت تکلیفین لوگون نے دی ہین۔ مگر یہ اپنے دین سے نہین پہرے۔ انہین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مول لیکر آزاد کردیا تہا۔ یہ اون کی بکریان چرایا کرتے تہے۔ جب نبی صلعم اور حضرت ابوبکر غار مین چہپے تہے تو اوس وقت یہ حضرت ابوبکر کی بکریان لیکر غار پر آیا کرتے تہے۔ اور رسول اللہ اور ابوبکرؓ کے ساتہہ مدینہ کو ہجرت کی تہی۔ اور راستے مین اون کی خدمت کرتے جاتے تہے۔ یہ بدر اور احد کی لڑائیون مین بہی موجود تہے۔ پہر بیر معونہ کی لڑائی مین شہید ہوگئے۔ اس وقت اون کی عمر چالیس سال کی تہی۔ جس وقت ان کے برچہا لگا ہے تو بولے برب الکعبہ مین تو اپنی مراد کو پہونچ گیا۔ ان کی لاش دفن کرنیکے واسطے باوجود تلاش کے نہین دستیاب ہوئی کہتے ہین۔ کہ فرشتون نے اونہین دفن کردیا تہا۔

۸۰ - ابو فکیہہ کو حضرت ابوبکر کا مول لیکر آزاد کرنا

انہین مین ابو فکیہہ بہی ہین۔ جن کا نام بعض افلح

اور کفار کی ایذا سے بچانا

اور بعض یسار بتاتے ہین یہ صفوان بن خلف الجمحی کے غلام تہے۔ اور بلال کے ساتہہ مسلمان ہوئے تہے۔ انہین تب امیۃ بن خلف نے پکڑا اور ایک رسی سے ٹانگ باندہی۔ اور لوگون سے کہا کہ اونہین کہنچین۔ پہر اونہین جلتی زمین مین ڈالدیا۔ وہان ایک گوبریلا کیڑا آیا۔ تو امیہ نے اون سے کہا کیا یہ تیرا رب نہین ہے۔ اونہون نے کہا میرا رب اور تیرا رب اور اس کا رب سب کا اللہ ہے۔ اس پر اوس کم بخت نے اون کا گلا گہونٹا اور بڑے زور سے دبایا۔ اوس وقت اوس کا بہائی ابی بن خلف بہی موجود تھا۔ اور کہتا جاتا تہا اور اسے تکلیف دے دیکہین محمد آتا ہے اور اسے اپنے جادو سے بچاتا ہے یا نہین چنانچہ وہ اوسے ایک عرصہ تک دبائے رہا۔ اور گمان ہوگیا کہ ابو فکیہہ مر گئے۔ لیکن کچہہ دیر بعد اون کو پہر افاقہ ہوگیا۔ اوس وقت کہین ابو بکرؓ ادہر تشریف لے آئے۔ انہون نے اِن کو مول لیکر آزاد کر دیا۔

ایک روایت یہ بہی ہے کہ یہ بنی عبد الدار کے مولی تہے۔ اور وہ اونہین بہت عذاب دیتے تہے۔ یہان تک کہ ان کے سینہ پر پتہر رکہدیا کرتے تہے۔ جس سے اونکی زبان نکل نکل پڑتی تہی۔ مگر پہر بہی یہ اپنے دین سے نہ پہرے۔ اور مدینہ کو ہجرت کی۔ اور بدر کی لڑائی سے پہلے مر گئے۔

۸۱۔ حضرت ابو بکر کا لبینہ۔ زنیرہ۔ نہدیہ ام عبیس کو مول لیکر عذاب کفار سے بچانا۔

انہین مین سے لبینہ بنی مومل بن حبیب بن عدی بن کعب کی لونڈی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب کے اسلام سے پہلے مسلمان ہوئی تہی۔ حضرت عمر اوسے تکلیف دیا کرتے تہے جب وہ بدحال ہوجاتی تو اوسے چہوڑ دیتے تہے اور کہتے تہے کہ مین نے تجہے آزردہ ہوکر چہوڑ دیا ہے۔ وہ بہی اون سے کہتی تہی۔ اگر تو مسلمان نہ ہوا تو اللہ تعالی بہی

تجھ سے ایسا ہی کرے گا۔ حضرت ابوبکر نے اوسے مول لیکر آزاد کر دیا۔
ایک زنیرہ بھی بنی عدی کی لونڈی تھی۔ اسے بھی حضرت عمر ستایا کرتے تھے۔ لبعض کہتے ہین۔ کہ بنی مخزوم کی لونڈی تھی ابوجہل اوسے عذاب دیا کرتا تھا کہ جس سے وہ اندھی ہوگئی تھی۔ تو اوس سے ابوجہل نے کہا کہ لات اور عزی نے تجھے اندھا کر دیا۔ اوس نے کہا۔ کہ لات اور عزی کیا جانتے ہین کہ کون اونہین عبادت کرتا ہے اور کون نہین کرتا لیکن یہ بات آسمان سے ہوئی ہے۔ میرا رب میری بصارت کے پھر دیدینے پر قادر ہے۔ خدا کی قدرت کہ صبح کو اللہ تعالی نے اوسے پھر جیسی بینا پہلے تھی ویسا ہی کر دیا۔ اس پر قریش بولے کہ یہ محمد کا سحر ہے۔ اسے بھی حضرت ابوبکر نے خریدکر آزاد کر دیا تھا۔

ایک عورت نہدیہ بنی نہد کی مولاۃ تھی۔ اور بنی عبدالدار کے قبضہ مین تھی۔ یہ بھی مسلمان ہوگئی تھی۔ اسے بھی اس لیے وہ ستاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ہم تجھے اوس وقت تک ایذا دینا نہ چھوڑین گے کہ تجھے محمد کے اصحاب مین سے کوئی آکر مول نہ لے لے اسی لیئے حضرت ابوبکر پہونچے اور مول لیکر آزاد کر دیا۔

ایک ام عبیس یا لبابا یا ام عنیس یا لبون بھی مسلمان ہوگئی تھی جو بنی زہرہ کی لونڈی تھی۔ اور اسود بن عبد یغوث اوسے ستایا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اسے بھی لیکر آزاد کر دیا تھا۔

۸۲۔ ابوجہل کا اسلام کے خلاف مین کوشش کرنا

ابوجہل کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ شریف مسلمانون کے پاس آتا۔ اور اون سے کہتا کیا تم اپنا اور اپنے باپ کا دین چھوڑتے ہو۔ جو تم سے بہتر تھا۔ اور اوس سے کہتا کہ تیری رائے اور تیرے کام بڑے قبیح ہین اور تیری عقل جاتی رہی ہے۔ اور تو کمین ہو گیا ہے۔ اور اگر وہ مسلمان تاجر ہوتا تو کہتا کہ دیکھ تیری تجارت مین

غلل پڑجائے گا۔ اور تیرے مویشی ہلاک ہوجائین گے۔ اور اگر غریب ہوتا تو اوسے بہکاتا اور جب نہ مانتا تو اوسے ایذا دیتا تھا۔

مستہزئین اور وہ لوگ جو نبی صلعم کو سخت ایذا دیتے تھے

۸۳ - ابولہب کی فتنہ پردازیان - ان لوگون کی بہی قریش مین ایک جماعت تہی۔ ایک اون مین رسول اللہ کا چچا ابولہب عبد العزیٰ بن عبد المطلب تہا جو حضرت کو سخت ایذا دیتاتہا۔ اور مسلمانونکو بہت ستاتا تہا۔ اور حضرت کی ہمیشہ تکذیب کیا کرتا تہا اور آپ کو ایذا دیا کرتا تہا۔ راستہ مین نبی صلعم کے دروازہ پر نجاست اور بدبو کی چیزین لاکر ڈالدیتا تہا یہ حضرت کا پڑوسی تہا۔ رسول اللہ صلعم یہ دیکھکر فرماتے تہے۔ بنی عبد المطلب یہ کیسا پڑوس کا حق ہے۔ ایک مرتبہ حضرت حمزہ نے اوسے دیکھہ لیا۔ تو نجاست اوس سے چہین کر اوسی کے سر پر ڈالدی۔ ابولہب نے اپنا سر جہاڑ ڈالا۔ اور بولا کہ یہ شخص احمق ہے اور پہر کبہی یہ حرکت نہ کی لیکن تب بہی اور لوگون کو بہڑکایا کہ وہ ایسا کیا کرین۔ ابولہب مکہ مین اوس وقت مرا ہے جب کہ اوسے بدر مین مشرکون کی شکست کی خبر آئی تہی۔ یہ اوس وقت چیچک مین مبتلا تہا اور اسی مرض سے اوس کی موت ہوئی ہے۔

۸۴ - اسود بن عبد یغوث کا استہزا - انہین مین سے اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ تھا جو رسول اللہ صلعم کے ماموں کا بیٹا تہا۔ یہ بہی مستہزئین مین سے تہا۔ جب فقرائے مسلمین کو دیکہتا تو اپنے رفیقون سے کہتا کہ یہی دنیا کے بادشاہ مین جو کسریٰ کی حکومت کے وارث ہون گے۔ اور نبی صلعم سے کہتا تہا کہ محمد تم پر کچہہ آج بہی آسمان سے آواز آئی۔ اور خدا سے کچہہ بات چیت کی۔ اور اسی طرح کی اور بہی بہت باتین

کیا کرتا تہا یہ ایک مرتبہ اپنے وطن سے کہین گیا تہا۔ وہان باد سموم مین کہین پہنس گیا جس سے اسکا منہ سیاہ ہوگیا تہا جب لوٹ کر آیا تو گہر والون نے اسے پہچانا نہین۔ اور دروازہ بند کر کے اوسے گہر مین نہین آنے دیا۔ جس سے حیران پریشان وہ لوٹ گیا۔ اور پیاس سے کہین جا کر مر گیا۔ یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ جبرئیل نے آسمان سے اشارہ کیا اور اوسے خارش کی بیماری ہوگئی۔ اور بدن مین پیپ پڑگئی۔ جس سے وہ مرگیا۔

۸۵۔ حارث بن قیس کا استہزا انہین مین سے ایک شخص حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم السہمی تہا جو رسول اللہ صلعم پر پہبتیان کہتا اور آپ کو ستاتا تہا۔ اس کی مان کا نام عیطلہ تہا۔ ابن العیطلہ کے نام سے مشہور تہا یہ ایک پتہر کو لیتا اور اوس کی پرستش کرتا۔ پہر جب کوئی اور اچہا پتہر دیکہتا تو پہلے کو چہوڑ کر دوسرے کو اوٹہا لیتا اور اوسے پوجتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ محمدؐ نے اپنے اصحاب کو بہکا دیا ہے۔ اور دہوکہ مین ڈال رکہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد پہر جی اوٹہین گے۔ واللہ ہم یونہین زمانہ کی گردش سے مرجایا کرتے ہین اور اسی کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ

(اے پیغمبر بہلا تم نے اوس شخص کے حال پر بہی نظر کی جس نے اپنے ہوائے نفسانی کو اپنا معبود بنا رکہا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ نے اوسے گمراہ کر دیا ہے اور اوس کے کانون پر اور اوسکے دل پر مہر لگا دی ہے اور اوس کی آنکہون پر پردہ ڈالدیا ہے۔ تو خدا کے گمراہ کئے بعد اوس کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔ تم لوگ غور و فکر کو کام مین نہین لاتے۔ اور کہتے ہین کہ ہماری تو یہی دنیا کی زندگی ہے۔ اور بس۔ یہین مرتے ہین اور یہین جیتے ہین۔ اور زمانہ ہی ہم کو ایک وقت

معین تک زندہ رکھکر مار دیا کرتا ہے)

اس نے ایک نمکین مچھلی کہائی تہی۔ اوس سے پانی پیتے پیتے مرگیا اور بعض کہتے ہین۔ کہ اوسے گلے کی بیماری ہوگئی تہی۔ اور ایک قول مین ہے کہ اُسکے سر مین پیپ پڑگئی تہی اوس سے وہ مرگیا۔

ولیدبن المغیرہ اور حضرت کو اوس کا ساحر بتانا۔

۸۶۔ انہین مین سے ایک شخص ولیدبن المغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ اس کی کنیت ابوعبدشمس تہی۔ اور اوسے عدل (مساوی) کہتے تہے۔ کیونکہ وہ کل قریش کا عدل (مساوی) تہا۔ تمام قریش ملکر بیت کو لباس پہنایا کرتے تہے۔ اور ولید اکیلا اوسے لباس پہناتا تہا۔ اسی نے قریش کو جمع کیا تہا۔ اور اون سے کہا تہا کہ مخلوق حج کے ایام مین یہان آتی ہے۔ اور محمد کا حال تم سے پوچہا کرتی تہی۔ اون کے جواب مین ہر ایک تم مین سے اپنے اپنے خیال کے موافق کہدیا کرتا ہے۔ کوئی تو اوسے ساحر بتاتا ہے اور کوئی کاہن اور کوئی شاعر اور کوئی مجنون کہا کرتا ہے۔ وہ ان باتون مین کسی کے مشابہ نہین ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اوسے ساحر کہا کرو۔ کیونکہ وہ ایک بہائی کو دوسرے بہائی سے اور مرد کو عورت سے جدا کردیتا ہے یہ ہجرت کے تین مہینے بعد پچانوے برس کی عمر مین مرا اور حجون مین دفن ہوا تہا۔ ایک مرتبہ یہ خزاعہ کے ایک شخص کے پاس گیا۔ جو اس کے تیر دن مین پر لگاتا تہا۔ اوسکے تیرون پر اس نے پانو رکہدیا جس سے پیر مین کچھ زخم آگیا۔ پہر جبرئیل نے اپنے ہاتہ سے اس زخم پر اشارہ کردیا۔ جس سے اوس کا زخم پہٹ گیا۔ اور وہ اوس سے مرگیا۔ مرتے وقت وہ اپنے بیٹون سے کہہ گیا۔ کہ خزاعہ سے اوس کی دیت لین۔ چنانچہ خزاعہ نے اوس کی دیت دی۔

۸۷۔ امیہ اور ابی خلف کے بیٹے اور عقبتہ بن ابی معیط۔

انہین مین امیہ اور اُبی خلف کے دونو بیٹے بہی ہین - یہ دونو حضرت کی ایذا رسانی مین سب سے بڑہے ہوئے تہے
اور چہوٹا بتاتے تہے ایک مرتبہ ابی ایک ران کی ہڈی ہاتہہ مین لیے ہوئے آپ کے
پاس آیا - اور ہڈی کو ہاتہہ سے توڑکر کہنے لگا - کیا تو کہتا ہے کہ تیرا رب اس ہڈی مین
جان ڈالدے سکتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی - قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ قُلْ
یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ (انسان کہتا ہے کہ کون ایسی قدرت رکہتا ہے - کہ ہڈیان
جو گلکر خاک ہوگئی ہون اونہین جلاکر کہڑا کردے - اے پیغمبر تم اوس سے کہدو کہ جس نے اون
ہڈیون کو اول بار پیدا کیا تہا وہی اون کو دوبارہ بہی جلادے گا)
ایک مرتبہ عقبتہ بن ابی معیط نے کہانا پکایا اور رسول اللہ صلعم کی دعوت کی - حضرت نے
فرمایا - کہ مین اوس وقت تک نہین آسکتا کہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہے
لیکن جب اوس نے کلمہ پڑہ لیا - تو آپ اوسکے ساتہہ تشریف لیگئے - اس پر امیہ بن
خلف نے کہا - کیا تو نے ایسے ایسے الفاظ کہہ لیے - اوس نے کہا - کہ مین نے اپنے
طعام کے سبب سے کہہ لیے - اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ
یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ
عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ (جس روز حقیقی سلطنت خدا ہی کی ہوگی - اوس
روز نافرمان آدمی مارے افسوس کے اپنے ہاتہہ کاٹ کاٹ کہائے گا اور کہیگا اے کاش مین بہی
رسول کے ساتہہ دین کے رستے مین لگ لیتا - ہائے میری کم بختی کاش مین فلان شخص کو دوست
نہ بناتا - اوس نے تو مجہے نصیحت حاصل ہوجانے کے بعد اوس سے بہٹکا دیا) یہ اُمیہ بدر کے
روز بحالت کفر مارا گیا - حبیب اور بلال نے اسے قتل کیا تہا - اور بعض کہتے ہین کہ رفاعہ

بن رافع الانصاری نے مار ا تہا رہا اوس کا بہائی اُبیؓ - اوسے رسول اللہ صلعم نے اُحُد کے روز قتل کیا - اور برچہی سے اوسے مارا تہا -

۸۸ - ابو قیس اور عاص اور نزول اِنَّا اَعْطَیْنَا انہیں مین ابو قیس بن الفاکتہ بن المغیرہ بہی ہے یہ اون لوگون مین سے ہے جو رسول اللہ صلعم کو ایذا دیتے اور ابو جہل کی اعانت کرتے تہے - اسے حضرت حمزہ نے بدر کے روز قتل کیا ہے - انہیں مین سے ایک شخص عاص بن وائل السہمی ہے - جو عمرو بن العاص کا باپ تھا - یہ بہی مستہزئین مین سے تھا - اور جب رسول اللہ کا بیٹا ابراہیم مرا ہے تو کہا کرتا تہا - کہ محمد ابتر (یعنی اوسکا نام لیوا کوئی نہین) ہے - اوس کی اولاد نرینہ زندہ نہین رہتی ہے - اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَالْاَبْتَرُ (اے پیغمبر ہم نے تمہین بڑی خیر و برکت دی ہے - اوس کی شکر گزاری مین تم اپنے رب کی نمازین پڑہو - اور اوس کے نام کی قربانیان کرو - جو تمہارا دشمن ہوگا اوسی کا نام لیوا نہ رہیگا -) ایک روز یہ اپنے گدہے پر سوار ہوا - جب مکہ کی ایک گہاٹی مین پہونچا تو وہان وہ گدہا بیٹھ گیا - اور کسی جانور نے اوسکے پیر مین کاٹ کہایا - اوس سے پانون ایسا سوج گیا کہ جیسے اونٹ کی گردن ہوتی ہے - جب نبی صلعم نے ہجرت کی - اور مدینہ مین پہونچے ہین تو اوس مہینے کی دوسری تاریخ کو یہ اوسی سے مرا ہے - اس وقت اس کی عمر پچاسی برس کی تہی -

۸۹ - نضر بن الحارث اور اوس کا قتل انہین مین ایک شخص نضر بن الحارث بن علقمہ بن کلاۃ بن عبد مناف بن عبد الدار تہا جس کی کنیت ابو قائد تہی - اور رسول اللہ کی تکذیب اور آپ کی اور آپ کے اصحاب کی ایذا دہی مین تمام قریش سے بڑہکر تہا - یہ اہل فارس کی کتابین پڑہتا اور یہود و نصاریٰ سے ملا کرتا تہا - اور اوس نے سنا تہا - کہ ایک نبی پیدا

ہونے والا ہے۔ اور اوس کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ اس لیے وہ کہتا تہا۔ کہ اگر کوئی نذیر آیا۔ تو ہم لوگ کوئی بہی کیون نہو اوس سے بڑہ کر ہی ہدایت پانے والے ہون گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ جَآءَھُمْ نَذِیْرٌ لَّیَکُوْنُنَّ اَھْدٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ فَلَمَّا جَآءَھُمْ نَذِیْرٌ مَّا زَادَھُمْ اِلَّا نُفُوْرَا اِسْتِکْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَمَکْرَ السَّیِّئِ وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ فَھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا (اور یہ منکر تو اللہ کی بڑی بڑی پکی قسمین کہایا کرتے تہے کہ اون کے پاس خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا آئیگا۔ تو کوئی امت بہی ہو وہ ضرور ہر ایک امت سے زیادہ روبراہ ہون گے۔ پہر جب ڈرانے والا اون کے پاس آپہونچا تو اوس کے آنے سے اون کی نفرت کو الٹی ترقی ہوئی۔ کہ لگے ملک مین سرکشی اور بڑی بڑی تدبیرین کرنے۔ اور بُری تدبیر اُلٹی بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے۔ تو ہونہو یہ لوگ اوسی برتاو کے منتظر ہین جو اگلے لوگون کے ساتہہ ہوتا رہا ہے۔ تو اے پیغمبر تم خدا کے قاعدہ کو بدلتا ہوا نہ پاؤگے۔) یہ یہ بہی کہا کرتا تہا۔ کہ محمد تمہارے پاس پہلون کے ڈہکوسلے لیکر آیا ہے چنانچہ اس باب مین کئی آیتین نازل ہوئی ہین۔ اسے مقداد نے بدر کے روز گرفتار کرلیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے اوس کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ اور علی بن ابی طالب نے اوسے اثیل مین قتل کرڈالا۔

۹۰ - ابوجہل بن ہشام انہین مین ایک ابوجہل بن ہشام المخزومی تہا۔ نبی صلعم کی اور آپ کے اصحاب کی عداوت اور ایذادہی مین کوئی شخص اس کے برابر نہ تہا۔ اس کا اصل نام تو عمرو اور کنیت ابوالحکم تہی۔ مگر مسلمانون نے اس کی کنیت ابوجہل بنائی ہے۔ وہ کہا کرتا تہا کہ اگر محمد ہمارے معبودون کو بُرا بتائے تو ہم اوس کے خدا کو گالیان دینگے اس پر اللہ تعالی کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ

عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ (اے مسلمانو تم ان لوگون کو برا نہ کہو جو خدا کے سوا اورون کی پرستش کرتے ہین - ورنہ بے سمجھے ازراہِ عداوت یہ خدا کو برا کہہ بیٹھین گے -) اسی نے سمیہ عمار بن یاسر کی مان کو قتل کیا تھا - اوس کے افعال خوب مشہور ہین - یہان زیادہ ذکر کی ضرورت نہین - یہ بدر کی لڑائی مین مارا گیا - عفرا کے بیٹون نے اسے مارا تھا - اور عبداللہ بن مسعود نے اوس کا کام تمام کیا تھا -

۹۱ - نبیہ و منبہ اور شمشیر ذوالفقار انہین مین نبیہ اور منبہ السہمی حجاج کے دو نو بیٹے ہین یہ بہی اور اپنے رفیقون کی طرح رسول اللہ صلعم کو ایذا دیتے اور طعن کیا کرتے تھے - اور جب کبہی رسول اللہ سے ملتے تو کہتے تھے - کہ خدا کو کوئی اور آدمی نہ ملا - جو اوس نے تجھے نبی کرکے بہیجا ہے - یہان تو بہت لوگ تجھ سے عمر و دولت مین بڑہ کر ہین منبہ مارا گیا - حضرت علی نے اسے بدر کے روز قتل کیا تہا - اور عاص ابن منبہ بن حجاج بہی مارا گیا اوسے بہی اسی روز حضرت علی نے مارا تھا - اسی کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا - اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور ایک قول مین ہے کہ نبیہ کی تھی -

۹۲ - زہیر بن ابی امیہ ناقض صحیفہ انہین مین ایک زہیر بن ابی امیہ ام سلمہ کے باپ کا بیٹا تھا - اور اوسکی مان کا نام عاتکہ بنت عبدالمطلب تہا - یہ بہی اونہین لوگونمین سے تہا - جو رسول کی تکذیب کرتے اور طعن کیا کرتے تھے - مگر اس نے نقض صحیفہ مین بڑی اعانت کی تہی - اس کی موت کی نسبت اختلاف ہے - کوئی تو کہتے ہین کہ بدر کی طرف روانہ ہوا تہا مگر بیمار ہو کر مر گیا - اور کوئی کہتے ہین کہ بدر کی لڑائی مین گرفتار ہوا تہا اوسے رسول اللہ صلعم نے آزاد کر دیا جب وہ مکہ معظمہ کو لوٹ کر آیا تو وہان مر گیا - اور بعض کا بیان ہے کہ یہ احد کی لڑائی مین بہی موجود تھا وہان اوس کے ایک تیر لگا اوس سے وہ مارا گیا - اور کسی کسی نے یہ بہی کہا ہے - کہ وہ

فتح مکہ کے بعد یمن کو چلا گیا تہا - وہان کفر کی ہی حالت مین مرا مسلمان نہین ہوا -

۹۳ - عقبہ اور اسلام مین اول مصلوب انہین مین عقبہ بن ابی معیط بہی تہا - اس کا نام ابان بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس اور کنیت ابو الولید تہی - یہ رسول اللہ صلعم کو نہایت ایذا دیتا اور آپ سے اور مسلمانون سے نہایت عداوت رکہتا تہا - اس نے ایک مرتبہ ٹوکرا لیا اور اوسمین نجاست بہری - اور رسول اللہ صلعم کے دروازہ پر لایا - لیکن اوسے یہان طلیب بن عمیر بن وہب بن عبد مناف بن قصی نے دیکھ لیا - جس کی مان کا نام اردی بنت عبد المطلب تہا - اوس نے ٹوکرا اوس سے چہین کر اوسی کے سر پر مارا اور کان پکڑ کر خوب کہینچے - عقبہ نے آکر طلیب کی مان سے شکایت کی - اور کہا کہ تیرا بیٹا بہی محمد کے طرفداری کرنے لگا ہے - اوس کی مان نے کہا تو پہر اگر ہم اوس کی حمایت نہ کرین تو اور کون کرے - ہمارے تو مال اور جانین محمد پر سے قربان ہین - یہ عقبہ بدر کی لڑائی مین گرفتار ہو کر مارا گیا - عاصم بن ثابت الانصاری نے اوسے مارا تہا - کہتے ہین کہ جس وقت اوس کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو اوس نے کہا محمد بال بچون کے واسطے پہر کون پرورش کرنے والا ہے - آپ نے فرمایا - آتشِ دوزخ - یہ صفرا مقام مین مارا گیا تہا - اور بعض کہتے ہین کہ عرق الظبیہ مین قتل ہوا اور صلیب دیا گیا تہا - یہی اول شخص ہے جو اسلام مین مصلوب ہوا ہے -

۹۴ - اسود بن المطلب کا استہزا انہین مین ایک اسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تہا - جو استہزا کیا کرتا تھا اور جس کی کنیت ابو زمعہ تہی - یہ اور اوس کے اصحاب جب نبی صلعم کو اور آپکے اصحاب کو دیکہتے تو اشارہ کرتے تہے کہ یہ روئے زمین کے پادشاہ چلے آرہے ہین - اور یہی لوگ ہین جو کسریٰ اور قیصر کے خزانون کے مالک ہون گے - اور آپ کو دیکہہ دیکہکر سیٹیان

اور تالیان بجاتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلعم نے اس پر بد دعا کی تھی۔ کہ وہ اندہا ہو جائے اور اوس کا بیٹا مر جائے۔ اسی مین یہ ایک مرتبہ کسی درخت کے نیچے بیٹھا۔ وہان جبرئیل نے اس کے منہ اور آنکھون پر اوس درخت کا ایک پتا اور اوس کا ایک کانٹا مارا۔ جس سے یہ اندہا ہو گیا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اوس کی آنکھون کی طرف اشارہ ہی کیا تہا کہ اوس کی آنکھین پہوٹ گئین۔ جس سے رسول اللہ صلعم کو اوس نے تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ اس کا بیٹا اور یہ کفر کی حالت مین بدر کے روز مارے گئے۔ ابو دجانہ نے اسے قتل کیا تہا۔ اور اوس کے بیٹے کا بیٹا عتیب بہی حضرت حمزہ اور علی دونو کے ہاتہ سے مارا گیا۔ اور اوسکے بیٹے کا بیٹا حارث بن زمعہ بن الاسود بہی مارا گیا تہا۔ اسے بہی حضرت علی نے ہی قتل کیا تہا۔ اور بعض کہتے ہین کہ یہ حارث اُسی کا بیٹا تہا۔ مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے۔ اسی نے یہ شعر کہے ہین ؎

اَتَبْكِي اَنْ يَّضِلَّ لَهَا بَعِيْرٌ	وَيَمْنَعُهَا مِنَ النَّوْمِ السُّهُوْدُ

کیا یہ عورت اس پر روتی ہے۔ کہ اوس کا اونٹ کہو گیا ہے اور اوسکی بیچینی سے اوسکی نیند جاتی رہے

فَلَا تَبْكِي عَلٰى بَكْرٍ وَلٰكِنْ	عَلٰى بَدْرٍ تَقَاصَرَتِ الْجُدُوْدُ

اوس سے کہدو کہ اونٹون پر نہ رو۔ بلکہ بدر والون پر رو۔ جہان کہ قسمت نے بڑی کوتاہی کی ہے

یہ اوس وقت مرا ہے جس وقت لوگ احد کی لڑائی کے واسطے سامان کر رہے تھے۔ اگرچہ یہ اوس وقت مریض تہا مگر کفار کو لڑائی کی تحریض و ترغیب دیتا تہا۔

۹۵۔ مطعم مالک اور رکانہ کی عداوت انہین مین ایک مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف تہا جس کی کنیت ابو الریان تہی یہ بھی رسول اللہ صلعم کو ایذا اور گالیان دیتا اور پہبتیان کہتا اور تکذیب کیا کرتا تہا۔ بدر کے روز گرفتار ہو کر بحالت کفر حضرت حمزہ کے ہاتہ سے مارا گیا۔

ایک اور مالک بن الطلاطلہ بن عمرو بن غبشان بہی مستہزئین مین سے تہا۔ اور بڑا ہی پاجی تہا حضرت نے اس پر بددعا کی تہی۔ جبریل نے اوس کے سر کی طرف اشارہ کیا جس سے اوسمین پیپ پڑ گئی۔ اور وہ مر گیا۔

انہین مین ایک اور شخص رکانہ بن عبدیزید بن ہاشم بن المطلب تہا۔ جس کو حضرت سے عداوت شدید تہی۔ ایک مرتبہ وہ حضرت سے ملا اور کہنے لگا۔ اے برادرزادہ مین نے تیری باتین سنی ہین۔ تو جہوٹ تو نہین بولتا ہے۔ اگر تو مجہے پچہاڑ لے تو مین جانون گا تو بالکل سچا ہے۔ وہ ایسا زبردست تہا کہ اوسے کوئی پچہاڑ نہین سکتا تہا۔ کشتی ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم نے اوسے تین مرتبہ گرا دیا۔ اور اوس سے مسلمان ہونے کو کہا۔ مگر اوس نے کہا کہ مین اوس وقت تک مسلمان نہین ہوتا جب تک کہ اس درخت کو آپ اپنے پاس نہ بلا لین رسول اللہ صلعم نے اوس درخت سے کہا "آؤ" وہ زمین کو چیرتا ہوا چلا آیا۔ رکانہ نے کہا۔ مین نے تو ایسا بڑا ساحر کہین نہین دیکہا اچہا اوسے حکم دیجئے کہ اپنی جگہہ کو لوٹ جائے۔ حضرت نے اوس سے کہا "لوٹ جا" وہ لوٹ گیا تو بولا کہ یہ بڑا ہی جادو ہے۔

۹۷۔ رسول اللہ کے باقی دشمن یہ لوگ آنحضرت سے سخت عداوت رکہتے تہے۔ اور اور روسائے قریش عتبہ اور شیبہ وغیرہ کی طرح اگرچہ دشمن تو تہے مگر بڑی عداوت نہ تہی۔ ہان قریش مین کچہہ اور لوگ بہی حضرت کے بڑے اشد دشمن تہے۔ لیکن چونکہ وہ آیندہ چلکر اسلام لے آئے۔ اس لیے ہم نے اون کا ذکر چہوڑ دیا ہے۔ ان لوگون مین ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن ابی امیہ المخزومی برادر ام سلمہ تہا۔ مگر اوس کی مان دوسری تہی اوس کا نام عاتکہ بنت عبدالمطلب تہا۔ جو رسول اللہ صلعم کی پہوپی ہوتی تہین۔ اور ایسے

بہی ابوسفیان بن حرب اور حکم بن ابی العاص والد مروان وغیرہ بہی پہلے دشمن تھے اور یوم الفتح کو مسلمان ہو گئے تھے۔

ہجرت حبش

۹۷۔ حبش کو مسلمانون کا سب سے اول ہجرت کرنا جب رسول اللہ صلعم نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب بڑی مصیبت مین مبتلا ہین اور آپ اللہ تعالی کی عنایت اور ابوطالب کی حمایت کے سبب مامون و مصئون ہین۔ مگر آپ مین اتنی قدرت نہین ہے۔ کہ اونکی حفاظت کر سکین۔ تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ تم لوگ حبش کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ وہان ایسا پادشاہ ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی تم پر ظلم نہ کرے گا۔ اوس وقت تک تم لوگ وہان رہو۔ کہ اللہ تعالی کوئی بہبود کی صورت پیدا کر دے۔ اور اس بلا سے مخلصی کا موقع ملجائے۔ اس واسطے مسلمان فتنہ کے خوف اور اللہ تعالی کے دین کی خاطر حبش کو چلے گئے۔ یہی اسلام مین سب سے اول ہجرت ہوئی ہے۔ اسمین حضرت عثمان بن عفان اور اون کی بی بی رقیہ بنت نبی صلعم اور ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور اونکی بی بی سہلہ بنت سہیل اور زبیر بن العوام وغیرہ دس مرد اور بعض نے کہا ہے گیارہ مرد اور چار عورتین تہین۔ اور نبوت کے پانچوین سال رجب مین گئے تھے۔ جو اظہار دعوت اسلام کا دوسرا سال تہا۔

۹۸۔ رسول اللہ کا قرآن مین سہو اور قریش کے اسلام لانے کی غلط خبر سنکر حبش سے مسلمانونکی واپسی پہر یہ لوگ حبش مین شعبان اور رمضان کے دو مہینے رہے۔ اور شوال سنہ ۵ نبوی مین واپس چلے آئے۔ ان کے آنے کا سبب یہ ہوا تہا۔ کہ نبی صلعم نے جب دیکھا۔ کہ آپ کے لوگ

آپ سے دور ہو گئے۔ تو آپ کو بہت شاق گزرا۔ اور تمنا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کوئی صورت
ایسی پیدا کر دے۔ کہ یہ لوگ پھر اون کے پاس آجائین۔ اور یہ خیال آپ کے دل مین
ہر وقت رہنے لگا اس پر سورۃ والنجم اذا ھوی اللہ تعالیٰ کے یہان سے نازل ہوئی۔ جب
آپ اسے مجمع قریش مین سناتے وقت اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی
تک پہونچے (جس کے معنی ہین مشرکو کیا تم نے لات اور عزی اور ایک تیسرے کو جس کا نام مناۃ
ہے دیکھا ہے) تو چونکہ آپ کے دل مین اپنی تمنا کا خیال بیٹھا ہوا تھا شیطان نے آپ کے
منہ سے یہ کلمات نکلوا دئے تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی (یہ نوجوان
نازنین اعلیٰ درجے کے ہین اور اِن کی شفاعت مقبول ہوگی)

جب یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے قریش نے سنے تو وہ بہت ہی خوش اور مسرور
ہوئے۔ اور مسلمانون نے بھی جانا کہ آپ سچ فرماتے ہین۔ وہ آپ پر کسی طرح کوئی اتہام نہین
کر سکتے تھے۔ اور نہ اون کو آپ پر کبھی سہو وخطا کا گمان ہوتا تھا اس واسطے جب آپ سجدہ
مین تشریف لے گئے تو تمام مسلمانون نے اور نیز مشرکان قریش نے آپ کے ساتھ سجدہ
کیا۔ ایک ولید بن المغیرہ نے سجدہ نہ کیا۔ وہ بہت بوڑھا تھا۔ اوسے سجدہ کرنے کی طاقت
نہ تھی۔ اس لیے اوس نے بطحا کی ہاتھ مین مٹی اٹھائی۔ اور اوس پر سجدہ کر لیا۔

پھر لوگ متفرق ہو گئے۔ اور یہ خبر اون مسلمانون کو پہونچی۔ جو حبش مین تھے۔ کہ قریش تمام مسلمان
ہو گئے۔ اسواسطے کچھ لوگ وہان سے لوٹ پڑے اور کچھ وہین ٹھیرے رہے۔

ادھر رسول اللہ صلعم کے پاس جبرئیل آئے۔ اور آپ کو وہ خبر دی جو آپ نے سہو سے خلاف
قرآن قرآن مین پڑھ دیا تھا اس سے رسول اللہ صلعم نہایت محزون ہوئے اور خدا سے
بہت ڈرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ (اور ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا رسول اور نبی نہین بہیجا۔ کہ اوسکو یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو۔ کہ جب اوس نے اپنی طرف سے کسی بات کی تمنا کی۔ تو شیطان نے اوس کی تمنا مین وسوسہ نہ ڈالا ہو پہر آخر کار اللہ تعالی نے وسوسۂ شیطانی کو دور اور اپنی آیتون کو مضبوط کر دیا۔) اس سے آپ کا رنج اور خوف جاتا رہا اور تسلی ہوگئی

۹۹۔ عثمان بن مظعون اور کفار کی ایذا پر مسلمانون کا حبشہ کو مکرر ہجرت کرنا۔

لیکن جب رسول اللہ نے الفاظ مذکورہ سے اپنی برأت ظاہر کی تو قریش نے وہ ہی پہلی سختی مسلمانون پر پہر شروع کر دی۔ پہر جب مسلمان جو حبش مین تہے مکہ کے قریب پہونچے تو اونہین معلوم ہوا۔ کہ اسلام قریش کی جو خبر اونہون نے سنی تہی وہ باطل ہے۔ اس واسطے جو لوگ اون مین سے مکہ مین آئے وہ یا تو کسی سے جوار اور پناہ لیکر اندر آئے یا چہپ کر مکہ مین داخل ہوئے حضرت عثمان ابو حیحہ سعید بن العاص بن امیہ کے جوار مین آئے۔ اور کفار کے شر سے امن حاصل کی۔ ابو حذیفہ بن عتبہ اپنے باپ کے جوار مین آئے۔ اور عثمان بن مظعون ولید بن المغیرہ کے جوار مین آئے۔ لیکن جب اون کے دل مین یہ خیال آیا۔ کہ مشرک کے ذمہ سے اللہ تعالی کی پناہ بہتر ہے تو اونہون نے ولید کی جوار رد کر دی۔ لبید بن ربیعہ قریش مین اپنا یہ قول پڑہا کرتا تہا ؎

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ	وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلُ
یاد رکہو ہر شے اللہ کے سوا باطل و فنا ہونیوالی ہے	اور تمام نعمتین ضرور ہی مٹ جانے والی ہین

جب اوس نے پہلا مصرع پڑہا تو عثمان بن مظعون نے۔ کہا۔ تو نے یہ سچ کہا۔ مگر جب دوسرا مصرع اوس نے پڑہا۔ تو کہا تو جہوٹا ہے نعیم جنت کو کبہی زوال نہین ہے۔

لبید نے کہا۔ اے قریش کے لوگو۔ تمہاری مجالس پہلے تو ایسی نہ تہین۔ اور یہ سفاہت کی باتین تم لوگون مین نہین ہوا کرتی تھین اب یہ تمہارا کیا حال ہوگیا۔ یہ تو تمہاری شان سے بعید ہے۔ پہر لوگون نے عثمان بن مظعون کا سب حال سنایا اور اوس کے جوار و ذمہ کی کیفیت بہی بیان کی۔ اس پر بنی مغیرہ مین سے کوئی شخص اُٹھا۔ اور عثمان کی ایک آنکھ مین طمانچہ مارا۔ یہ دیکھکر ولید بن المغیرہ ہنس پڑا۔ اور چونکہ عثمان نے اوسکا جوار رد کردیا تہا۔ اس سے وہ خوش ہوا۔ اور کہا عثمان تجھے میری پناہ چہوڑنے سے یہ نتیجہ ملا عثمان نے کہا۔ مین کیا پروا کرتا ہون دوسری آنکہ بہی میری اسی لیے حاضر ہے ولید نے کہا کیا تو میری حمایت مین پہر آنا چاہتا ہے عثمان نے کہا۔ اللہ کی حمایت کے سوا مین اور کسی کی حمایت نہین چاہتا۔ اس پر سعد بن ابی وقاص اُٹھے۔ اور جس نے عثمان کی آنکہ مین تہپڑ مارا تہا۔ اوس کے اس زور سے تہپڑ مارا۔ کہ ناک توڑ دی۔ کہتے مین کہ یہی اسلام مین سب سے اول خون بہا ہے۔

غرض جب اسی طرح سے مسلمانون کو مکہ مین ایذائین پہونچنے لگین تو اونہون نے پہر حبشہ کو دوبارہ ہجرت کی۔ اور جعفر بن ابی طالب اور اون کے بعد یکے بعد دیگرے مسلمان نکل نکل کر حبش کو چلدئے۔ یہانتک کہ وہان بیاسی[۸۲] آدمی ہوگئے اس وقت تک رسول اللہ صلعم مکہ مین ہی تہے۔ اور سراً اور جہراً اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تہے۔ جب قریش نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلعم کا کچھہ بہی نہین کرسکتے۔ تو آپ پر یہ اتہام لگایا۔ کہ وہ ساحر اور کاہن اور مجنون اور شاعر ہین۔ اور جس شخص کی طرف اونہین اندیشہ ہوتا کہ یہ کہین مسلمان نہ ہوجائے اوسے حضرت کے پاس ملنے سے منع کرتے تھے۔ اور اوسے آپکے پاس نہین جانے دیتے تھے۔

۱۰۰۔ رسول اللہ صلعم کے قتل کے لیے لوگون کا مستعد ہونا۔

اب ان سب باتون مین سب سے بڑی بات وہ ہی جو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے بیان کی ہے۔

وہ کہتے ہین۔ کہ ایک روز قریش حجر مین آئے۔ اور نبی صلعم کا ذکر کیا۔ کہ اوس کی ایسی ایسی حالت ہے اور ہم نے اس قدر صبر کیا ہے۔ اسی مین رسول اللہ صلعم سامنے سے آئے۔ اور جا کر رکن کو بوسہ دیا۔ پہر اون کے ساتھہ ساتھہ کعبہ کا طواف کیا یہان اونہون نے رسول اللہ پر کوئی یاد ہوائی باتین اشارون مین کین۔ عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے اس کا حضرت کے چہرۂ مبارک پر اثر دیکہا۔ پہر آپ چلے۔ اور جب دوبارہ طواف کیا تو پہر اونہون نے ایسی ہی باتین کین۔ پہر تیسرے طواف مین بہی ایسا ہی کیا اس پر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قریش کے لوگو سنو مین اس لیے آیا ہون۔ کہ تم کو ذبح کر ڈالون۔ عبد اللہ کہتے ہین۔ یہ بات سنتے ہی اون کا تو ایسا حال ہو گیا۔ کہ گویا آسمان سے پرندے اون کے اوپر مردون کا گوشت کہانے کو اُتر رہے ہین۔ اور اونمین جو بڑے سخت دشمن اور ایذا دہندہ تہے وہ نہایت ہی بلاغت سے حضرت سے صلح کی باتین کرنے لگے۔

بعد ازان رسول اللہ صلعم واپس تشریف لے گئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو پہر لوگ حجر مین مجتمع ہوئے۔ اور ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ دیکہو اوس کی اب کیا حالت ہو گی وہ تو اب ایسا ہو گیا۔ کہ تمہارے خلاف باتین کرنے لگا۔ اور تم نے اوسے چہوڑ رکہا ہی اسی مین رسول اللہ صلعم پہر سامنے سے نمودار ہوئے۔ اور اون پر وہان جتنے آدمی تہے ایک ساتھہ جہپٹ پڑے اور کہا تو ہی ہے جو ایسے ایسے کہتا ہے۔ حضرت نے فرمایا ہان مین ہی ہون جو ایسے ایسے کہتا ہون۔ اسمین عقبہ بن ابی معیط نے آپ کی چادر

پکڑ لی۔ اور ابوبکر الصدیق اون کی حمایت کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ اور رو رو کر کہنے لگے کیا تم لوگ اوس شخص کو قتل کرتے ہو جو اللہ کو اپنا رب کہتا ہے۔ پھر وہ لوگ لوٹ گئے۔ یہ اون سب روایتون سے بڑھ کر روایت ہے جو آپ کی ایذا دہی کی نسبت بیان کی گئی ہین۔

مہاجرین کی گرفتاری کیلئے قریش کا نجاشی کے پاس آدمی بھیجنا

۱۰۱۔ قریش کا سفیرون کو نجاشی کے پاس مسلمانون کی گرفتاری کے لیے بھیجنا۔

جب قریش نے دیکھا۔ کہ مہاجرین تو حبشہ مین جا کر بڑے اطمینان سے رہنے لگے۔ اور وہان امن چین سے اون کی گذرنے لگی۔ اور نجاشی نے اون کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو آپس مین مشورہ کیا اور عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی امیہ کو نجاشی کے پاس سفیر کر کے بھیجا۔ اور اوسکے اور اوسکے اصحاب کیواسطے تحائف اور ہدیے دیئے چنانچہ یہ دونون روانہ ہوئے۔ اور حبش جا پہونچے۔ اور نجاشی کے ہدیے نجاشی کو اور اوسکے اصحاب کے ہدیے اوسکے اصحاب کو جا کر دیئے۔ اور اوس کے اصحاب سے کہا۔ کہ ہماری قوم کے چند سفیہون اور نادانون نے ہمارا دین چھوڑ دیا ہے۔ اور چھوڑنے کے بعد وہ اوس دین مین داخل نہین ہوئے ہین جو بادشاہ نجاشی کا ہے۔ بلکہ اونہون نے ایک نیا دین بنایا ہے جسے ہم نہ جانتے ہین نہ آپ لوگ اوس سے واقف ہین۔ اس واسطے ہماری قوم کے سردارون نے ہمین بادشاہ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ وہ ہماری قوم والون کو جو یہان چلے آئے ہین ہمین دیدے جب ہم بادشاہ سے التجا کرین۔ اور اپنی قوم والون کو اوس سے مانگین۔ تو آپ لوگ اوس کو رائے دیجئے۔ کہ وہ اونہین ہمارے ساتھ جانے کے لیے ہمارے حوالہ کر دے اور اس باب مین اون لوگون سے بات چیت نہ کرے۔ اونہین یہ خوف ہوا تھا۔ کہ اگر

نجاشی مسلمانون کی گفتگو سنتے تو شاید وہ اونہین پہر ہمارے حوالہ نہ کرے گا۔ اسپر نجاشی کے لوگون نے سفیرون سے اون کی مدد کرنے کا وعدہ کرلیا۔

پہر یہ دونو نجاشی کے پاس گیے۔ اور جو اون کی درخواست تہی۔ وہ اوس سے سب بیان کی۔ اور اوس کے اصحاب نے اون سفیرون کے کلام کی تائید کی۔ اور کہا کہ مسلمانون کو اون کے حوالہ کردیا جاے۔ یہ سنکر پادشاہ بہت غصہ ہوا۔ اور کہا ہرگز نہین۔ مین اون لوگون کو جنہون نے میری پناہ لی۔ اور میرے ملک مین آکر رہے۔ اور دوسرے پادشاہون کے ملک کو چہوڑکر میرے ملک مین آنا اونہون نے پسند کیا اوس وقت تک ان کے حوالہ نہ کرون گا جب تک کہ مین اون سے ان کی بات کا جواب نہ لے لون۔ اگر یہ سفیر سچے ہین تب تو مین اونہین ان کے حوالہ کردون گا۔ اور اگر یہ سفیر اپنی بات مین سچے نہ نکلے تو مین اون کی حفاظت کرون گا۔ اور اون کو پناہ دون گا۔

۱۰۲۔ نجاشی کا سفیرون کی درخواست پر مسلمانون کے مذہب کی تحقیقات کرکے اون کی درخواست نامنظور کرنا۔

پہر نجاشی نے اصحاب نبی صلعم کے پاس اپنا آدمی بہیجا۔ اور اونہین اپنے پاس بلایا وہ اوس کے پاس گیے۔ اور یہ پختہ ارادہ کرلیا۔ کہ کچہہ ہی ہوجاے نجاشی بُرا مانے یا بہلا جو حق بات ہے وہ ہی کہین گے۔ ان مین بولنے والے جعفر بن ابی طالب تہے۔ نجاشی نے مسلمانون سے پوچہا کہ یہ کیا دین ہے جو تم نے اپنی قوم کا دین چہوڑکر اختیار کیا ہے۔ اور نہ میرا دین اور نہ اور کوئی دین جو دنیا مین مروج ہین کوئی تم نے اختیار کیا ہے۔ جعفر نے کہا پادشاہ سلامت ہم جاہلیت کے لوگ تہے۔ بتون کی پرستش کرتے مردے جانور کہا جاتے اور بدکاریان کرتے تہے اور رشتہ دارون کے ساتہہ بے رحمی کرتے اور پناہ کا حق ادا نہین کرتے تہے ہم مین

جو زبردست ہوتا وہ زیردست کو کہائے لیتا تہا۔ اس واسطے اللہ تعالی نے ہماری طرف ایک رسول بہیجا۔ وہ ہم مین ہی سے ہے۔ ہم اوس کا نسب جانتے ہین۔ اور اوس کے صدق وامانت اور عفت کے حال سے خوب واقف ہین۔ اوس نے ہمین اللہ کی توحید کی طرف بلایا اور کہا کہ خدا کے ساتہہ کسی کو شریک نہ کرو۔ جو بت پرستی ہم کرتے تھے کہا کہ اوسے چہوڑ دو۔ اور سچ بولا کرو۔ امانت مین خیانت نہ کرو۔ صلہ رحم اور جوار کا حق ادا کرتے رہو۔ محرمات سے بچو۔ اور خون نہ کرو۔ بدکاریون سے باز آؤ۔ جہوٹ نہ بولو۔ یتیم کا مال مت کہاؤ نماز پڑہو۔ روزہ رکہو۔ اور اسی قسم کی اور اسلام کی باتین بیان کین۔ پہر جعفر نے کہا۔ کہ جب یہ باتین اوس رسول نے ہم کو بتائین تو ہم اوس پر ایمان لائے۔ اور اوس کی تصدیق کی۔ اور جو اوس نے حرام قرار دیا اوسے ہم نے حرام مانا اور جو اوس نے حلال کیا اوسے ہمنے حلال تسلیم کیا۔

اس پر ہماری قوم ہم پر ظلم کرنے اور ستانے لگی۔ اور ایسی مصیبتین ہم پر ڈالین کہ جس سے ہم دین اسلام کو چہوڑ دین۔ اور پہر بت پرستی کرنے لگین۔ جب اونہون نے ہمین دبا پایا اور ہم پر ظلم کرنے لگے۔ اور ہمارے دین کے احکام ہمین ادا کرنے سے روکنے لگے تو ہم تیرے ملک کی طرف چلے آئے۔ اور اور پادشاہون کو چہوڑ کر تجہے اس لئے اختیار کیا۔ کہ پادشاہ سلامت آپ کے یہان ہم پر کوئی ظلم نہ کرے گا۔

پہر نجاشی نے کہا۔ کیا تمہارے رسول کا کلام تمہارے پاس کچہہ ہے جو وہ اللہ تعالی کی طرف سے لایا ہے۔ جعفر نے کہا ہان اور کھیعص کی کچہہ سطرین پڑہ کر اوسے سنائین اوسے نجاشی اور اوس کے اسقف سنکر رو پڑے۔ اور نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت عیسی لائے ہین ایک ہی مشکوۃ اور چراغدان کی روشنی معلوم ہوتے ہین۔ تم

تم دونو سفیرو چلے جاؤ - مین کسی طرح ان لوگون کو تمہارے حوالہ نہین کرون گا-
جب یہ دونو سفیر وہان سے نکلے - تو عمرو بن العاص نے کہا - اچھا تو کل دیکھو مین اون کی
سب قلعی کہو لے دیتا ہون - عبداللہ بن ابی امیہ نے جو اون دونو مین اچھا شخص تھا
کہا کہ ایسا نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ ہمارے رشتہ دار ہین - لیکن جب دوسرا روز ہوا
تو عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا - کہ آپ اون سے یہ تو پوچھئے کہ وہ عیسی ابن مریم
کی نسبت کیا کہتے ہین - وہ تو اون کی نسبت ایک بہت ہی بُری بات کہتے ہین -
نجاشی نے اونہین بلُایا - اور اون سے کہا کہ مسیح کی نسبت تم کیا کہتے ہو - جعفر نے کہا
ہم وہ ہی بات اون کی نسبت کہتے ہین - جو ہمارے نبی نے کہی ہے - وہ یہ ہے کہ
حضرت عیسیٰ اللہ کے رسول اور اوس کے بندہ اوس کی روح اور کلمہ ہین کہ اوس نے
بی بی مریم کنواری کی طرف القا کیا تھا - اس پر نجاشی نے ایک تنکہ زمین سے اُٹھایا
اور کہا جو تو نے کہا اومین اور حضرت عیسیٰ مین اس تنکے کے برابر بھی فرق نہین ہے - اس سے
اوسکے بطریق ٹرہبس کرنے لگے - نجاشی نے کہا چاہو تم کتنی ہی ٹرہبس کرو مگر بات یہی ہے
پھر مسلمانون سے کہا - جاؤ چین کرو - اگر کوئی شخص مجھے سونے کے پہاڑ بھی لاکر دیدے
اور تمہارے ایذا دینے کو کہے تب بھی مین تم مین سے کسی کو نہ ستاؤن گا - اور
قریش کے ہدایا واپس کردئے - اور کہا اللہ تعالی نے مجھ سے کچھ رشوت نہین لی
مین تم سے کس بات کی رشوت لون - مین کسی کی نہین سنتا -

۱۰۴ - نجاشی اور اوسکے حاکم ہونے کا قصہ اور اوس کا عدل وانصاف

پھر وہان مسلمان نہایت ہی امن چین سے رہنے لگے - اسی مین حبش کا ایک بادشاہ اُٹھا
اور نجاشی سے کچھ ملکی لڑائی کرنے لگا - اس سے مسلمان بڑے مضطرب ہوئے - اور

نجاشی بہی اوس کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ اور اوس لڑائی کی تیاری کی۔ مسلمانون نے
پہر زبیر بن العوام کو بہیجا۔ کہ دشمن کی جا کر خبر لائین۔ اور نجاشی کے واسطے دعائین
مانگنے لگے۔ پہر دو تو لڑے اور نجاشی کی فتح ہوئی۔ اس سے مسلمانون کو ایسی
خوشی ہوئی کہ کسی بات سے ایسی اونہین خوشی نہ ہوئی تہی۔
نجاشی نے جو یہ فقرہ اوپر کہا ہے۔ کہ اللہ تعالی نے مجہ سے رشوت نہین لی کہتے ہین
کہ اس سے اوس کا یہ مطلب تہا۔ جو اس قصہ مین ہے۔ نجاشی کے باپ کا کوئی اور
بیٹا بجز نجاشی کے نہ تہا۔ اور نجاشی کے چچا کے بارہ بیٹے تہے۔ حبشیون نے کہا۔
کہ اگر ہم نجاشی کے باپ کو مار ڈالین۔ اور اوس کے بہائی کو پادشاہ کر دین تو یہ بہت اچہا
ہوگا۔ کیونکہ نجاشی کے باپ کا کوئی اور بیٹا بجز نجاشی کے نہین ہے۔ اور اوسکا بہائی اور بہائی کے بیٹے اتنے
ہین کہ مدتون ملک کے وارث رہین گے۔ اس لیے اونہون نے نجاشی کے باپ کو مار ڈالا۔ اور اوسکے چچا کو پادشاہ
بنا دیا۔ اور ایک مدت تک اسیطرح حال رہا۔ اس زمانہ مین نجاشی اپنے چچا کے پاس رہتا تہا۔ لیکن چونکہ بڑا
عاقل تہا۔ اسواسطے ملکی معاملات مین چچا کے ساتہ بڑا دخیل ہوگیا حبشیون کو یہ دیکہکر خوف ہوا۔ کہ اگر یہی
حالت رہی تو کہین وہ اونہین اپنے باپ کے عوض قتل نہ کرے۔ اسواسطے اونہون
نے نجاشی کے چچا سے کہا۔ کہ یا تو نجاشی کو مار ڈال۔ یا ہمارے ملک سے اوسے
نکالدے۔ ہم کو اوس کی طرف سے بڑا خوف ہے نجاشی کے چچا نے بڑی بد دلی سے
اوس کا اخراج ملک سے منظور کیا۔ اس واسطے وہ نجاشی کو لیکر بازار کو گیے اور چہہ سو
درہم کے عوض اوسے کسی تاجر کے ہاتہ بیچ ڈالا۔ پہر وہ تاجر اوسے کشتی مین بٹہا کر چلدیا۔
جب شام کا وقت ہوا۔ تو اتفاقاً ابر آیا اور نجاشی کے چچا پر بجلی گر پڑی اور وہ مر گیا۔ حبشی اس
پر اوس کی اولاد کے پاس دوڑے گیے۔ مگر معلوم ہوا کہ اون مین کوئی حکومت کے لایق

نہین ہے - اس سے حبشی بہت گہبرائے - اور کسی نے اون مین سے کہا - کہ نجاشی
بغیر کام نہ چلے گا اگر حبشیون کی سلامتی چاہتے ہو تو اوسی کو جا کر لاؤ - یہ سنتے ہی
وہ دوڑے - اور اوسے جا پکڑا - اور لا کر بادشاہ کر دیا -
پہر تاجر آیا - اور اون سے کہا - کہ یا تو میرا روپیہ مجہے دو - ورنہ مجہے نجاشی سے ایک
بات کہہ لینے دو - اونہون نے کہا اچہا تو بات کرے - اوس نے جا کر بادشاہ سے
کہا - مین نے ایک غلام چہہ سو درہم مین خریدا تہا - پہر اونہون نے وہ غلام مجہہ سے
لے لیا - اور روپیہ بہی میرا داب مارا - نجاشی نے اون سے کہا - کہ یا تو تم لوگ اوس کے
درہم دیدو - ورنہ جو اوس کا غلام ہے وہ اپنا ہاتہہ اوس کے ہاتہہ مین دیدیگا - اور اوسے
اختیار ہوگا جہان چاہے اپنے غلام کو لیجائے - اس واسطے اون لوگون نے اوس کے
درہم اوسے دیدئے - اور یہی اوسکے قول مذکورہ کے معنی ہین - کہ اوس نے رشوت
دیکر سلطنت نہین لی ہے - اور اوس نے سب سے اول عدل و دیانت کا کام ہی کیا تہا
کہتے ہین - کہ جب نجاشی مرا ہے تو اوس کی قبر پر لوگ ہمیشہ نور دیکہا کرتے تہے -

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا مسلمان ہونا

۱۰۴ - ابوجہل کا رسول اللہ کو ستانا اور حمزہ کا اسلام | ایک بار ابوجہل رسول اللہ صلعم کے پاس ہو کر
گزرا - آپ اس وقت صفا کے پاس بیٹہے ہوئے تہے - اوس نے آپ کو برا بہلا کہا
اور کچہہ چہیڑ گیا - یہان عبداللہ بن جدعان کی ایک مولاۃ کہڑی اپنے گہر مین دیکہہ رہی تہی
پہر ابوجہل لوٹ کر چلا گیا - اور قریش کی محفل مین کعبہ کے پاس جا بیٹہا - اسی مین یکایک
حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اپنی قوس لٹکائے ہوئے شکار سے آئے - اون کی عادت

تہی کہ جب وہ شکار سے لوٹتے تو پہلے اس سے کہ اپنے مکان مین جائین کعبہ کا طواف
کرلیا کرتے تہے۔ اور کسی قدر مجالس قریش مین بہی ٹہرتے اور اون سے دعا و سلام
اور بات چیت کیا کرتے تہے۔ اور قریش مین ٹری عزت دار اور تند مزاج سمجہے جاتے
تہے۔ جب اس مولاۃ کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ اوس وقت رسول اللہ صلعم اوٹہکر
اپنے مکان کو واپس تشریف لے گیے تہے۔ جب اوس مولاۃ نے حضرت حمزہ کو دیکہا!
تو کہا کہ دیکہو تیرے بہتیجے محمد کو ابوالحکم بن ہشام نے کیسا بُرا بہلا کہا۔ اور اون کو ابہی ستا کر
گیا ہے۔ اور محمد چپ لوٹ کر چلا گیا۔ اوس کا کچہہ اوس نے جواب اوسے نہین دیا
اگر تو دیکہتا تو تجہے بہت بُرا معلوم ہوتا۔ راوی کہتا ہے کہ اس سے حمزہ کے بدن مین
آگ لگ گئی۔ کیونکہ اللہ تعالی کو اونہین اسلام کا شرف عطا کرنا منظور تہا۔ وہ فوراً وہان
سے نکلے اور اپنی عادت کے خلاف کسی کے پاس نہ کہڑے ہوئے سیدہے طواف
کعبہ کو چلدئے۔ اور دل مین ارادہ کرلیا کہ اگر ابوجہل ملا تو اوس سے لڑونگا۔ آخر حمزہ مسجد
مین پہونچے۔ اور دیکہا کہ ابوجہل مجلس مین بیٹہا ہوا ہے۔ یہ اوسی طرف گیے۔ اور اپنی
توس اوسکے سر مین اس زور سے ماری کہ خون نکل آیا۔ اور بڑا زخم ہوگیا۔ اور اوس سے
کہا تو اوسے گالیان دیتا ہے حالانکہ مین اوس کے دین پر ہون۔ اور وہ ہی کہتا ہون
جو وہ کہتا ہے۔ اب تو مجہ سے آ اگر ہوسکتا ہے تو مجہ سے بدلہ لے۔ یہ دیکہکر بنی مخزوم
کے لوگ اوٹہے۔ کہ حمزہ سے ابوجہل کا بدلہ لین۔ مگر ابوجہل نے کہا۔ ابوعمارہ کو چہوڑ دو۔
مین نے اوس کے بہائی کے بیٹے کو بڑی قبیح گالیان دی تہین۔ پہر اس کے بعد حضرت
حمزہ اسلام پر جمے رہے۔ اور پورے مسلمان ہوگئے۔

۱۰۵۔ ابن مسعود کا قرآن بآواز بلند قریش کو سنانا جب حضرت حمزہ مسلمان ہوگیے۔ تو قریش نے

جاناکہ رسول اللہ صلعم کی عزت بڑہ گئی اور حمزہ اون کی حمایت کرین گے ۔ اس واسطے
قریش نے اپنی ایذادہی کی بعض باتین کم کردین ۔ یہ دیکھکر رسول اللہ کے اصحاب مجتمع
ہوئے ۔ اور کہا قریش نے کسی کو قرآن شریف زور سے پڑہتے ہوئے کبھی نہین
سنا ہے ۔ کوئی ایسا شخص ہو جو قرآن اونہین پڑہ کر سنا دے ۔ ابن مسعود نے کہا مین
سناؤن گا ۔ اصحاب نے کہا تم ایسا مت کرو ۔ تمہاری نسبت ہمین خطرہ کا
اندیشہ ہے وہ شخص ہونا چاہیئے جو صاحب عشیرہ و خاندان ہو ۔ ابن مسعود نے کہا ۔
کچہہ پروا نہین اللہ میرا مددگار ہے ۔ اور پہر صبح کو چاشت کے وقت نکلے ۔ اور قریش
کے روبرو مقام ابراہیم مین آئے ۔ وہان وہ لوگ اپنی مجلسون مین بیٹھے ہوئے تھے
ابن مسعود نے باواز بلند سورہ رحمن پڑہنا شروع کی ۔ جب قریش نے جانا کہ وہ قرآن
پڑہ رہے ہین تو وہ اُٹھے ۔ اور اونہین مارنے لگے اور وہ قرآن پڑہ رہے تھے ۔ پہر
وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ آئے ۔ دیکھتے کیا ہین کہ قریش کے مارنے کے
نشان اون کے چہرہ پر پڑ گئے ہین ۔ اصحاب رسول اللہ بولے اسی سے تو ہم ڈرتے
تھے ۔ ابن مسعود بولے ۔ کہ اعداء اللہ جس قدر آج نرم تھے ایسے پہلے کبھی نرم میرے
ساتھہ نہین ہوئے تھے ۔ اگر آپ لوگ کہین تو مین کل پہر جا کر پڑہنے کو موجود ہون ۔ اصحاب
نے کہا نہین اسی قدر کافی ہے ۔ تم نے اونہین وہ چیز سنادی جس کا سننا وہ نہین چاہتے
تھے ۔

حضرت عمر بن الخطاب کا اسلام

۱۰۶ ۔ حضرت عمر اور اون کے اسلام سے اسلام کی عزت

پہر انتالیس [۳۹] مرد اور تیئس [۲۳] عورتون کے اور بعض کا قول ہے
کہ اکتالیس [۴۱] مرد اور گیارہ [۱۱] عورتون کے اور ایک روایت مین

ہے۔ کہ پینتالیس[۴۵] مرد اور اکیس[۲۱] عورتون کے بعد حضرت عمر مسلمان ہوئے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ مین اون کا مسلمان ہونا ایک بہت ہی بڑا واقعہ ہے۔ بلکہ محققین کے نزدیک تو وہ ایسا امر ہے کہ بعثت کے بعد اسلام کی عزت وجلال کے لئے جو دوسرا امر ہے وہ یہ ہی ہے) حضرت عمر ایک بڑے قوی الجثہ اور دلاور شخص تھے اور جب مسلمان حبش کو ہجرت کر کے چلے گیے ہین اوس وقت وہ مسلمان ہوئے تھے۔ اس وقت تک نبی صلعم اس قدر کمزور تھے کہ خانہ کعبہ کے پاس نماز نہین پڑہتے تھے۔ لیکن جب حضرت عمر مسلمان ہوئے تو اسلام کا پانسہ پلٹ گیا۔ اونہون نے قریش سے لڑائی کی۔ اور کعبہ مین نماز پڑہی۔ اور اون کے ساتھہ اصحاب نبی صلعم نے بہی وہان نماز پڑہی حمزہ بن عبد المطلب تو پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ اب حضرت عمر بہی مسلمان ہو گئے اس سے مسلمانون کو بڑی قوت ہو گئی۔ اور قریش جان گیے کہ اب یہ دو تو رسول اللہ کی اور مسلمانون کی حمایت کرین گے۔

ام عبد اللہ بنت ابی حثمہ جو عامر بن ربیعہ کی بی بی تہی کہین کہ ہم تہی کہ ہم حبش کے ملک کو چلے جائنگی عامر گہر پر نہ تہا کہین اپنے کسی کام کو گیا تہا۔ اسی مین حضرت عمر وہان آ نکلے۔ ابہی تک وہ مشرک ہی تھے۔ ام عبد اللہ کہتی ہین کہ وہ میرے پاس کہڑے ہوئے۔ ہم لوگون کے ساتھہ وہ بڑی سختی اور ایذا دہی سے پیش آتے تھے۔ مجہ سے وہ کہنے لگے کہ ام عبد اللہ کیا تم جاتی ہو۔ وہ کہتی ہین۔ کہ مین نے کہا ہان۔ تم لوگون نے ہمین ایسا ستایا ہے اور ظلم کر رکہا ہے کہ ہم کہین اللہ کی زمین مین اوس وقت تک جا کر رہین گے۔ کہ اللہ تعالی کوئی بہتری کی صورت ہمارے لیے پیدا کر دے۔ وہ کہتی ہین کہ حضرت عمر نے یہ سنکر کہا فی امان اللہ اس سے مجہے معلوم ہوا کہ اون کے دل مین کچہہ رحم آگیا۔ اور وہ اس سے

محزون و مغموم ہوئے۔
پہر وہ کہتی ہین۔ کہ جب عامر آیا تو مین نے یہ سب قصہ اوس سے بیان کیا۔ اور مین نے کہا کہ عمر کی رقت اور حزن کو اگر تو دیکھتا تو بہت خوش ہوتا۔ عامر نے کہا کیا تجہے اس بات کی امید ہوئی۔ کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ مین نے کہا ہان۔ عامر نے چونکہ حضرت عمر کی مسلمانون پر سختی اور ایذا دہی کا حال دیکہا تہا کہا کہ خطّاب کا گدہا مسلمان ہوجائے تو ہوجائے مگر عمر تو کبہی مسلمان نہین ہونے کا لیکن اللہ تعالی نے اونہین ہدایت کی۔ اور وہ مسلمان ہو گیے۔ پہر جس طرح سختی و شدت وہ مسلمانون پر کرتے تہے اوس سے بہی بڑہ کر وہ کفار پر کرنے لگے۔

۱۰۷۔ حضرت عمر کا رسول اللہ کے قتل کے لیے نکلنا اور اپنی بہن فاطمہ کے پاس جا کر اوسے مارنا اور پہر مسلمان ہو جانا۔

حضرت عمر کے اسلام کا سبب یہ ہوا۔ کہ اون کی بہن فاطمہ بنت الخطاب سعید بن زید بن عمرو العدوی کے نکاح مین تہی۔ یہ دو تو مسلمان ہو گیے تہے۔ اور عمر سے اپنے اسلام کو چہپا رکہا تہا۔ اور نعیم بن عبد اللہ النحام العدوی بہی مسلمان ہو گیا تہا۔ اور اپنی قوم کے خوف سے وہ بہی اپنے آپ کو چہپائے ہوئے تہا۔ اور خباب بن الارث فاطمہ کے پاس آتا جاتا تہا۔
ایک روز حضرت عمر کے دل مین آیا۔ کہ نبی صلعم اور مسلمانون کو قتل کر ڈالین۔ اس ارادہ سے تلوار لی اور گہر سے نکلے۔ اس وقت نبی صلعم ارقم کے مکان مین صفا کے پاس تہے اور جو مسلمان حبش کو ہجرت کر کے نہین گئے تہے وہ بہی آپ کے پاس تہے جن کی تعداد کوئی چالیس آدمی کی تہی۔ راستہ مین نعیم بن عبد اللہ حضرت عمر کو ملا۔ اور پوچہا عمر تلوار لیے آج کہان جاتے ہو۔ کہا محمد کے پاس جاتا ہون۔ اوس نے قریش کو متفرق کر رکہا ہے اور اون کے دین کو برا بتاتا ہے۔ مین اوسے مار ڈالونگا۔ نعیم بن عبد اللہ نے

کہا۔ تجھے جنون ہوگیا ہے۔ کیا تو محمد کو مار کر یہ جانتا ہے کہ بنی عبد مناف تجھے ایسا ہی
چلتا پہرتا دنیا مین چہوڑ دین گے پہلے تو اپنے ہی لوگون مین جا اور اون کا تو بندوبست
کرلے۔ حضرت عمر بولے کیا میرے خاندان والے بہی مسلمان ہو گیے اور کون ہو گیے
نعیم نے کہا تیرا بہنوئی اور چچا کا بیٹا سعید بن زید اور تیری بہن فاطمہ دونو مسلمان ہو گیے
عمر یہ سنتے ہی پلٹے اور اون کی طرف چلے۔ اس وقت خباب بن الارث اونہین
قرآن سنا رہا تہا۔ جب سعید اور فاطمہ نے عمر کے آنے کی آہٹ معلوم کی تو فوراً
خباب کو چہپا دیا۔ اور قرآن کے ورقون کو لیکر فاطمہ نے اپنی رانون کے تلے رکھہ
لیا۔ مگر حضرت عمر خباب کی آواز اور قرآن کا پڑہنا سن چکے تہے۔ جب گہر مین گہسے
تو پوچہا۔ یہ کیسی آواز تہی۔ وہ بولی۔ کہ یہان تو کچہ بہی نہین ہے۔ عمر نے کہا بے شک
ہے۔ مین نے سنا کہ تم دونو محمد کے تابع ہو گیے ہو۔ اور اپنے بہنوی سعید بن زید کو پکڑا
اور اوسے ایک دہکا دیا حضرت عمر کی بہن کہڑی ہوئی۔ کہ اوسے بچائے۔ عمر نے
اوسے بہی مارا۔ کہ سر مین سے خون نکل آیا۔ جب یہان تک نوبت پہونچ گئی تو اون
کی بہن نے کہا۔ کہ لے اب تو کیا کرتا ہے جو کرنا ہے کرلے۔ ہم تو مسلمان ہو گئے۔ اور
اللہ اور اوس کے رسول پر ایمان لے آئے جب عمر نے اپنی بہن کا خون دیکہا۔ تو
اونہین ندامت ہوئی۔ اور اوس سے کہا۔ کہ یہ کتاب تو تو مجہے دکہا جسے مین نے
ابہی تمہین پڑہتے ہوئے سنا تہا۔ مین دیکہون کہ محمد خدا کے یہان سے کیا لایا ہے۔
وہ بولی۔ کہ مجہے ڈر ہے۔ کہ تو اوسے لیکر پہاڑ ڈالیگا۔ حضرت عمر نے قسم کہائی
کہ نہین مین اوسے تجہے واپس دیدون گا۔ فاطمہ کہتی ہین۔ کہ ان باتون سے مجہے
امید ہوئی۔ کہ حضرت عمر مسلمان ہو جائین گے۔ مین نے کہا۔ کہ تو تو مشرک اور نجس ہے

ولا یمسہا الا المطہرون (اوسے تو وہی لوگ چہوتے ہین جو طہارت کر لیتے ہین)
تب حضرت عمر اُٹھے اور غسل کیا۔ پہر فاطمہ نے وہ اوراق اونہین دئے۔ اور اونہون نے پڑہے۔ اوس مین سورہ طہ تہی۔ اور حضرت عمر پڑہے لکہے آدمی تہے۔ جب کسی قدر اونہون نے پڑہا۔ تو بے ساختہ بولے کیا ہی احسن و اکرم کلام ہے۔
خباب یہ سنتے ہی گوشہ سے نکل آیا۔ اور کہا عمر مین جانتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی دعا قبول کرلی۔ اور بجہے اپنے کام کے واسطے مخصوص کرلیا۔ مین نے کل نبی صلعم کو دعا کرتے سنا تہا۔ آپ فرمارہے تہے۔ کہ اے اللہ عمر بن الخطاب یا ابو الحکم بن ہشام کے سبب سے اسلام کی مدد کر۔ اللہ اللہ عمر اس نعمت کو نہ کہو۔ بڑہ کر لے۔ یہ سنکر حضرت عمر نے کہا۔ کہ خباب چل تو مجہے محمد کے پاس لے چل۔ مین اوسکے پاس جاکر مسلمان ہوجاؤنگا۔ خباب اونہین لیکر چلے۔ اور اونہون نے اپنی تلوار ساتہہ لے لی۔ اور نبی صلعم اور آپ کے اصحاب کے پاس آئے۔ اور دروازہ کہٹکہٹایا رسول اللہ کے اصحاب مین سے ایک شخص اُٹہا اور دروازہ مین سے دیکہا کہ عمر اپنی تلوار کندہے پر ڈالے ہوئے ہین۔ اوس نے نبی صلعم سے جاکر یہ حال بیان کیا۔ حمزہ نے کہا۔ آپ مجہے اجازت دیجئے۔ اگر وہ نیک ارادہ سے آیا ہوگا تو ہم بہی اوسکے ساتہہ نیکی سے پیش آئینگے۔ اگر کچہہ برے ارادہ سے آیا ہوگا تو اوسی کی تلوار سے اوسے ہم قتل کر ڈالینگے رسول اللہ نے فرمایا اچہا۔ اور نبی صلعم خود بہی حضرت عمر کی طرف تشریف لائے۔ اور اون کے پاس آکر چادر کے کنارے سب طرف سے پکڑ لئے اور نہایت زور سے اونہین کہنچکر پوچہا۔ کہ تو کیون آیا ہے۔ ابہی تک تو اپنی شرارت سے باز نہین آتا۔ کیا خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہونا چاہتا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مین مسلمان ہونے کے واسطے آیا ہون کہ خدا اور اوس کے رسول پر

ایمان لاؤن - یہ سنتے ہی رسول اللہ صلعم نے اللہ اکبر کی آواز بلند کی - جس سے مکان کے سب لوگ جان گئے کہ عمر مسلمان ہو گئے -

۱۰۸ - حضرت عمر کا علی الاعلان مکہ مین اپنے اسلام کو مشہور کرنا اور قریش سے جہگڑا -

پہر جب حضرت عمر مسلمان ہو گیے - تو پوچہا کہ قریش مین ایسا کون شخص ہے جو بات کو بہت جلد مشہور کر دیتا ہے - کسی نے کہا جمیل بن معمر الجمحی ایسا شخص ہے - حضرت عمر اوس کے پاس آئے - اور اوس سے کہا - کہ مین مسلمان ہو گیا وہ سنتے ہی مسجد کی طرف چلا اور حضرت عمر اوسکے پیچہے ہو لئے - جمیل نے پکارا کہ معشر قریش ابن الخطاب صابی ہو گیا - حضرت عمر نے اوس کے پیچہے سے کہا جہوٹا ہے مین مسلمان ہو گیا ہون - پہر قریش اوٹہے اور حضرت عمر سے اور اون سے خوب لڑائی رہی - اور لڑتے لڑتے دوپہر کا وقت ہو گیا اور حضرت عمر تہک کر بیٹہہ گئے - اور قریش نے اونہین پکڑ لیا - حضرت عمر نے کہا کر جو تمہارا جی چاہے اگر ہم تین سو مسلمان ہو جائین گے تو مکہ کو تمہارے لیے چہوڑ کر چلے جائین گے - یا تم اوسے ہمارے لیے چہوڑ کر چلے جانا -

یہان یہی دنگہ ہو رہا تہا - کہ اسی مین ایک شیخ خوشنما حلہ پہنے ہوئے آیا - اور پوچہا کیا معاملہ ہے - لوگون نے کہا - کہ عمر صابی ہو گیا ہے - اوس نے کہا چپ رہو - اس نے اپنے نفس کے لیے ایک امر اختیار کر لیا - تم کو کیا مطلب - کیا تم یہ سمجہتے ہو کہ بنی عدی ایسے ہی اپنے آدمی کو تمہارے حوالہ کر دین گے - اوس سے کچہ مت بولو یہ شخص عاص بن وائل السہمی تہا -

حضرت عمر کہتے ہین - کہ جب مین مسلمان ہوا - تو مین ابوجہل بن ہشام کے دروازہ پر آیا - اور اوسکا دروازہ بجایا ابوجہل باہر نکلکر میرے پاس آیا - اور کہا بہتیجے خیر تو ہے آج کیسے آئے مین نے

کہا۔ مین تجھے یہ خبر سنانے آیا ہون کہ مین مسلمان ہوگیا۔ اور محمد صلعم پر ایمان لے آیا۔ اور اوس کی نبوت کی تصدیق کرلی۔ حضرت عمر کہتے ہین کہ یہ سنتے ہی اوس نے دروازہ بند کرلیا اور کہا خدا تجھے اور تیرے خبر کو غارت کرے۔ اس کے سوا اور بہی حضرت عمر کے مسلمان ہونے کی روایتین ہین۔

صحیفہ کا معاملہ

۱۰۹۔ قریش کا بنی ہاشم سے ترک مواخاۃ کا نوشتہ

جب قریش نے دیکھا۔ کہ اسلام روز بروز پہیلتا اور بڑہتا جاتا ہے۔ اور حمزہ اور عمر کے سبب سے مسلمان قوی ہوگئے ہین۔ اور اسی مین عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی امیہ نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے۔ اور ایسی خبر لائے جو اون کے منشا کے خلاف تہی۔ کہ مسلمانون کی اوس نے حمایت کی۔ اور اہل اسلام وہان امن و امان سے رہنے لگے ہین۔ تو اونہون نے آپس مین مشورہ کیا۔ اور یہ قرار دیا کہ ایک صحیفہ مین ایک نوشتہ لکہین۔ اور سب لوگ اوسمین یہ اقرار کرین۔ کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے نکاح کرنا موقوف کردینگے اور نہ اون سے کوئی چیز مول لینگے۔ اور نہ اون کے ہاتہ فروخت کرینگے۔ چنانچہ یہی بات اونہون نے ایک کاغذ پر لکہی۔ اور اوس کا سب نے آپس مین عہد کیا۔ پہر اس واسطے کہ اس معاہدہ کا اون پر خوب اثر ہو تاکید کے لئے اس نوشتہ کو جوف کعبہ مین لٹکا دیا۔

جب قریش نے ایسا کیا تو بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اکٹھے ہوکر ابوطالب کے پاس آئے۔ اور اون کے شعب مین اون کے پاس چلے گئے۔ اور وہان رہنے کے لیے

سب اکمٹے ہو گیے۔ صرف ایک ابولہب بن عبدالمطلب اون سے نکل کر قریش کے
پاس چلا گیا۔ اور جب ہند بنت عتبہ سے ملا۔ تو کہنے لگا۔ دیکھا۔ مین نے لات وعزی
کی کیسی نصرت وتائید کی۔ وہ بولی۔ کہ ہان بے شک بہت ہی خوب کیا۔ غرض دو تین
برس تک اسی طرح گزر گئے۔ اس درمیان مین بنی ہاشم پر بہت سختی گزری۔ کوئی چیز
اون کو علانیہ نہ ملتی تہی۔

کہتے ہین۔ کہ ابوجہل انہین ایام مین ایک مرتبہ حکیم بن حزام بن خویلد کو ملا۔ جس کے پاس
کچہ گیہون تہے اور وہ اپنی پہوپی بی بی خدیجہ کو لیے جاتا تہا۔ جو رسول اللہ صلعم کے پاس
اوسی گہاٹی مین تہین۔ ابوجہل اوسکو لپٹ گیا۔ اور کہا تجہے بغیر فضیحت کئے مین
نہین جانے دون گا۔ اسی مین اودہر سے ابوالبختری بن ہشام آگیا۔ اور ابوجہل سے کہا
تجہے اس کہانے سے کیا مطلب جو وہ اپنی پہوپی کے پاس لئے جاتا ہے۔ کیا تو اوسے
منع کرتا ہے کہ وہ اوسے جا کر نہ دے۔ چہوڑ اوسے جانے دے ابوجہل نے نہ مانا۔ اور
اوسے گالی دی۔ ابوالبختری نے ایک اونٹ کی ہڈی سے اوسے مارا۔ جس سے سر
مین خون نکل آیا اور بڑے زور سے ایک ٹہوکر بہی ماری۔ حمزہ یہ باتین دیکہہ رہے تہے
اور ابوجہل اور ابوالبختری اسے پسند نہ کرتے تہے کہ نبی صلعم اون کے اس معاملہ کو سنین
اور وہ اور مسلمان سنکر خوش ہوئین۔

اس زمانہ مین رسول اللہ صلعم سر اودہر ادعا کیا کرتے تہے۔ اور وحی برابر علی التواتر آیا کرتی تہی
اسیطرح تین برس گزر گئے۔

۱۱۰۔ ہشام زہیر مطعم ابوالبختری اور زمعہ کا نقض صحیفہ کے لیے معاہدہ کرنا۔

پہر اس صحیفہ کے نقض کرنے کے واسطے قریش
کے کچہ لوگ اوٹہہ کہڑے ہوئے۔ ان مین جس نے

بڑا حصہ لیا وہ ہشام بن عمرو بن الحارث بن عمرو بن لوی تھا جو نضلہ بن ہشام بن عبد مناف کا مادر زاد بھائی تھا۔ اونٹ پر گیہون لادتا اور رات کو لیکر اوس گھاٹی کی طرف چلتا جہان بنی ہاشم رہتے تھے۔ اور وہان اوس اونٹ کو چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ اور اونٹ اوس گھاٹی مین گھس جاتا تھا۔

جب اوس نے دیکھا۔ کہ اون پر اب بڑی سختی پڑ رہی ہے۔ اور ایک عرصہ اسی طرح اون پر گزر گیا ہے۔ تو وہ زہیر ابن ابی امیہ بن المغیرۃ المخزومی کے پاس گیا جو ام سلمہ کا بھائی تھا۔ اور نبی صلعم اور مسلمانون کا بڑا ہی طرفدار تھا۔ اوس کی مان عاتکہ بنت عبد المطلب تھی اوس نے زہیر سے کہا کیا تجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تو تو کھانا کھائے کپڑے پہنے اور عورتون سے نکاح کرے اور تیرے ماموؤن کا وہ حال ہو جو تجھے معلوم ہے مین تو قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ اگر ابو الحکم یعنی ابوجہل کے ماموں ہوتے اور تو ایسے معاہدہ کے واسطے کہتا جیسے کہ اوس نے تجھ سے کہا ہے تو وہ اس کو کبھی نہین مانتا۔ زہیر نے کہا تو مین کیا کرون مین ایک ہی آدمی ہون اگر میرے ساتھ کوئی دوسرا شریک ہوتا تو مین اس معاہدہ کو نقض کر دیتا۔ ہشام نے کہا۔ دوسرا تو موجود ہے کہا کون ہے۔ کہا مین ہون۔ زہیر نے کہا ایک تیسرا اور تلاش کرو۔

ہشام اس لیے مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کے پاس گیا۔ اور کہا کیا تو اس سے خوش ہے۔ کہ بنی عدی بن عبد مناف کے دو بطن ہلاک ہو جائین۔ اور تو اوسے دیکھتا رہے۔ اور اوسمین موافقت کرے۔ اوس نے کہا تو مین کیا کرون مین ایک اکیلا شخص ہون۔ اوس نے کہا دوسرا ابھی موجود ہے۔ کہا دوسرا کون ہے۔ ہشام نے کہا مین ہون مطعم نے کہا ایک اور بھی تیسرا تلاش کرنا چاہیئے۔ ہشام نے کہا تیسرا ابھی موجود ہے۔

مطعم نے پوچہا وہ کون ہے ۔ کہا زہیر بن ابی امیہ ۔ کہا ایک اور چوتھا بہی ڈہونڈو ۔ اس واسطے ہشام ابو البختری بن ہشام کے پاس گیا ۔ اور جو مطعم سے کہا تہا وہ اوس سے بہی کہا اوس نے پوچہا کوئی اور بہی تیری امداد کے واسطے ہے ۔ کہا ہان ۔ پوچہا وہ کون ہے کہا مین زہیر اور مطعم ۔ کہا ایک پانچوان اور بہی مل جانا چاہیئے ۔ اس واسطے وہ زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد کے پاس گیا ۔ اور اوس سے اس کا ذکر کیا ۔ اور اون کی قرابت کا بہی بیان کیا اوس نے پوچہا کوئی اور بہی اس مین شریک ہے ۔ کہا ہان اور سب کے نام بتائے ۔ پہر سب نے وعدہ کیا ۔ کہ خطم الحجون مین جو مکہ کے اوپر کی طرف ایک مقام ہے سب اکٹٹے ہون ۔ چنانچہ وعدہ کے بموجب وہ وہان آئے ۔ اور نقض صحیفہ کے واسطے سب نے آپس مین معاہدہ کر لیا ۔ اور زہیر نے کہا مین اس کو سب سے پہلے شروع کرون گا ۔

۱۱۱ ۔ معاہدین کا جا کر صحیفہ کو چاک کرنا جب صبح ہوئی تو یہ لوگ قریش کی مجالس مین گئے اور زہیر بہی گیا ۔ اور بیت کا طواف کیا پہر لوگون کی طرف آیا ۔ اور کہا مکہ والو ۔ کیا یہ اچہی بات ہے کہ ہم تو کہانا کہائین کپڑے پہنین ۔ اور بنی ہاشم مر جائین ۔ وہ نہ تو کچہ خرید سکین اور نہ فروخت کر سکین ۔ واللہ مین تو اوس وقت تک نہ بیٹہون گا جب تک کہ اس قاطعۃ الرحم اور ظلم آمیز صحیفہ کو چاک نہ کر ڈالون ۔ ابوجہل نے کہا تو جہوٹ بکتا ہے کبہی تو اوسے چاک نہین کر سکتا ۔ زمعہ بن الاسود نے کہا واللہ تو جہوٹا ہے ۔ جب وہ لکہا گیا تہا تو ہم اوس سے راضی ہی نہ تہے ۔ ابو البختری نے کہا زمعہ سچ کہتا ہے ۔ جو اوس مین لکہا ہے ہم اوس سے راضی نہین ہین مطعم بن عدی نے کہا تم دونو سچے ہو ۔ جو اس کے خلاف کہے وہ جہوٹا ہے ۔ بعد ازان مطعم اٹہا ۔ کہ صحیفہ کو پہاڑ ڈالے ۔ دیکہتا

کیا ہے کہ اوسے تو دیمک کہا گئی ہے - صرف اتنا ہی اوسمین باقی ہے باسمک اللهم
جس سے اون کی تحریرات کی ابتدا کی جاتی تہی - یہ صحیفہ منصور بن عکرمہ نے اپنے ہاتہ
سے لکھا تہا - کہتے ہین - کہ اوس کے ہاتہ شل ہو گئے تہے -

۱۱۲ - صحیفہ کے چاک کرنے کی ایک اعتقادی روایت

بعض کہتے ہین - کہ شعب ابی طالب سے اون کے نکلنے کا سبب اس طرح ہوا تہا کہ جب صحیفہ لکھا گیا اور کعبہ مین لٹکا دیا گیا
لوگون نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو چھوڑ دیا - اور رسول اللہ صلعم اور ابوطالب اور
اون کے ساتہی اس گہاٹی مین تین سال تک رہے - پھر اللہ تعالی نے دیمک کو
بھیجا - اوس نے جو کچھ ظلم اور قطع رحم کی باتین اوسمین لکھی تہین وہ کہا لین اور صرف
اللہ تعالی کے نام اوس مین سے چھوڑ دئے - پھر جبریل نبی صلعم کے پاس آئے - اور
اونہین اس کی خبر دی - نبی صلعم نے اپنے چچا ابوطالب سے یہ بات بیان کی - ابوطالب
آپ کی سب باتون کو سچ جانتے تہے کسی بات مین شک نہین کرتے تہے اس لیے
وہ گہاٹی سے نکل کر حرم مین گئے - اور قریش کے عمائد کو جمع کیا - اور کہا میرے بہتیجے نے
مجھ سے کہا ہے - کہ اللہ تعالی نے تمہارے صحیفہ کی طرف دیمک کو بھیجا اور وہ اوس کے
قطع رحم اور ظلم کی تحریر کو کہا گئی - اور اللہ تعالی کا نام چھوڑ دیا ہے - اوسے لاکر دیکھو - اگر
وہ سچا نکلے تو باز آؤ - کہ تم ظالم اور قاطع الرحم ہو - اگر وہ جھوٹا نکلے تو تم حق پر ہو - اور ہم باطل
پر ہین - یہ سنتے ہی وہ جلدی سے اوٹھے - اور اوسے لاکر دیکھا - تو ویسا ہی پایا جیسا کہ
رسول خدا نے فرمایا تہا - پھر تو ابوطالب زور پر چڑہ گئے اور اون کی آواز مین شدت آگئی
اور کہنے لگے - بے شک تم ہی ظالم اور قاطع الرحم ہو - قریش نے سر جھکا لیے - اور پھر
کہنے لگے تم لوگ سحر کرتے اور بہتان بناتے ہو -

بعد ازان یہ لوگ جن کا ذکر ہوا اُٹھ کہڑے ہوئے اور صحیفہ کو رو کر دیا - ابوطالب نے صحیفہ او ظالمانہ اور قطع رحم کی باتون کو دیمک کے کہا لینے کی نسبت یہ اشعار کہے ہین ٥

وقد کان فی امر الصحیفۃ عبرۃ	متے ما یخبّر غائبُ القوم یعجب

صحیفہ کے معاملہ مین ایک بڑی عبرت ونصیحت کی بات نظر آتی ہے اوسکی حال سے جب کسی غائب شخصکو اطلاع دیجاتی تو اوسی بڑا ایک تعجب ہوتا تہا

محی اللہ منہم کفرہم و عقوقہم	وما نقموا من ناطق الحق معرب

جو کچہہ اونہون نے کفر وعقوق کیا تہا اللہ تعالیٰ نے اوسے محو کر دیا اور جو صریح حق کے ساتہہ اونہون نے خلاف کیا تہا وہ ظاہر ہارہا ہے

فاصبح ما قالوا من الامر باطلاً	ومن یختلق ما لیس بالحق یکذب

جو جو باتین اونہون نے کہی تہین وہ باطل ہوگئین سچ ہے جو شخص حق کے خلاف باتین بناتا ہے لوگ وسے جہوٹا بتایا کرتے ہین

ابوطالب اور بی بی خدیجہ کی وفات اور رسول اللہ صلعم کا اپنی آپکو عربون پر ظاہر کرنا

۱۱۳ - ابوطالب اور بی بی خدیجہ کی موت — جب گہاٹی سے بنی ہاشم نکل آئے تو ابوطالب اور بی بی خدیجہ ہجرت سے تین برس پیشتر دونو مر گئے - ابوطالب تو شوال یا ذیقعدہ مین مرے تہے - اس وقت اون کی عمر اسّی برس سے تجاوز کر گئی تہی - اور بی بی خدیجہ اون سے کوئی پینتیس [۳۵] روز اور ایک روایت مین ہے پچپن [۵۵] روز پہلے مر چکی تہین - بعض یہ بہی کہتے ہین کہ ان دونو کی وفات مین صرف تین ہی روز کا فرق ہے - غرض کچہہ ہی ہو اس سے رسول اللہ صلعم پر بڑی مصیبت آپڑی - چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب تک ابوطالب زندہ تہے قریش مجہپر زیادتی نہ کر سکے جب ابوطالب مر گیے تو قریش آپکو ایسی ایسی اذیتین دینے لگے جو اون کی زندگی مین کبہی نہین دیتے تہے - یہان تک کہ کوئی کوئی شخص آپ کے سر مبارک پر مٹی ڈال دیتا تہا - اور بکری کے پیٹ کی آلائش عین نماز پڑہتے وقت آپ پر پہینک جاتے تہے - اور رسول اللہ صلعم

اوس آلایش کو لکڑی سے ہٹایا کرتے تہے اور اوسے جا کر ایک طرف راستہ مین پہینکدیتے اور فرمایا کرتے تہے بنی عبد مناف یہ کیسا پڑوس کا حق تم ادا کرتے ہو۔

۱۱۴ - رسول اللہ کا ثقیف کے پاس جانا اور اون کی گستاخیان -

جب ابوطالب کی وفات کے بعد آپ پر لوگ بہت سختی کرنے لگے۔ تو آپ نے زید بن حارثہ کو ساتھ لیا اور مکہ سے باہر نکلے۔ اور ثقیف کی طرف تشریف لے گیے کہ اون سے کچہ مدد مانگین۔ جب وہان پہونچے تو اون مین سے تین شخصون کے پاس گیے۔ جو اوس وقت ثقیف کے سردار تہے۔ اور وہ عبد یالیل مسعود حبیب تہے جو تینون بہائی تہے اور عمرو بن عمیر کے بیٹے تہے۔ جب آپ نے اونہین اللہ کی طرف بلایا۔ اور اسلام کی نصرت کے واسطے اون سے ذکر کیا اور کہا۔ کہ مجہے میرے مخالفین کے مقابلہ مین مدد دو۔ تو ایک نے اونہین سے کہا۔ اگر تجہے خدا تعالیٰ نے رسول کیا ہے تو ایسا ہے کہ کسی سرکش اور بیہودہ کو چہوڑدیا ہو اور وہ کعبہ کے کپڑے نوچتا کہسوٹتا پہرے۔ دوسرے نے کہا "کیا خدا کو تیرے سوا کوئی اور رسول کرنے کے لیے نہ ملا"۔ تیسرے نے کہا "واللہ مین کبہی تجہ سے بات نہ کرون گا۔ اگر تو خدا کا رسول ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو یہ نہایت ہی خطر کی بات ہے کہ مین تیری بات کو رد کر دون۔ اور اگر تو جہوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ پر جہوٹ لگاتا ہے۔ تو یہ ہرگز سزاوار نہین ہے کہ تجہ سے بات کی جائے"۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم ثقیف سے مایوس ہو گئے اور اون سے کہا۔ کہ گو تم نے میری مدد سے انکار کیا۔ مگر جو بات کہ مین نے تم سے کہی ہے اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا آپ اسے اچہا نہین سمجہتے تہے کہ آپ کی قوم کو بہی اس ناکامیابی کا حال معلوم ہو۔ مگر اونہون نے آپ کی اس التجا کو بہی نہ مانا۔ بلکہ اپنے سفہا کو برانگیختہ کیا۔ اور وہ آپ پر چڑہ آئے۔ اور چارون طرف سے گہیر لیا

جس سے آپ کو عتبہ اور شیبہ کے ایک حائطہ میں پناہ لینا پڑا - حائطہ بستان کو کہتے ہین - اس وقت وہ دونو وہان موجود تھے - سفہا یہ دیکھکر واپس چلے گیے اور آپ ایک انگور کے درخت کے سایہ مین جا بیٹھے -

۱۱۵ - رسول اللہ کی جناب باری مین دعا اور عتبہ اور شیبہ کا رحم اور عداس کا آپ کی عزت کرنا - یہان رسول اللہ صلعم نے جناب باری مین عرض کیا اللّٰہم الیک اشکو ضعف قوتی و قلۃ حیلتی وھوانی علی الناس - اللہم یا ارحم الراحمین انت رب المستضعفین وانت ربی الی من تکلنی الی بعید یتجہمنی او الی عدو ملکتہ امری ان لم یکن بک علی غضب فلا ابالی ولکن عافیتک ھی اوسع - انی اعوذ بنور وجہک الذی اشرقت بہ الظلمات وصلح علیہ امر الدنیا والاخرۃ من ان تنزل بی غضبک او یحل بی سخطک -

(اے میرے خدا مین اپنی ضعف قوت اور کوتاہی تدبیر کا اور مخلوق کی نگاہون مین جو میری ذلت ہو رہی ہے اوس کا حال تیری بارگاہ مین عرض کرتا ہون اے میرے خدا اور اے میرے ارحم الراحمین تو کمزورون کا پروردگار ہے اور تو ہی میرا رب ہے - مجھے تو کس کے سپرد کرتا ہے کیا کسی اجنبی کے سپرد کرتا ہے کہ جس کے پاس جاؤن تو بیناسنہ بگاڑے - یا کسی دشمن کے مجھے توحوالہ کئے دیتا ہے - اگر مجھ پر تیرا غضب نہین ہے تب تو مجھے ان تکالیف کی کچھ پروا نہین - لیکن مین جانتا ہون کہ تیری مہربانی کا دائرہ بڑا وسیع ہے - تیرے چہرہ کے نور سے تمام تاریکیان روشن ہوئی ہین اور اوسی سے دنیا و آخرت کے کام بنتے ہین - تو اپنے اوس نور کی برکت سے مجھے اپنے غضب سے بچا - اور اپنا غصہ مجھپر روا نہ رکھ) جب ربیعہ کے بیٹون نے آپ کی یہ حالت دیکھی - تو اون کو رحم آگیا - اور ایک اپنے نصرانی غلام کو بلایا جس کا نام عداس تھا - اور کہا انگور کا یہ خوشہ لیجا کر اوس شخص کو دے آ - جب وہ لایا اور رسول اللہ صلعم کے سامنے

رکہا تو آپ نے اپنا ہاتھہ اوس طرف بڑہایا - اور کہا بسم اللہ - پہر اوسے کہایا - عداس نے کہا - کہ یہ الفاظ تو اس ملک کے لوگ ہرگز نہین کہا کرتے ہین - رسول اللہ نے اوس سے پوچہا کہ تو کہان کا رہنے والا ہے - اور تیرا دین کیا ہے - کہا مین نصرانی ہون اور نینوے کا رہنے والا ہون - رسول اللہ نے فرمایا - کیا تو یونس بن متّٰی سے نیک مرد کے شہر کا باشندہ ہے - اوس نے کہا یونس کا حال آپ نے کہان سے جانا - رسول اللہ نے فرمایا - کہ یونس تو میرے بہائی تہے اور وہ بہی نبی تہے اور مین بہی نبی ہون یہ سنتے ہی عداس آپ کے ہاتہہ پیرون پر جہک پڑا - اور اونہین بوسہ دینے لگا - جب وہ لوٹ کر چلا - تو ربیعہ کے بیٹون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا - کہ تیرے غلام کو اس شخص نے تجھ سے بگاڑ دیا - جب عداس اون کے پاس پہونچا - تو اونہون نے اوس سے کہا - ارے کمبخت کیا تہا جو تو اوس کے ہاتہہ پانون کو بوسہ دے رہا تہا - وہ بولا کہ دنیا مین اس شخص سے بہتر کوئی نہین ہے - اونہون نے کہا - کہ تیرا دین تو اسکے دین سے بہتر ہے -

۱۱۶ - جنون کے اسلام لانے کی روایت پہر رسول اللہ صلعم مکہ کی طرف لوٹ کر چلدئے - اور رات کے وقت ایک جگہہ نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے - وہان آپ کے پاس سے ہوکر کچہ جنون کا گزر ہوا - جن کی تعداد سات تہی - اور نصیبین کے جنون مین سے تہے - یمن کو جا رہے تہے - اونہون نے آپ کا کلام سنا - جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم مین گئے - اور اونہین جا کر عذاب دوزخ سے ڈرایا - اون مین سے اون کے کچہ لوگ ایمان لائے اور اون کی تصدیق کی -

۱۱۷ - مطعم کی پناہ مین ہو کر آپ کا مکہ مین پہر آنا بعض لوگ بیان کرتے ہین - کہ جب رسول اللہ صلعم ثقیف سے لوٹے - تو مطعم بن عدی کے پاس آدمی بہیجا - کہ آپ کو اپنے جوار مین لے لے

تاکہ آپ پروردگار کی رسالت کی تبلغ کرین۔ مطعم نے آپ کو اپنے جوار مین لے لیا۔ اور صبح کو خود بہی اوس نے ہتیار باندہے اور اوس کے بیٹون اور بہائی کے بیٹون نے بہی ہتیار باندہے۔ اور مسجد کو گیے وہان ابوجہل نے کہا۔ مطعم کیا تو مجیر ہے اور محمد کو تو نے پناہ دی ہے یا تو اوس کا تابع ہو گیا ہے۔ اوس نے کہا مین تابع تو نہین ہوا ہون۔ صرف مجیر ہون۔ ابوجہل نے کہا۔ جس کو تو نے پناہ دی اوسے ہم نے بہی پناہ دی۔ پہر نبی صلعم مکہ مین داخل ہوئے اور وہان رہنے لگے۔

جب ابوجہل نے آپ کو دیکہا تو کہا عبد مناف یہ تمہارا نبی ہے۔ عتبہ بن ربیعہ نے کہا اگر ہم مین سے نبی یا بادشاہ ہو تو کیا کوئی تعجب کی بات ہے۔ جب اس بات کی رسول اللہ صلعم کو خبر ہوئی۔ تو آپ اون کے پاس گئے۔ اور عتبہ سے کہا کہ تو نے جو یہ بات کہی وہ اللہ کے واسطے نہ کہی۔ بلکہ اپنی ذاتی خیال سے کہی ہے۔ اور ابوجہل سے کہا کہ دیکہہ تو جو یہ باتین کرتا ہے بہت جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ جو تو ہنسنا بہول جاسے گا اور قسمت کو رویا کرے گا۔ اور قریش کے لوگون سے کہا۔ دیکہو چند روز کے بعد تم لوگون کو مجبوراً وہی بات ماننی پڑیگی جسے تم نہین مانتے ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور رسول اللہ کا فرمانا صحیح نکلا۔

۱۱۸۔ رسول اللہ کا موسم حج مین قبائل عرب کو اسلام کی طرف بلانا

رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب موسم حج کا آتا تو آپ اپنی نبوت کا حال عرب کے قبائل سے بیان کیا کرتے تہے۔ چنانچہ رسول اللہ ایک مرتبہ کندہ کے پاس آئے۔ اور اون کے ساتہہ جا کر فروکش ہوئے اس وقت جو اون کا سردار تہا اوس کا نام ملیح تہا۔ آپ نے اوس کو اللہ کی طرف بلایا۔ اور اپنی نبوت کا حال اوس سے بیان کیا۔ مگر اونہون نے نہ مانا۔ پہر آپ کلب کے

پاس آئے۔ اور اون کے ایک بطن کے پاس جسے عبد اللہ کہتے تہے گئے۔ اور اون کو بہی دعوت الی اللہ کی۔ اور اپنے آپ کو اون پر ظاہر کیا۔ مگر جو بات آپ نے اون سے کہی اونہون نے اوسے نہ مانا پہر وہ بنی حنیفہ کے پاس آئے۔ اور اون سے بہی نبوت کا اظہار کیا۔ اونہون نے ایسا بُرا جواب دیا کہ عرب مین کسی نے بہی آپ کو ایسا بُرا جواب نہ دیا ہوگا۔ پہر آپ بنی عامر کے پاس آئے۔ اور دعوت الی اللہ کی۔ اور اپنے آپ کو اون پر ظاہر کیا اون مین سے ایک شخص نے کہا۔ اگر ہم آپ کی اطاعت کرین اور مخالفون پر اللہ تعالی آپ کو غالب کردے۔ تو کیا آپ کے بعد حکومت ہمین ملجائیگی حضرت نے فرمایا۔ یہ بات اللہ کے اختیار مین ہے۔ وہ جسے چاہے عطا کرے گا۔ اوس نے کہا تیرے لئے عربون سے گردنین تو ہم اپنی ذبح کرائین اور جب تو غالب ہوجائے تو حکومت دوسرے لین۔ ایسے کام مین شریک ہونے کی ہمین کوئی ضرورت نہین ہے۔

پہر جب بنی عامر اپنے شیخ کے پاس لوٹ کر گئے۔ جو ایک بڑا بوڑہا آدمی تہا۔ اور اوس سے اس کا ذکر کیا۔ اور نبی صلعم کا اور آپ کے نسب کا بیان کیا۔ تو اوس نے اپنے ہاتہہ سر پر رکہے۔ اور بڑا افسوس کرکے کہا۔ بنی عامر کیا اس غلطی کی تلافی ہوسکتی ہے واللہ اسماعیلی کبہی جہوٹ نہین کہتا ہی جو وہ کہتا ہے وہ حق ہے۔ تمہاری رائے نے اوس کی نسبت بڑی غلطی کی ہے۔ غرض رسول اللہ اسی طرح جو وہان آتا اور اوس کی کچہ شہرت ہوتی اوس کے پاس جاتے اور دعوت الی اللہ کیا کرتے تہے۔

اور جب آپ کسی قبیلہ کے پاس جاتے اور اوسے دعوت الی اللہ کرتے تو ابو لہب آپ کا چچا بہی آپ کے پیچہے پیچہے جاتا۔ اور جب آپ اوس شخص سے کلام کر چکتے تو

ابو لہب اُٹھتا اور اون سے کہتا اے بنی فلان یہ شخص جو تم کو یہ کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ لات اور عزیٰ کی تم اور تمہارے جو حلفا ہین عزت کرنا چھوڑ دین - اور ضلالت اور بدعت کی باتین سکھاتا ہے - اس کی اطاعت مت کرو - اور نہ اس کی باتین سنو -

رسول اللہ کا انصار پر سب سے اول اپنی نبوت کا اظہار کرنا اور اون کا اسلام

۱۱۹ - سوید پر رسول اللہ کا اسلام کو پیش کرنا - اسی مین سوید بن الصامت بنی عمرو بن عوف کا ایک شخص جو اوس کا ایک بطن ہے مکہ مین حج اور عمرہ کے واسطے آیا - اسکے لوگ اوس کی شجاعت اور شعر گوئی اور نسب کی شرافت کی وجہ سے کامل کہتے تھے اوسی کے یہ اشعار ہین ؎

اَلا رُبَّ مَنْ تَدْعُو صدیقا ولو ترىٰ ۔۔۔ مَقَالَتَهُ بالغیبِ ساءَ لَتْ ما یَفرِی

یاد رکھو کہ کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہین جنہین تو اپنا دوست کہتا ہے لیکن اگر تو اوسکی وہ باتین سنے جو وہ تیری غیبت مین کہتا ہے تو تجھے ایسی بری لگین کہ جیسے کسی نے تیرا پیٹ چاک کر دیا

مَقَالَتُهُ کالشَّہدِ اذ کانَ شاھدًا ۔۔۔ و بالغیب مأثورٌ علی ثُغرَۃِ النَّحرِ

جب وہ سامنے موجود ہوتا ہے تو اوس کی باتین ایسی شیرین ہوتی ہین کہ تجھ پر سحر کئے دیتی ہین - مگر جب وہ تیرے سامنے نہ ہو تو اوسکی باتین ایک تلوار کی طرح ہوتی ہین جو گردن کی جڑ پر رکھی ہوئی ہو

یَسُرُّكَ بادِیه و تحتَ ادِیمِه ۔۔۔ نمیمةُ غِشٍّ تبتری عَقَبَ الظَّھرِ

اوسکی بیرونی صورت سے تو تجھ کو خوشی ہوتی ہے مگر اوسکے اندر سے فریب کی زہر آلود نالی ہے جو تیری پیٹھ کو چیر پھاڑ نکلنے کے لیے تیر تراش رہی ہے

تُبِیْنُ لكَ العَینانِ ما هُوَ کاتِمٌ ۔۔۔ وما جُنَّ بالبغضاءِ والنَّظرِ الشَّزرِ

لیکن تجھ کو اوسکی آنکھون سے وہ معلوم ہو گا جو اون مین چھپا ہوا ہے اور جو بغض اور بری نگاہ کا اثر اوسکے پیٹ مین مخفی ہے

اس لیے اے دوست تجھے چاہیے کہ تو میرے ساتھ اچھی سلوک سے پیش آئے اور اگرچہ تو مجھ سے بیزار ہو۔ مگر اوسکا کچھ خیال نہ کرے۔ کیونکہ اچھا دوست وہ ہی ہے جو دوست نوازی کرے اور اوسے آزردہ نہ کرے

رسول اللہ صلعم اس کے سامنے گئے۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔ اور قرآن اوسے سنایا۔ اوس نے رسول اللہ کی سب باتین سنین اور کچھ تنفر نہ کیا۔ اور کہا یہ تو اچھی باتین ہین۔ پہر وہ لوٹ گیا۔ اور مدینہ مین آیا۔ لیکن کچھ تہوڑے ہی دنون کے بعد خزرج نے اوسے جنگ بعاث مین قتل کردیا۔ اوسکے لوگ کہتے ہین کہ وہ مسلمان ہی مارا گیا ہے۔

۱۲۰۔ بنی عبد الاشہل پر اسلام کا پیش کرنا اور ایاس کا اسلام

ایسے ہی ابو الحیسر انس بن رافع کچہ بنی عبد الاشہل کے جوانون کو لیکر مکہ آیا اون مین ایک شخص ایاس بن معاذ بہی تہا۔ ان لوگون کا ارادہ تھا۔ کہ قریش سے خزرج کے برخلاف محالفہ کرین۔ اون کے پاس نبی صلعم بہی تشریف لے گئے۔ اور اون سے کہا کہ اگر اوس چیز سے بڑہ کر کوئی چیز ملے جسے تم ڈہونڈہتے ہوئے آئے ہو تو کیا اوس کا لینا پسند کروگے۔ اور اونہین اسلام کی دعوت کی۔ اور قرآن پڑہ کر سنایا۔ ایاس نے جو ایک جوان لڑکا تہا سنکر کہا واللہ یہ تو ہماری خواہش سے بڑہ کر ہے۔ اس پر ابو الحیسر نے زمین سے مٹی اُٹھا کر اوس کے منہ پر ماری اور کہا چپ رہو۔ ہم دوسرے کام کے لیے آئے ہین۔ ایاس چپ ہوگیا۔ اور رسول اللہ صلعم اُٹھ کر چلے آئے۔ لیکن ایاس ہی چند روز بعد مرگیا لوگون نے اوس کے مرتے وقت سنا تھا کہ وہ تہلیل و تکبیر پڑہتا تہا۔ اور اونہین اوس کے مسلمان مرنے مین کوئی شک نہین ہے۔

بیعۃ العقبۃ الاولیٰ اور اسلام سعد بن معاذ

۱۲۱ - مدینہ کے سات آدمیوں کا سب سے اول مسلمان ہونا

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے دین کو ظاہر اور اپنے وعدہ کو پورا کرے تو رسول اللہ صلعم اوس موسم حج مین نکلے جس مین انصار کے کچھ لوگون سے ملے۔ اور معمول کے بموجب قبائل عرب پر اپنی نبوت کا اظہار کیا۔ اسی مین جب آپ عقبہ کے پاس پہونچے تو خزرج کے چند آدمی آپ کو ملے۔ آپ نے اونھین اللہ کی طرف بلایا۔ اور اون پر اسلام کو پیش کیا۔ اونکے ملک مین یہود اون کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اور یہ خزرج بت پرست تھے۔ ان دونو فریق مین جب کبھی کچھ شر و فساد ہوتا تو یہود ان سے کہتے کہ اب ایک نبی پیدا ہوگا۔ اور ہم اوس کا اتباع کرینگے۔ اور اسکے ساتھ تم کو ثمود اور عاد کی طرح قتل کرینگے۔ اس واسطے اون خزرج کے لوگون نے جن پر رسول اللہ نے اسلام کو پیش کیا آپس مین ایک نے دوسرے سے کہا۔ واللہ یہ تو وہی نبی ہے جس سے یہود تمھین ڈرایا کرتے ہین۔ اور یہ رسول اللہ کی بات کو مان لیا اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور آپ سے عرض کیا۔ کہ آج کل ہماری قوم مین باہم فساد ہو رہا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ آپ کے سبب سے اللہ تعالیٰ اون مین اتفاق پیدا کرے۔ اگر وہ اتفاق کر کے آپ کے مطیع ہو گئے تو آپ سے برابر کوئی عزت والا نہ ہوگا۔

پھر وہ مدینہ کو لوٹ گئے۔ یہ سب سات آدمی تھے اور خزرج کے قبیلہ کے تھے اون کے نام یہ ہین۔ اسعد بن زرارۃ بن عدس ابو امامہ ۔ عوف بن الحارث بن رفاعہ جسے ابن عفرا بھی کہتے ہین۔ یہ دو نو بنی النجار سے تھے ۔ رافع بن مالک بن عجلان عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بن غنم یہ دونو بنی زریق سے تھے ۔ قطبہ بن عامر بن حدیدۃ بن

سواد جو بنی سلمہ سے تہا - عقبہ بن عامر بن نابی جو بنی غنم سے تہا - جابر بن عبد اللہ بن رِیاب جو بنی عبیدہ سے تہا -

۱۲۲ - بیعت عقبہ اولی اور مصعب کا مدینہ جانا جب یہ لوگ مدینہ آئے - تو اونہون نے نبی صلعم کا وہان ذکر کیا - اور اسلام کی لوگون کو دعوت دی - جس سے اسلام اونمین شایع ہوا - اور جب دوسرا سال ہوا تو انصار کے بارہ آدمی حج کو آئے - اور خدمت رسول اللہ سے عقبہ کے مقام مین شرف حاصل کیا - یہ ہی عقبہ اولی ہے - یہان اون لوگون نے آپ سے بیعت کی - جیسے عورتین بیعت کرتی ہین - یہ بارہ آدمی یہ تھے - اسعد بن زراہ عوف - معاذ - جو دو نو حارث کے بیٹے تہے اور جنہین ابن عفرا بھی کہتے ہین - رافع بن مالک بن عجلان - ذکوان بن عبد قیس من بنی زریق - عبادہ بن الصامت جو بنی عوف بن الخزرج سے تہا - یزید بن ثعلبہ بن خزمہ ابو عبد الرحمن جو قبیلہ بلی سے اور انصار کا حلیف تہا - عباس بن عبادہ بن نضلہ بن بنی سالم عقبہ بن عامر بن نابی قطبہ بن عامر بن حدیدہ یہ سب لوگ خزرج سے تہے اور اوس مین سے ان کے ساتھ تہا ابو الہیثم بن التیہان حلیف بنی عبد الاشہل اور عویم بن ساعدہ یہ بھی اونکا حلیف تھا - پہر یہ لوگ مدینہ لوٹ گئے - اور رسول اللہ صلعم نے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کو اون کے ساتھ بہیجا کہ اونہیں قرآن پڑہائے - اور اسلام کے احکام کی اونہیں تعلیم دے -

۱۲۳ - اسید سردار بنی عبد الاشہل کا مسلمان ہونا جب یہ لوگ مدینہ پہونچے تو مصعب اسعد بن زرارہ کے پاس جا ٹھیرا - بعد ازان اسعد بن زرارہ او سے لیکر نکلا - اور بنی ظفر کے مکان مین جا کر بیٹھا - اور ان دونو کے پاس وہ لوگ آ آکر جمع ہوئے - جو مسلمان ہو چکے تہے یہ اکٹھا

خبر سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر کو بھی پہونچی - جو نبی عبد الاشہل کے سردار اور مشرک تھے - سعد نے اسید سے کہا - تو ان دونو آدمیون کے پاس جا - جو ہمارے گھر آئے ہین - اور اون سے اس حرکت کو منع کر - کہ ایسے مجمع نہ کرین - اسعد بن زرارہ ان مین میرے ماموں کا بیٹا ہے - اگر وہ اون مین نہ ہوتا تو مین خود بھی تیرے ساتھ جاتا - اس پر اسید نے اپنا برچھا لیا - اور اون دونو کے پاس آیا - اور کہا - یہ کیا باتین تم سیکھ آئے ہو - اور ناد انون کو بہکاتے ہو - یہان سے نکل جاؤ - مصعب نے کہا ذرا یہان بیٹھو اور دیکھو - اگر یہ باتین جو ہم کہتے ہین اچھی معلوم ہون تو انہین قبول کر لینا اور اگر بُری معلوم ہون تو اونہین مت ماننا - اُسید نے کہا ہان یہ بات انصاف کی ہے - اچھا سناؤ - پھر وہ اون دونو کے پاس بیٹھ گیا - اور مصعب نے اسلام کی سب حقیقت بیان کی - اسید نے سنکر کہا - یہ تو بہت ہی اچھی اور نیک باتین ہین - اور پوچھا کہ اس دین مین تم لوگ کیسے ہوا کرتے ہو - مین کس طرح مسلمان ہوؤن - اونہون کہا - کہ توں نہا اور کپڑے پاک کر - پھر شہادت حق ادا کر یعنی کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو - پھر دو رکعت نماز پڑھو - چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا - اور مسلمان ہو گیا - پھر اُسید نے اون سے کہا - کہ میرے ساتھ ایک اور شخص ہے - اگر وہ تمہارا تابع ہو گیا - تو اوس کی قوم مین پھر کوئی شخص ایسا نہین ہے جو تم سے مخالفت کرے مین اوسے یعنی سعد بن معاذ کو ابھی بھیجتا ہون - پھر اسید سعد کے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا - سعد نے اوسے دیکھتے ہی کہا - کہ واللہ اس کا چہرہ تو ایسا نہین ہے - جیسا جاتے وقت تھا - جب اُسید پاس آیا - تو اوس سے پوچھا کہ کیا کیفیت گزری - اُسید نے کہا مین نے ان دونو سے باتین کین - اون کی تو کوئی بات بُری

نہین ہے۔ اور یہ بہی اوس کے ساتہہ کہا کہ مین نے سنا ہے۔ کہ بنی حارثہ اسعد بن زرارہ
کی طرف گئے ہین۔ کہ جا کر اوسے قتل کر ڈالین۔

۱۲۴۔ سعد اور تمام بنی عبد الاشہل کا اسلام اور تمام انصار مین اسلام کی اشاعت۔

سعد یہ سنتے ہی غضب آلود یکایک اُٹھہ کہڑا ہوا اور اُسید نے جو قتل کا ذکر کیا تہا اوس کے اندیشہ
سے بہت جلد اسعد کی مدد کے لیے چلا۔ پہر جب وہان پہونچا۔ اور دیکہا۔ کہ وہ بڑے
اطمینان سے بیٹہے ہوئے ہین تو اوس نے اُسیدؓ کا مقصد اس خبر کے بیان کرنے
سے جو تہا وہ جان لیا۔ اور اون کے پاس جا کر بیٹہا۔ اور اسعد بن زرارہ سے کہا۔ کہ اگر
میری تیری قرابت نہ ہوتی تو مین ایسی باتین کرنے کے لیے تجہے کبہی نہین چہوڑتا۔
مصعب نے کہا ذرا آپ یہان بیٹہئے اور ہماری باتین سنئے۔ اگر اچہی معلوم ہون تو اونہین
مان لیجئے۔ اور اگر بُری معلوم ہون تو اونہین جانے دیجئے سعدؓ نے کہا اچہا سناؤ کیا سناتے ہو مصعب نے اسلام کی ساری کیفیت
اوسکو سنائی۔ اور قرآن اوس کے روبرو پڑہا۔ سعد نے پوچہا تم لوگ جب اس دین کو
اختیار کرتے ہو تو کیسے اوسمین داخل ہوتے ہو۔ مین بہی اوسمین داخل ہونا چاہتا ہون
مصعب نے وہ ہی باتین جو اُسید کو بتائی تہین سعد کو بہی بتائین۔ اور وہ پاک ہو کر مسلمان
ہو گیا۔

پہر سعد وہان سے لوٹ کر اپنی قوم کی مجلس مین آیا۔ اور اُسید بن حضیر بہی اوسکے ساتہہ ہوا
جب وہ اون کے پاس پہونچا تو کہا بنی عبد الاشہل۔ تم لوگ مجہے کیسا سمجہتے ہو۔ سب نے
کہا تو ہمارا سید اور ہم مین افضل ہے۔ سعد نے کہا۔ سب سُن لو کہ جب تک تم لوگ
مسلمان نہ ہو جاؤ گے۔ اور اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان نہ لے آؤ گے تب تک
تمہارے مرد ہون یا عورتین سب مجہے اون سب سے بات کرنا حرام ہے۔ کہتے ہین کہ شام تک

بنی عبدالاشہل مین کوئی گہر ایسا نہ رہا جہان مرد اور عورتین سب مسلمان نہ ہوگئے ہون۔
پہر مصعب اسعد بن زرارہ کے گہر مین لوٹ گیا۔ اور دعوت اسلام برابر کرتا رہا۔ اور
کچہ روزون مین انصار کے گہرون مین سے کوئی گہر ایسا نہ رہا جہان مرد یا عورت کوئی
مسلمان نہ ہو۔ صرف ایک بنی امیہ بن زید اور وائل اور واقف رہ گئے۔ یہ لوگ
ابوقیس بن الاسلت کے مطیع رہے۔ وہ اونہین لیکر الگ رہا۔ اوس وقت تک
مسلمان نہ ہوا۔ کہ رسول اللہ صلعم ہجرت کرکے مدینہ تشریف نہ لیگئے اور بدر اُحد اور خندق
کے واقعات نہ ہوچکے۔ پہر مصعب مکہ کو واپس آگیا۔

بیعۃ العقبۃ الثانیہ

۱۲۵ - مدینہ والون کا آکر رسول اللہ سے اپنے ملک مین لیجانے اور حمایت کرنیکیواسطے بیعت کرنا

جب انصار مین اسلام پہیل گیا۔ تو کچہ لوگون نے ملکر ارادہ کیا۔ کہ ایسے چہپ کر نبی صلعم کے پاس
جائین کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ چنانچہ یہ لوگ موسم حج مین ذی الحجہ کے مہینے مین اپنی قوم کے
کفار کے ساتہہ مکہ کو آئے۔ اور رسول اللہ سے آکر ملے۔ اور آپ سے وعدہ کیا۔ کہ ایام
تشریق کے وسط مین عقبہ کے مقام پر ملین۔ جب رات ہوئی۔ تو دو ثلث شب گزرنے
کے بعد ایک ایک ہوکر نکلے۔ اور عقبہ مین جاکر سب اکٹہے ہوگئے۔ یہ سب ستر آدمی
تہے۔ اور اون مین دو عورتین تہین۔ نسیبہ بنت کعب عمارہ کی مان اور اسماء عمرو بن عدی
کی مان جو بنی سلمہ سے تہی۔
وہان رسول اللہ صلعم بہی تشریف لائے۔ اوس وقت آپ کے ساتہہ آپ کے چچا عباس
بن عبدالمطلب بہی تہے۔ جو اس وقت تک اگرچہ کافر تہے۔ مگر اپنے بہتیجے کے ساتہہ عہد و پیمان

کی توثیق کرنے کے لیے گئے تھے۔ اور اسی وجہ سے سب سے اول اونھین نے محفل مین کلام کیا اور کہا۔ یا معشر الخزرج۔ عربون کا یہ قاعدہ تھا کہ خزرج مین ہی اوس کو بھی گِن لیا کرتے تھے۔ (اسی واسطے خزرج کے ہی نام سے خطاب کیا حالانکہ اون مین اوس کے لوگ بھی شامل تھے) جیسا کہ تم جانتے ہو محمد ہم مین بعزت و بحفاظت تمام رہتے ہین۔ مگر تمہاری خوشی ہے کہ ہمین چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جائین۔ اس لیے اگر تم اوس وعدہ کو پورا کرو جو تم اون سے کرتے ہو اور آپ کی حمایت اچھی طرح کرو تو تم اور وہ خوش ہو فہو المراد۔ اور اگر تم اونھین کسی وقت چھوڑ دو تو اونھین اسی وقت چھوڑ دو۔ وہ ہمارے پاس بعزت و حرمت ہین اور ہم اون کی حفاظت کرین گے۔ مگر انصار نے اون کی بات پر بہت توجہ نہ کی۔ بلکہ کہا اچھا اچھا جو تو نے کہا وہ ہم نے سُن لیا اور آپ کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ فرمائیے۔ اور جو آپ چاہتے ہین اور خدا کا جس طرح حکم ہے ہمین اطلاع دیجیے پھر رسول اللہ صلعم نے گفتگو کی۔ اور قرآن سنایا۔ اور اونھین اسلام کی ترغیب دی۔ پھر کہا میری ایسی حفاظت کرنا جیسے تم اپنی عورتون اور بچون کی کرتے ہو۔

پھر براء بن معرور نے رسول اللہ کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہا قسم ہے اوس کی جس نے آپ کو سچا نبی کر کے بھیجا ہے۔ ہم آپ کی ایسی حفاظت کرین گے۔ جیسے ہم اپنے بچون کی کرتے ہین۔ یا رسول اللہ ہم سے آپ بیعت لیجیے۔ ہم لوگ اہل حرب ہین اور جنگ و جدال کے عادی ہین۔

اسی مین ابو الہیثم بن التیہان درمیان مین بول اُٹھا۔ اور کہا رسول اللہ ہمارے اور اور لوگون کے درمیان بندھن رسیون کے بندھے ہوئے ہین۔ اور اون سے یعنی یہود سے معاہدے ہین۔ آپ سے بیعت کرتے ہین ہمین وہ سب توڑنا پڑین گے۔ اگر اللہ تعالیٰ

آپ کو فتح دیدے اور آپ اوس وقت اپنی قوم کیطرف لوٹ آئین اور ہمین چھوڑ دین تو کچھ تعجب نہین ہے۔ اوس وقت ہم کیا کرین گے رسول اللہ صلعم نے تبسم کر کے فرمایا بل الدم الدم والھدم الھدم انتم منی وانا منکم اسالم من سالمتم واحارب من حاربتم (ایسا ہرگز نہین ہوگا۔ بلکہ میرا خون تمہارا خون ہے اور میرے کپڑے تمہارے کپڑے ہین تم میرے ہو اور مین تمہارا ہون۔ جس سے تم صلح کرو گے مین بہی اوس سے صلح کرون گا۔ جس سے تم لڑو گے مین بہی اوس سے لڑون گا۔)

پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اپنے لوگون مین سے بارہ نقیب منتخب کرو۔ کہ وہ اپنی قوم کی نگرانی کرین۔ اس لیے اونہون نے نو آدمی تو خزرج سے لیے اور تین اوس مین سے نکالے۔

عباس بن عبادہ بن نضلہ الانصاری نے کہا۔ یا معشر خزرج تمہین معلوم ہے۔ کہ اس شخص سے جو تم بیعت کرتے ہو وہ بیعت احمر واسود (یعنی عرب وعجم) کی لڑائی کے لیے ہے۔ اگر تم اوس وقت جب تمہارے اموال پر مصیبت آئے اور تمہارے اشراف قتل ہو جائین اوسے چھوڑ دو تو ابہی چھوڑ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ اوس وقت چھوڑ دینا دنیا وآخرت کی خرابی ہے۔ اور اگر تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ ہم اپنے عہد وپیمان کو پورا کرین گے تو بیشک اوسے لو۔ وہ ہی دنیا وآخرت کی سب سے اچھی نعمت ہے۔ اون سب نے کہا کچھ ہی ہو ہمارے اموال جائین ہماری جانین جائین ہم نے اوسے لے لیا۔ مگر یا رسول اللہ ہمین اس کے عوض کیا ملے گا فرمایا جنت۔ اونہون نے کہا تو ہاتھ پھیلائیے۔ اور سب نے بیعت کر لی۔

عباس بن عبادہ نے جو یہ کہا تھا اوس سے اوس کا مقصد تھا۔ کہ عہد وپیمان کو استحکام ہو جائے

بعض نے کہا ہے کہ وہ اس لیے تاخیر کرنا چاہتا تھا۔ کہ عبداللہ بن ابی بن سلول بہی آجائے اور قوم کو اوس سے زیادہ قوت حاصل ہوجائے۔

ان مین سب سے اول ابو امامہ اسعد بن زرارہ نے اور بعض کہتے ہین کہ ابو الہیثم بن التیہان نے اور ایک قول مین ہے کہ براء بن معرور نے بیعت کی تہی۔ پہر اور لوگون نے بیعت کی۔ اور سب نے بیعت کرلی۔ جس وقت اون لوگون نے بیعت کی۔ تو شیطان نے راس العقبہ پر چلا کر کہا۔ مکہ والو تمہین کچہہ مذمم (نعوذ باللہ منہا یعنی محمد) کی اور اوس کے صباۃ (یعنی دین اسلام) کی بہی خبر ہے۔ اوس کے ساتہہ لوگ تمہاری لڑائی پر مجتمع ہوگئے ہین۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے عدو اللہ یاد رکہہ مین تیری خوب خبر لونگا پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ اب آپ لوگ اپنے منازل مین چلے جائین۔ عباس بن عبادہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم صبح ہی اہل منیٰ پر اپنی تلوارین کہنچین۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہمین اس کا حکم نہین ہے۔ تب سب لوگ اپنی اپنی جگہون کو چلے گئے اور مجلس برخاست ہوئی۔

۱۲۶۔ براء کا کعبہ کی طرف نماز پڑہنا اور قریش کا مسلمانون پر سختی کرنا۔

پہر جب صبح ہوئی تو قریش کے دو آدمی مدینہ والون کے پاس آئے۔ اور کہا ہم نے سنا ہے کہ تم لوگ ہمارے آدمی کے پاس آئے ہو۔ کہ اوسے نکال لیجاؤ اور اوس سے ہماری لڑائی کے واسطے بیعت کی ہے۔ واللہ عرب کے جتنے قبائل ہین اون مین سے کسی کی لڑائی ہم کو اس قدر بُری نہین معلوم ہوتی جس قدر ہم کو تمہاری لڑائی بری معلوم ہوتی ہے۔ وہان انصار کے ساتہہ اون مین کچہہ مشرکین بہی تہے۔ اونہون نے کہا یہان اس قسم کا کوئی معاملہ نہین ہوا۔

جب انصار مکہ سے واپس ہوئے - تو براء ابن معرور نے کہا - خزرج میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ مین اپنی نماز مین کعبہ کی طرف پشت نہ کرون - اونہون نے کہا رسول اللہ تو شام کی طرف منہ کیا کرتے ہین - ہم آپ کے خلاف نہین کر سکتے - مگر براء نے نہین مانا وہ کعبہ کی ہی طرف نماز پڑہتا رہا - جب وہ مکہ آیا - تو رسول اللہ صلعم سے پوچھا - تو آپ نے فرمایا ہان وہ ہی قبلہ تہا - اگر تو اوسی پر صبر کرتا تو بہتر ہوتا - پہر وہ رسول اللہ کے قبلہ کی طرف نماز پڑہنے لگا -

غرض جب انصار نے آپ سے بیعت کر لی - اور مدینہ کو لوٹ گئے - تو وہ ذی الحجہ مین ہی وہان پہونچے - اور رسول اللہ صلعم بقیہ ذی الحجہ اور محرم اور صفر کے مہینون مین مکہ مین رہے - پہر ربیع الاول کے مہینے مین مدینہ کو ہجرت فرمائی - اور بارہوین تاریخ وہان پہونچے -

اُدہر قریش نے جب سنا - کہ انصار مسلمان ہو گیے - تو وہ مکہ کے مسلمانون پر بہت سختی کرنے لگے - اور اونہین ایسی ایذائین دین کہ جس سے وہ اپنے دین کو چہوڑ دین - اس سے اون پر بہت ہی بڑی مصیبت پڑ گئی - یہ آخری فتنہ تہا - پہلا فتنہ وہ تہا جو حبش کی ہجرت سے پہلے ہوا تہا -

یہ جو عقبہ ثانیہ کی بیعت تہی اوس کی شروط وہ نہ تہین جو عقبہ اولی کی شرائط تہین - عقبہ اولی مین بیعت عورتون کی سی بیعت ہوئی تہی - اور یہ بیعت عقبہ ثانیہ مین احمر و اسود اور عرب و عجم کی لڑائی کے واسطے ہوئی تہی -

۱۲۷ - اصحاب رسول اللہ کی ہجرت کی ابتدا مدینہ کو

پہر نبی صلعم نے اپنے اصحاب کو مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کے لئے حکم دیا اور اونہون نے ہجرت شروع کر دی - سب سے

اول ان مین ابو سلمہ بن عبد الاسد گیا۔ یہ اس بیعت سے ایک سال پہلے ہی چلا گیا تھا
پھر اوس کے بعد عامر بن ربیعہ حلیف بنی عدی نے اپنی بی بی لیلی بنت ابی حثمہ کے
ساتھ ہجرت کی۔ پھر عبد اللہ بن جحش اور اوس کا بھائی ابو احمد اور اوس کا جمیع کنبہ ہجرت کر گیا
اور اون کے گھر مین قفل پڑ گیا۔ اس کے بعد علی التواتر صحابہ مدینہ کو یکے بعد دیگرے
چلدئے۔ اور عمر بن الخطاب اور عباس بن ابی ربیعہ بھی چلے گیے۔ اور بنی عمرو بن عوف
مین جا کر قیام پذیر ہوئے۔
جب یہ عباس مدینہ چلا گیا۔ تو ابوجہل بن ہشام اور حارث بن ہشام اوس کے پاس مدینہ
کو گئے۔ وہ ان کی مان کا بیٹا تھا۔ اونھون نے جا کر اوس سے کہا۔ کہ تیری مان نے
نذر مانی ہے۔ کہ جب تک تو اوس کے پاس نہ جائیگا تب تک نہ تو وہ سایہ مین بیٹھے گی
اور نہ بالون مین کنگھی کرے گی۔ اس سے عباس کا دل نرم پڑ گیا۔ اور مکہ کو لوٹ آیا۔ لیکن
اور صحابہ برابر ایک ایک دو دو ہجرت کرتے چلے گئے اور جب تک رسول اللہ صلعم
نے ہجرت نہ کی اوس وقت تک برابر ہجرت جاری رہی۔

ہجرت نبی صلعم

۱۲۸۔ عمائد قریش کا دار الندوہ مین آ کر رسول اللہ کے قتل کا مشورہ کرنا

جب رسول اللہ کے اصحاب یکے بعد دیگرے ہجرت کرنے لگے۔ تو آپ اس انتظار مین مکہ ہی مین ٹھیرے
رہے کہ آپ کے واسطے جناب باری سے کیا حکم ہوتا ہے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت
علی بن ابی طالب اور حضرت ابو بکر الصدیق بھی مکہ ہی مین قیام پذیر رہے۔
جب قریش نے دیکھا۔ کہ اصحاب ہجرت کئے جاتے ہین۔ تو اونھین اندیشہ ہوا کہ کھین

رسول اللہ بھی نہ چلے جائین۔ اس لیے وہ سب دارالندوہ مین جو قصی بن کلاب کا مکان
تھا مجتمع ہوئے۔ اور وہان مشورہ کرنے لگے۔ ان مین ابلیس بھی ایک شیخ کی صورت
بنا کر داخل ہوا۔ اور کہنے لگا۔ مین نجد کا رہنے والا ہون۔ تمہارا حال مین نے وہان
سنا تھا اسواسطے تمہارے پاس آیا۔ ممکن ہے کہ مین بھی کوئی صلاح دون
اس مجلس مین جو لوگ جمع تھے اون کے نام یہ ہین۔ عتبہ شیبہ ابوسفیان۔
طعیمہ بن عدی جبیب بن مطعم حارث بن عامر نضر بن الحارث ابوالبختری بن ہشام
ربیعہ بن الاسود حکیم بن خزام ابوجہل نبیہ منبہ حجاج کے بیٹے امیہ بن خلف وغیرہ
پھر انہون نے ایک دوسرے سے کہا۔ کہ اس شخص کا معاملہ جو ہے وہ تمہین معلوم ہے
ہمین اوس سے یہ اندیشہ ہوگیا ہے۔ کہ وہ اپنے متبعین کو لیکر کبھی ہم کو کچھ نقصان نہ
پہونچا ئے۔ اسواسطے اس کی کوئی تدبیر کرنا چاہیئے۔ کسی نے کہا کہ اوسے قید کر دو
اور زنجیرین ڈالکر اوسے ایک مکان مین بند کر دو۔ اور پھر اوسی (موت) کا انتظار کرو
جو پہلے زمانہ مین شاعرون کا کام تمام کر دیا کرتی تھی۔ نجدی نے کہا یہ رائے تو ٹھیک
نہین ہے اگر ہم نے اوسے قید کر دیا۔ تو دروازہ کے پیچھے ہی سے اوسکے اصحاب
کو اسکی خبر پہونچ جائے گی۔ اور وہ تم پر چڑھ کر آئین گے اور اوسے چھٹا کر لیجائین گے
دوسرے نے کہا۔ کہ اسے نکالدینا چاہیئے۔ ہمارے شہر سے جب وہ چلا گیا
تو ہمین کچھ پروا نہین کہین چلا جائے۔ ہمارا پیچھا چھوٹ جائیگا۔ نجدی نے کہا۔ یہ بھی
مناسب نہین ہے۔ تم اوس کے حسن بیان اور حلاوت منطق کو نہین پہچانتے۔ اگر تم
نے اوسے نکالدیا۔ تو وہ کسی نہ کسی عرب کے قبیلہ مین چلا جائیگا۔ اور اپنی شیرین
گفتاری سے اون پر غالب آجائے گا۔ پھر تمہاری طرف آئیگا۔ اور تمہین پائمال کر کے

تمہارا سب کچھ چہین سے گا۔

اس پر ابوجہل نے کہا۔ میری راے مین یہ سب سے بہتر ہے۔ کہ ہر قبیلہ سے ہم ایک آدمی لین جو نسب کا شریف ہو۔ اور اون مین سے ہر ایک کو الگ الگ تلوار دین پہر وہ سب اس شخص کے پاس جائین۔ اور اکہٹے ہوکر یکبارگی اوس پر تلوارین چلائین اور مار ڈالین۔ اگر ایسا کیا جائے گا۔ تو اوس کا خون تمام قبائل کے ذمہ ہو جائے گا اور بنی عبد مناف کو ان سب قبائل سے لڑنے کی طاقت نہ رہے گی اس واسطے وہ ہم سے دیت پر راضی ہو جائین گے۔ نجدی نے کہا۔ ہان یہ راے بہت ہی اچہی ہے پہر اس کے بعد مجلس برخاست ہوگئی۔ اور سب نے اس راے سے اتفاق کرلیا۔

۱۲۹۔ رسول اللہ کی ہجرت کی روایت اور اعتقادی باتین۔

پہر اس کی رسول اللہ صلعم کو بہی خبر لگ گئی یعنی جبریل آپ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ آج آپ اپنے بستر پر نہ سوئے پہر جب شام ہوئی تو قریش رسول اللہ کے دروازہ پر جمع ہوئے۔ اور یہ انتظار کرنے لگے۔ کہ کب آپ خوابگاہ مین آرام کرین۔ اور وہ آپ پر وعدہ کے بموجب حملہ کرین۔ جب رسول اللہ صلعم نے یہ دیکہا۔ تو حضرت علی بن ابی طالب سے یہ فرمایا کہ تم میرے فرش پر سوار ہو۔ اور میری سبز چادر اوڑہ لو۔ اوس کو اوڑہ کر سونے سے تمہین کچہ رنج نہ پہونچے گا۔ اور اونہین حکم دیا۔ کہ ہمارے جانے کے بعد جو جو چیزین یہ تمہین دیجاتی ہین۔ یہ جن جن لوگون کی امانت ہے اونہین دیدینا۔ اور اسی طرح کی جو مناسب باتین تہین اون کے ہدایت کردی۔

پہر رسول اللہ صلعم نکلے۔ اور ایک مشت خاک لیکر اون کے سر پر ڈالی۔ اور یہ آیت پڑہی

یٰسۗ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ

لتنذر قوما ما انذر اباؤهم فهم غافلون ۔ لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یومنون ۔ انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون ۔ وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون ۔ (قرآن کی قسم جس مین سراسر دانائی کی باتین ہین۔ کہ محمد بے شک تم رسولون مین سے ہو۔ اور سیدھے راستہ پر ہو۔ یہ قرآن خدا سے زبردست اور رحیم نے اُتارا ہے۔ تاکہ تم اوس کے ذریعے سے ایسے لوگون کو عذاب سے ڈراؤ جنکے باپ دادے نہین ڈرائے گئے۔ اور اس وجہ سے وہ غافل ہین - ان مین اکثر پر تو فرمودۂ خدا پورا ہو جائے گا یہ کسی طرح ماننے والے نہین۔ ہم نے اون کی گردنون مین بہاری بہاری طوق ڈالدئے ہین۔ جن مین وہ ٹھوڑیون تک پہنس گئے ہین اور اون کے سر جکڑ گئے ہین۔ اور ہم نے ایک دیوار توان کے آگے بنائی۔ اور ایک دیوار اُن کے پیچھے۔ اور اوپر سے اون کو ڈہانک دیا ہے۔ جس سے یہ دیکھہ نہین سکتے) پہر رسول اللہ چلدے اور کسی نے آپ کو نہ دیکھا۔

پہر کوئی شخص قریش کے پاس آیا۔ اور کہا کس کے انتظار مین کہڑے ہو۔ بولے محمد کے انتظار مین کہڑے ہین۔ کہا تمہین خدا غارت کرے۔ وہ سامنے سے گیا۔ اور جتنے تم ہو تمہارے سب کے سرون پر خاک ڈال گیا۔ اور اپنی منزل مقصود کو روانہ ہوا۔ جب سر پر اونہون نے ہاتہہ ڈالکر دیکھا تو سب کے سرون پر خاک تہی۔

(غرض یہ تو اعتقادی بات تہی) وہ رات بہر دیکھتے رہے۔ حضرت علی کو سوتا ہوا دیکھتے تہے۔ جن پر رسول اللہ صلعم کی چادر پڑی تھی اور وہ آپس مین کہتے تہے کہ محمد سو رہا ہے اسی انتظار مین اونہین تمام رات گزر گئی۔ اور صبح کو حضرت علی بستر پر سے اُٹھے تو اونہین معلوم ہوا کہ محمد نہین بلکہ علی ہین۔ چنانچہ یہ آیت اس باب مین نازل ہوئی ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (اور اے پیغمبر یاد کرو وہ وقت جب کافر لوگ تم پر دانو چلانا چاہتے تھے کہ تم کو گرفتار کر رکھین یا تم کو مار ڈالین یا تم کو شہر بدر کر دین - اوس وقت کافر تو اپنا دانو کر رہے تھے اور اللہ اپنا دانو کر رہا تھا - اور اللہ سب داانو کرنے والون سے بہتر دانو کرنے والا ہے -)

پھر اونھون نے حضرت علی سے پوچھا کہ نبی صلعم کہان گئے - اونھون نے کہا مجھے کچھ نہین معلوم - تم نے اونھین نکل جانے کے لیے کہا تھا وہ نکل گئے - اس پر اونھون نے حضرت علی کو سخت پکڑا اور پکڑ کر مسجد کو لے گیے - اور کچھ دیر تک پکڑے رکھا پھر چھوڑ دیا اور اس طرح اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دشمنون سے بچا دیا - اور آپ کو ہجرت کا حکم دیا - پھر حضرت علی نے نبی صلعم کی امانتین لین اور جس طرح آپ حکم دے گئے تھے اوس کی تعمیل کی -

۱۳۰ - رسول اللہ کا حضرت ابو بکر کو ساتھ لیکر ہجرت کرنا اور غار ثور مین تین روز چھپکر مدینہ کو روانہ ہونا بی بی عایشہ فرماتی ہین - کہ رسول اللہ صبح یا شام ایک مرتبہ ہر روز حضرت ابو بکر کے مکان پر تشریف لایا کرتے تھے - لیکن جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا - تو آپ ہمارے یہان دوپہر مین آئے - حضرت ابو بکر یہ خلاف عادت آپ کے تشریف لانے کو دیکھ کر بولے - کہ اس وقت جو آپ تشریف لائے تو کوئی بات پیدا ہوئی ہے - جب اندر آئے - اور چوکی پر بیٹھے تو فرمایا - کہ اگر یہان کوئی غیر ہو تو اوسے باہر نکالدو - حضرت ابو بکر نے عرض کیا - یا رسول اللہ میری دو بیٹیان ہین - کیا ہے فرمائیے - آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ یہان سے نکل جاؤ - حضرت ابو بکر نے عرض کیا - کہ مین ہی ساتھ چلون - فرمایا - کہ چلو اس کی حضرت ابو بکر کو اس قدر خوشی ہوئی - کہ فرحت

کے مارے رو پڑے - اور عبداللہ بن اریقط کو جو بنی الدیل بن بکر سے تہا اور مشرک تہا
اجرت پر لیا کہ وہ اون کو راستہ بتائے -

رسول اللہ کے نکلنے کا حال بجز حضرت ابوبکر اور آل ابی بکر کے اور کسی کو معلوم نہین تہا
ان مین سے حضرت علی کو تو رسول اللہ نے حکم دیا تہا کہ وہ مکہ ہی مین رہ جائین - اور جو
ودائع اون کو آپ نے دے دی تہین اونہین جن جن کے ہین اون کے حوالہ کر دین
بعد ازان آپ کے پاس چلے آئین -

اور آپ حضرت ابوبکر کے مکان مین جو پیچہے کہڑکی تہی اوس سے نکل کر چلے تہے - تاکہ
کسی کو خبر نہ ہو - پہر وہ دونو صاحب ثور پہاڑ کے غار مین گیے اور اوسمین جا کر گہس گئے -
حضرت ابوبکر اپنے بیٹے عبداللہ کو حکم دے گئے تہے - کہ مکہ مین جو جو واقعات آپ کے پیچہے ہون وہ دن
مین سنتا رہے اور رات مین آپ کے پاس غار مین آکر سب سنا دیا کرے - اور عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکر
کا مولی تہا یہ کہدیا تہا کہ دن مین وہ بکریان چرایا کرے اور رات کو بکریان اون کے پاس لے آیا کرے - اسیطرح
اسما بنت ابی بکر بہی شام کے وقت غار پر دونون صاحبون کیواسطے کہانا لیجایا کرتی تہین - اسی طرح دونو غار
مین تین روز رہے - اوہر قریش نے یہ اشتہار دیدیا تہا - کہ جو کوئی محمد کو پکڑ لائے اوسے سو اونٹ دین گے
اوہر جب عبداللہ بن ابی بکر صبح کے وقت آپکے پاس سے لوٹتے تو عامر پیچہے پیچہے اون کے
اپنی بکریان لے جاتا اور اوس سے عبداللہ کے پیرون کے نشان مٹ جاتے تہے -

جب تین روز گزر گئے - اور لوگ چپ چاپ ہو گیے - تو اون کے پاس اون کا راہبر
آیا - اور دو اونٹ لایا - ایک اوس سے رسول اللہ صلعم نے قیمت دیکر لے لیا اور اوس
پر سوار ہو گئے - اور آپ کے واسطے اسما بنت ابی بکر توشہ لائین - لیکن تسمہ بہول آئین
جس سے اوسے باندہ کر لٹکاتے ہین - اس واسطے اونہون نے اپنا کمر بند کہولا - اور اوسے

توشے کو باندہا۔ اور اون کے کمربند سے باندہ کر توشہ لٹکایا گیا۔ اسی وجہ سے اسمار کو ذات النطاقین (دو کمربند والی) سے کہتے ہین۔

پہر دونو سوار ہوکر چلدیے۔ اور حضرت ابوبکر نے اپنے مولی عامر بن فہیرہ کو اپنے پیچہے بٹھا لیا کہ راستہ مین خدمت کرتا جائے اسی طرح تمام رات چلے اور صبح سے ظہر تک برابر چلے گیے وہان اونہون نے ایک پتہر کی چٹان دیکھی جو بہت لنبی تہی۔ اوس کے قریب مین حضرت ابوبکر نے ایک جگہہ ہموار کی۔ کہ رسول اللہ صلعم کچھ دیر وہان قیلولہ کرلین۔ اور اوس کے سایہ مین ذرا آرام لےلین وہان رسول اللہ نے تہوڑا آرام کیا اور سو رہے۔ اور حضرت ابوبکر آپ کی نگہبانی کرتے رہے۔ پہر جب آفتاب ڈہل گیا تو اپنی منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔

۱۳۱ - قریش کا رسول اللہ کی گرفتاری کے لیے اشتہار اور سراقہ کا آپ کے پاس پہونچکر لوٹنا - قریش نے یہ اشتہار دیا تہا۔ کہ جو کوئی نبی صلعم کو پکڑکر لائے گا اوسے انعام دین گے اسواسطے ایک شخص سراقہ بن مالک بن جعشم المدلجی آپ کی جستجو مین روانہ ہوا۔ اور جہان زمین سخت آگئی تہی یعنی ریت نہ تہا وہان آپ کو جالیا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یارسول اللہ پکڑنے والے آپہونچے۔ آپ نے فرمایا کچہہ اندیشہ نہین اللہ ہمارے ساتہہ ہے۔

اور رسول اللہ نے سراقہ پر بددعا کی۔ اوس کا گہوڑا پیٹ تک زمین مین دہس گیا۔ اور اوسکے نیچے سے کچہہ دہوان سا نکلا سراقہ نے عرض کیا کہ محمد دعا کرو۔ کہ مجھے اللہ اس بلا سے بچادے اور مین جو لوگ آپ کی تلاش مین آرہے ہین اونہین لوٹادون گا آپ نے اوس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ چہوٹ گیا۔ مگر اوس نے پہر بہی پیچہا کیا۔ پہر جناب رسالت مآب نے اوس کے حق مین بددعا کی۔ اور گہوڑے کے پیر زمین مین پہلے سے بہی زیادہ گہس گیے۔ سراقہ نے

کہا۔ محمد مین جان گیا۔ کہ یہ آپ کی ہی دعا سے ہے اب دعا کیجئے مین اس امر کا ذمہ لیتا ہون۔ کہ آپ کے متلاشیون کو واپس کر دون گا۔ رسول اللہ نے دعا کی۔ اور وہ چھوٹ گیا پھر نبی صلعم کے نزدیک آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ترکش مین سے تیر لے لیجئے۔ اور فلان مقام پر میرے اونٹ ہین اون مین سے جتنے چاہئین اونٹ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے تیرے اونٹون کی حاجت نہین ہے پھر جب وہ لوٹنے لگا تو (اس اعتقادی کہانی کے سوا آپ نے اوس سے یہ) فرمایا۔ کہ سراقہ اگر تجھے کسریٰ کے کنگن مل جائین تو تو خوش ہوگا یا نہین۔ کہا کیا کسریٰ ابن ہرمز کے۔ آپ نے فرمایا ہان۔ یہ سنکر (اوس نے کہا ہان خوش ہون گا) اور لوٹ گیا۔ پھر جو کوئی راستہ مین ملا اوس سے اوس نے کہدیا کہ ادہر تو مین دیکھہ آیا اب تمہاری کوئی ضرورت نہین ہے اور سب کو پھیر دیا۔

۱۳۲۔ کفار کا حضرت ابوبکر کے گہر آکر اون کے گہر والون کو ستانا۔ بی بی اسما بنت ابی بکر کہتی ہین۔ کہ جب رسول اللہ صلعم ہجرت کر گئے۔ تو کچھ لوگ قریش کے ہمارے یہان آئے۔ جن مین ابوجہل بھی تھا۔ اور آکر حضرت ابوبکر کے دروازہ پر کہڑے ہوئے اور پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے۔ مین نے کہا مجھے نہین معلوم۔ ابوجہل نے ہاتھ اوٹھا کر میرے گال پر ایک ایسا زور سے طمانچہ مارا کہ جس سے میرا اُبُندہ گر پڑا۔ وہ بڑا بدکار خبیث آدمی تہا۔ اور ہم سخت غمگین تھے۔ اور ہمین یہ نہین معلوم تہا۔ کہ رسول اللہ صلعم کہان گئے ہین۔ کہ اسی مین ایک جن مکہ کے اسفل کی طرف سے آیا۔ لوگ اوس کے پیچھے پیچھے چلتے اور آواز سنتے جاتے تھے۔ مگر وہ نظر نہ آتا تہا وہ یہ کہتا تہا ؎

رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدِ	جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ

اللہ تعالیٰ جو مخلوق کا پروردگار ہے اون دونون رفیقون کو جزائے خیر عطا فرمائے جو خیمۂ ام معبد مین جا کر اترے تھے

ہُمَا نَزَلَا بِالْہُدٰی وَاغْتَدَتْ بِہٖ	فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسٰی رَفِیْقَ مُحَمَّدِ
وہ دونو ہری مقام مین ٹہیرے اور وہان صبح کو پہونچے در واقع مین جو شخص محمد کا رفیق ہوا - اوسکو فلاحیت نصیب ہوگئی	
فَیَا لَقُصَیٍّ مَا زَوَی اللّٰہُ عَنْکُمُ	بِہٖ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَارٰی وَسُؤْدَدِ
اے بنی قصی اوس رسول کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے تم مین وہ افعال اور سیادت برقرار رکھی ہی جسکا نظیر نہین ہی	
لِیَہْنِ بَنِیْ کَعْبٍ مَکَانُ فَتَاتِہِمْ	وَمَقْعَدُہَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِمَرْصَدِ
اے بنی کعب تمہاری (ام معبد سی) نوجوان عورتون کا مکان اور نشست گاہ یا بنگلہ مبارک ہو جو مومنین کر رستہ مین واقع ہی	

بی بی اسما کہتی ہین - کہ جب ہم نے یہ آواز سنی تو ہم جان گئے کہ آپ کا رخ مدینہ کی طرف تہا - اوسی طرف گئے ہون گے -

۱۳۳ - رسول اللہ اور ابوبکر کا قبا مین با امن وامان جا کر داخل ہونا -

پہر آپ کے رہبر نے آپ کو قبا مین جا کر پہونچا دیا - اور رسول اللہ صلعم بارہوین ربیع الاول کو بروز دوشنبہ عین اعتدال شمس کے قریب بنی عمرو بن عوف کے یہان جا کر اُترے - اور رسول اللہ صلعم کلثوم بن الہدم کے یہان ٹہیرے جو بنی عمرو بن عوف مین سے تہا - بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے - کہ خیثمہ کے یہان ٹہیرے تہے - جو ایک مجرد آدمی تہا - اور اوس کے مکان مین رسول اللہ کے وہ اصحاب ٹہیرتے تہے جو مجرد ہوتے تہے - اور اسی لیے اوس کے مکان کو بیت العزاب (مجردون کا گہر) کہنے لگے تہے - واللہ اعلم -
اور حضرت ابوبکر خبیب بن اساف کے یہان سنخ مین مقیم ہوئے - ان کی نسبت بہی بعض نے کہا ہے - کہ وہ خارجہ بن زید کے یہان ٹہیرے تہے جو بنی حارث بن الخزرج مین سے تہا -

۱۳۴ - حضرت علی کی ہجرت مدینہ کو اور سہل بن حنیف -

اب حضرت علی کا حال سنئے - جب وہ اون امورسے فارغ ہوئے جس کے کرنے کا رسول اللہ صلعم نے اونہین

حکم دیا تھا۔ تو اونھون نے بھی مدینہ کو ہجرت کی۔ اس سفر مین اون کا یہ قاعدہ تھا
کہ رات کو چلتے اور دن کو کہین چھپ رہتے تھے۔ اسیطرح رفتہ رفتہ مدینہ
پہونچے۔ مگر سفر کی ماندگی سے پیرون کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے نبی صلعم
نے جب سنا۔ کہ علی آئے ہین تو فرمایا کہ اونھین میرے پاس بلاؤ۔ لوگون
نے کہا کہ اون مین چلنے کی مطلق طاقت نہین ہے اس لیے خود نبی صلعم
اون کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور اونھین سینہ سے چپٹایا۔ اور اون کے
پیرون کا ورم دیکھکر آبدیدہ ہو گیے پھر اپنے ہاتھون کو لب لگایا۔ اور اون
کے پیرون پر ملدیا۔ اس کے بعد حضرت علی اپنے قتل تک پیرون کی طرف
سے پھر کبھی درماندہ نہین ہوئے۔

حضرت علی مدینہ مین ایک ایسی عورت کے پاس جاکر ٹہیرے تھے جس کا شوہر نہ تھا
وہان اونھون نے دیکھا۔ کہ اوسکے پاس ایک آدمی ہر روز شب کو آیا کرتا ہے۔ اور کچھ دے
جایا کرتا ہے۔ اس سے حضرت علی کو اوس کے چال چلن کی نسبت شبہ پیدا ہوا اوس
عورت سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ یہ سہل بن حنیف ہے وہ جانتا ہے
کہ مین بیوہ ہون۔ میرا شوہر نہین ہے اس واسطے وہ اپنی قوم کے بت توڑتا ہے۔ اور میرے
لئے اٹھا کر لاتا ہے اور کہتا ہے۔ اس کا توایندھن کر لے۔ (یہ بت لکڑی کے بنے ہوئے
ہون گے) جب سہل بن حنیف مر گئے۔ تو حضرت علی اس بات کا اون کی خوبیون مین
ذکر کیا کرتے تھے۔

۱۳۵ - مسجد قبا اور اول جمعہ اور دوشنبہ مین رسول اللہ کے کام۔

اور رسول اللہ صلعم قبا مین دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ
پنجشنبہ کے دن رہے اور وہان ایک مسجد کی

بنیاد ڈالی۔ پہر جمعہ کے روز وہان سے نکلے۔ بعض لوگون نے یہ بیان کیا ہے کہ اس سے کچھ زیادہ دنون تک وہان رہے تہے۔ واللہ اعلم۔

پہر رسول اللہ صلعم کو جمعہ کی نماز کا وقت بنی سالم بن عوف مین آگیا۔ وہان آپ نے اوس مسجد مین نماز پڑہی جو بطن وادی مین ہے۔ یہی اول جمعہ تہا جسکی نماز مدینہ مین ہوئی ہے۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم دوشنبہ کو پیدا ہوئے۔ اور دوشنبہ کو ہی نبی ہوئے اور دوشنبہ کو حجر اسود اوٹہا کر رکہا اور دوشنبہ ہی کو ہجرت فرمائی۔ اور دوشنبہی کو وفات پائی

۱۳۶۔ رسول اللہ کا قیام مکہ مین نزول وحی کے بعد اس امر مین علما کا اختلاف ہے۔ کہ نزول وحی کے بعد رسول اللہ مکہ مین کہان رہا کرتے تہے۔ ابو سلمہ نے انس اور عباس سے روایت کی ہے۔ اور بی بی عایشہ بہی کہتی ہین۔ کہ آپ مکہ مین بعد وحی دس سال رہے اور ایسے ہی تابعین مین سے ابن المسیب اور حسن اور عمرو بن دینار نے بہی بیان کیا ہے اور بعض نے تیرہ برس بعد وحی کے آپ کا قیام مکہ مین تبلایا ہے۔ یہ روایت ابو حمزہ اور عکرمہ کی ہے جو اونہون نے ابن عباس سے سنا ہے۔ شاید اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ آپ کا قیام دس سال بتاتے ہین وہ اظہار دعوت کے بعد بتاتے ہین۔ اور اس کی تائید صرمتہ بن ابی انس الانصاری کے قول سے بہی ہوتی ہے جو کہتا ہے۔

ثَوٰی فی قریش بِضع عَشرَۃَ حِجَّۃً	یُذَکِّرُ لَو یَلقٰی صِدِیقًا مواتیا

رسول اللہ قریش مین دس سال سے کچہ اوپر قیام پذیر رہے۔ اور اونمین اللہ تعالیٰ کی اوامر و نواہی کا ذکر کرتی رہے کہ کوئی دوست ایکو ملجا[ئے]

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ تیرہ برس مکہ مین رہے۔ کیونکہ اوس نے دس سال سے قیام زائد بتایا ہے۔ اگر پندرہ برس قیام ہوتا تو وہ بجائے بِضعَ عشرہ کے خمس عشرہ کہتا اور اوس سے وزن شعر درست ہو جاتا۔ اور اسی طرح سولہ سترہ سال ہوتے جب بہی

ست عشرہ او سبع عشرہ کہنے سے وزن ٹھیک ہوجاتا ۔ چونکہ ثلاثہ عشرہ (تیرہ برس) کہنے سے وزن درست نہین ہوتا تھا ۔ اس واسطے بضع عشرہ (دش سے کچھ اوپر) شعر مین بیان کیا ۔ اور جن لوگون نے اونّس سال سے آپ کا قیام مکہ مین زائد بیان کیا ہے اونہون نے تیرہ اور پندرہ سال بیان کیا ہی ۔ اس کے سوا اور کوئی روایت نہین ہے ۔ ہان البتہ ایک نہایت عجیب قول قتادہ سے مروی ہے اوس نے کہا ہے کہ نبی صلعم پر مکہ مین آٹھہ برس قرآن شریف نازل ہوا ۔ مگر اس قول کی کسی دوسرے شخص نے تائید نہین کی ۔

واقعات سنہ اوّل ہجرت نبوی

۱۲۷ ۔ آپ کا مدینہ پہونچکر اپنی مسجد اور اپنا مکان بنوانا اور مسجد قبا

ان مین سے ایک تو یہ ہے ۔ کہ آپ جس روز قبا سے تشریف لائے ۔ اور بنی سالم مین آئے تو اوس روز آپ نے جمعہ کی نماز وہان کے بطن وادی مین پڑہی ۔ یہی جمعہ ہے ۔ جس کی نماز رسول اللہ صلعم نے اسلام مین سب سے اول پڑہی اور اسی روز سب سے اوّل خطبہ کیا ہے ۔ اس وقت مدینہ کے ارادہ سے مقام قبا سے روانہ ہوئے تھے ۔

پہر آپ ناقہ پر سوار ہوئے اور اوس کی نکیل ڈہیلی چہوڑدی ۔ کہ وہ اپنی مرضی سے جدہر چاہیے چلی جائے ۔ وہ جس دروازہ پر انصار کے ہوکر گزرتی تھی لوگ التجا کرتے تھے ۔ یا رسول اللہ یہان اُترئے ۔ ہم بڑی جماعت اور ہتیارون سے آپ کی حمایت کو موجود ہین ۔ آپ فرماتے تھے کہ ناقہ کو چہوڑ دو ۔ اوسے خدا کا حکم پہونچ چکا ہے ۔ اپنی جگہہ وہ جاکر ٹہیرے گی ۔ آخرکار رفتہ رفتہ وہ اوس جگہہ پہونچی جہان اس

وقت آپ کی مسجد ہے۔ وہان وہ مسجد کے دروازہ پر بیٹھی۔ جو اس وقت اونھون کے رہنے کی جگہہ تھی۔ اور دو یتیم لڑکون کی ملک تھی۔ یہ لڑکے معاذ بن عفرا کی نگرانی مین پرورش پاتے تھے۔ اور ان کے نام سہل اور سہیل تھے۔ اور قبیلہ نجار سے تھے جب اونٹنی بیٹھہ گئی تو ابھی آپ اُترے نہ تھے۔ کہ پھر اُٹھہ کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چلی گئی۔ رسول اللہ صلعم اوس کی نکیل ڈالے ہوئے تھے۔ کھینچتے نہ تھے اس مین ناقہ نے پھر منہ پھیرا۔ اور اوسی جگہہ آگئی جہان پہلے بیٹھی تھی۔ اور وہین بیٹھہ گئی۔ اور اپنی گردن نیچی کردی۔ تب رسول اللہ صلعم اوس سے اُتر پڑے۔ اور ابو ایوب انصاری نے آپ کا اسباب سفر اُٹھا لیا۔

پھر رسول اللہ نے پوچھا۔ کہ یہ مِرْبَد (جہان اونٹ باندہے جاتے تھے) کس کا ہے۔ معاذ بن عفرا نے کہا۔ کہ یہ دو یتیم بچون کا ہے۔ مین اونھین قیمت دیکر راضی کرلون گا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ یہان مسجد بنائی جائے۔ جب تک کہ وہ مسجد تیار نہ ہوئی اور آپ کا مکان نہ بنا اوس وقت تک رسول اللہ ابو ایوب کے پاس رہے۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسجد کا مقام بنی نجار کا تھا۔ اور اوسمین کھجور کے درخت تھے اور کھیتی بھی ہوتی تھی۔ اور مشرکین کی قبرین بھی وہان بنی ہوئی تھین رسول اللہ نے فرمایا کہ اوسے میرے لیے مول لے لین۔ اونھون نے کہا۔ کہ ہم قیمت نہین لین گے بلکہ اللہ کے واسطے دین گے۔ اس پر رسول اللہ نے حکم دیا۔ اور وہان مسجد بنائی گئی اس سے پہلے جہان نماز کا وقت آجاتا وہان نماز پڑھہ لیا کرتے تھے۔ اس مسجد کو آپ نے اور مہاجرین انصار نے بنایا تھا۔ اور یہی قول صحیح ہے۔ اور اسی سال مین قبا کی مسجد بھی بنی ہے۔

۱۳۸ - بعض لوگون کی پیدایش وفات اور ہجرت اور نکاح بی بی عائشہ اور نماز عصر -	اسی سال مین کلثوم بن الہدم نے وفات پائی اور اس کے بعد اسعد بن زرارہ بہی مرگیا یہ بنی نجار

کا نقیب تہا - اس کے مرنے کے بعد بنی نجار اکٹھے ہو کر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے کہ کسی کو اون کا نقیب مقرر کردین - آپنے فرمایا - کہ تم میرے بہائی ہو - مین ہی تمہارا نقیب ہون - اوس سے اون کو ایک فضیلت حاصل ہوگئی -

اسی سال ابو احیحہ طائف مین اور ولید بن المغیرہ اور عاص بن وائل السہمی مکہ مین اپنے شرک پر مرے -

اسی سال جب رسول اللہ مدینہ مین آئے تو اوس سے آٹہہ مہینے بعد اور بعض کہتے ہین سات مہینے بعد ذیقعدہ مین اور ایک روایت مین ہے کہ شوال مین آپ نے بی بی عائشہ سے مباشرت کی - اون سے آپ کا نکاح بی بی خدیجہ کی وفات کے بعد ہجرت سے تین سال پیشتر ہو چکا تہا اوس وقت عائشہ چہہ سال کی اور بعض کہتے ہین کہ سات سال کی تہین

اسی سال مین سودہ بنت زمعہ رسول اللہ صلعم کی بی بی نے اور آپ کی بیٹون نے بی بی زینب کے سوا مدینہ کو ہجرت کی - اور حضرت ابو بکر کے عیال بہی ہجرت کر آئے - اور اون کے ساتہہ عبد اللہ اور طلحہ بن عبید اللہ بہی آئے -

اور اسی سال جب آپکو مدینہ تشریف لائے دو مہینے گزر گیے تہے - تو عصر کی نماز مین دو رکعتین زیادہ ہوئین اور اسی سال عبد اللہ ابن الزبیر اور بعض کہتے ہین کہ دوسرے سال شوال مین پیدا ہوئے - جو مہاجرین مین سب سے اول مدینہ مین پیدا ہوئے تہے - اور اسی سال نعمان بن بشیر بہی پیدا ہوا تہا - جو انصار مین ہجرت کے بعد سب سے اول پیدا ہوا ہے - اور کہتے ہین کہ مختار بن ابی عبید اور زیاد بن ابیہ بہی اسی سال پیدا ہوئے ہین

۱۳۹ - حمزہ اور عبیدہ اور سعد کو اور قریش سے چہیڑ چہاڑ	اسی سال ساتوین مہینے کے شروع مین

رسول اللہ نے اپنے چچا حمزہ کے لیے ایک لوا بنایا۔ (یعنی اونہین رسالدار کیا) یہ لوا ابیض تہا۔ اور اون کے ساتہہ تیس مہاجرین تہے۔ تاکہ وہ جا کر قریش کے قافلہ سے چہیڑ چہاڑ کرین وہان اون سے ابو جہل سے سامنا ہوا۔ اوسکے ساتہہ تین سو آدمی تہے مگر مجدی بن عمرو الجہنی اون کے درمیان آگیا۔ حضرت حمزہ کا لوا ابو مرثد اُٹہائے ہوئے تہا۔ یہی لوا ہے جو رسول اللہ نے سب سے اول کہڑا کیا ہے۔

اسی سال آپ نے عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب کا لوا بہی کہڑا کیا ہے۔ یہ بہی ابیض تھا اور مسطح بن اثاثہ علم بردار تھا۔ عبیدہ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور فریقین مین تیر اندازی ہوئی مگر شمشیر زنی کی نوبت نہین آئی۔ سعد بن ابی وقاص نے فی سبیل اللہ سب سے اول تیر چلایا تہا۔ مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان دو شخص مسلمان تہے۔ اور مکہ مین رہتے تہے وہ بہی مشرکین کے ساتہہ مکہ سے آئے تہے۔ کہ اس بہانہ سے نکلکر مدینہ مین چلے جائین جس وقت مسلمانون کا اون سے مقابلہ ہوا تو وہ دونو اون سے جدا ہوکر مسلمانون مین آملے۔ بعض کہتے ہین کہ عبیدہ کا سب سے اول لوا ہے جو رسول اللہ نے کہڑا کیا ہے مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ اون کے عقد کا زمانہ بہت قریب قریب ہے اس سے اشتباہ ہوگیا ہے۔ مشرکین کا سردار اس وقت ابوسفیان بن حرب تہا۔ اور بعض کہتے ہین مکرز بن حفص بن الاخیف اور ایک روایت مین ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل تھا۔

اسی سال مین حضرت نے سعد بن ابی وقاص کا لوا بہی کہڑا کیا۔ اور اوسے ابوا کی طرف بہیجا اس لوا کا اُٹہانے والا مقداد بن الاسود تہا۔ اور یہ لوگ ذیقعدہ مین گئے تہے۔ اور سعد کے ساتہہ سب مہاجرین تہے۔ کوئی انصار نہ تھا۔ مگر لڑائی نہین ہوئی۔

۱۴۰ غزوات کی تاریخ مین اختلاف اور غزوہ الابوا واقدی نے ان تمام سریون کو ہجرت کے سن

اول مین بیان کیا ہے۔ مگر ابن اسحق نے دوسرے سال مین لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ رسول اللہ صلعم جب
مدینہ آئے تہے تو اوس سے بارہوین مہینے کے شروع مین آپ غزا کے لیے نکلے۔
اور مدینہ پر سعد بن عبادہ کو خلیفہ کیا۔ اور آپ اوس سے نکلکر ودّان تک پہونچے۔ کہ
قریش اور بنی ضمرہ سے جو کنانہ مین سے تہے کچہ چہیڑ چہاڑ کرین۔ اسی کو غزوۃ الابوا کہتے ہین
ودان اور ابوا مین چہہ میل کا فاصلہ ہے۔ بنی ضمرہ نے آپ سے صلح کرلی۔ اون کا رئیس
مخشّی بن عمرو تہا۔ پہر آپ مدینہ لوٹ گئے۔ اور کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ پہر اس غزوہ
کے بعد ابن اسحق نے عبیدہ بن الحارث کے غزوہ کا اور اوسکے بعد غزوہ حمزہ بن
عبد المطلب کا بیان کیا ہے۔

۱۴۱ - غزوہ بواط و غزوہ العشیرہ اور بوتراب کا لقب۔

اسی سال مین غزوہ بواط بہی ہوا ہے۔ رسول اللہ صلعم دو سو
اصحاب کو لیکر ربیع الآخر مین نکلے اور قریش پر چلے۔ اور بواطہ
تک پہونچے۔ جو رضوی کی طرف ہے۔ قریش کے قافلے مین امیہ بن خلف الجمحی ایک سو
آدمی کے ساتہہ تہا اور اوس کے ساتہہ دو ہزار پانچ سو اونٹ تہے۔ لیکن بغیر لڑائی لڑے
رسول اللہ لوٹ آئے۔ اس وقت آپ کا لوا سعد بن ابی وقاص اُٹہائے ہوئے تہے
اور مدینہ پر آپ اپنے پیچہے سعد بن معاذ کو خلیفہ کر گئے تہے۔
اسی سال مین آپ غزوہ العشیرہ کو بہی تشریف لے گیے ہین۔ جو ینبع کے پاس ہے۔ یہ جمادی
الاولی کے مہینے کا واقعہ ہے۔ اور قریش کی طرف آپ گئے تہے۔ وہ اس وقت شام کو
جاتے تہے۔ جب آپ عشیرہ مین پہونچے۔ تو بنی مدلج اور اون کے حلفا بنی ضمرہ نے
آپ سے صلح کرلی۔ اور آپ بغیر لڑائی بہڑائی لوٹ آئے۔ اس وقت مدینہ کی نگرانی کے
واسطے آپ ابو سلمہ بن عبد الاسد کو چہوڑ گئے تہے۔ لوا آپ کا حمزہ کے پاس تہا۔ بعض لوگ

کہتے ہین۔ کہ اسی غزوہ مین آپ نے حضرت علی کو ابوتراب کا لقب دیا ہے۔

۱۴۲۔ کرز کی تاخت مدینہ پر اور ابوقیس

اسی سال کرز بن جابر الفہری نے اطراف مدینہ پر تاخت کی۔ اور رسول اللہ صلعم اوس کے پیچھے نکلے۔ اور اوس وادی تک گئے جس کا نام سفوان ہے۔ اور جو بدر کی طرف ہے۔ مگر کرز نکل گیا۔ آپ کے ہاتھہ نہ آیا۔ آپ کا لوا اس وقت حضرت علی کے پاس تھا۔ اور مدینہ پر زید بن حارثہ کو خلیفہ کر گئے تھے (اسی غزوہ کو غزوۂ بدر اولی کہتے ہین۔)

اسی سال آپ نے سعد بن ابی وقاص کو آٹھہ آدمی دئے۔ اور دشمنون کی تاک جھانک کے لیے بھیجا۔ وہ جا کر لوٹ آیا اور کہین لڑائی نہ ہوئی۔

اسی سال ابوقیس بن الاسلت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ آپ نے اوس سے اسلام لانے کو کہا۔ اوس نے کہا چیز تو بڑی اچھی ہے۔ مگر اس معاملہ کو کچھ سوچون گا۔ اور لوٹ کر پھر آؤن گا۔ تو جواب دون گا۔ اسی مین اوسے عبداللہ بن ابی منافق ملا۔ اور کہا کیا تو خزرج کی لڑائی سے گھبرا گیا۔ اس واسطے ابوقیس نے کہا۔ مین ایک سال تک مسلمان نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اسی سال ذیقعدہ مین مر گیا۔

سنہ ۲ ہجری

۱۴۳۔ غزوۂ ابوا اور حضرت علی کا بی بی فاطمہ سے نکاح۔

ایک روایت مین ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم غزوہ ابوا کو اسی سال گئے ہین۔ جسے غزوہ ودّان بھی کہتے ہین ان دونو مقامون مین چھہ میل کا فرق ہے۔ اور اپنے پیچھے مدینہ پر سعد بن عبادہ کو چھوڑ گئے تھے۔ اور آپ کا لوا سپید رنگ کا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تھا جس کا ذکر

اوپر آچکا ہے۔

اسی سال کے مہینے صفر مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی فاطمہ کا حضرت علی سے نکاح کر دیا تھا۔

عبداللہ بن جحش کا سریہ

۱۴۴۔ ابو عبیدہ کے بجاے عبداللہ بن جحش کا دشمن کی تلاش مین جانا اور سب سے اول قریش کو لوٹنا اور سب سے اول خمس نکالنا۔

رسول اللہ صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم دیا کہ غزا کے لیے تیار ہون۔ اونھون نے اوّل تو تیاری کی۔ مگر جب چلنے کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ کے فراق سے رو پڑے اس واسطے آپ نے اون کے بجاے عبداللہ بن جحش کو جمادی الاخری مین غزا کو بھیجدیا۔ اور آٹھ مہاجرین اوس کے ساتھ کیے۔ ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ اوس کے ساتھ بارہ[۱۲] آدمی تھے۔ اور اوسے ایک نوشتہ دیا اور حکم دیا کہ اوسے اوس وقت تک نہ پڑھے جب تک کہ دو روز چلا نہ جاے دو منزل پر جا کر دیکھے۔ اور جو حکم اوسمین ہو اوس کی تعمیل کرے۔ مگر اپنے ساتھیون مین سے کسی کو مجبور نہ کرے۔ ہر ایک کو اپنا اختیار ہے عبداللہ نے ایسا ہی کیا۔ اور دو منزل پر جا کر نوشتہ کو پڑھا۔ لکھا تھا۔ کہ نخلہ مین جا کر ٹھیرے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ اور قریش کا وہان انتظار کرے۔ اور اون کا حال دریافت کرے۔ عبداللہ نے اس سے اپنے ساتھیون کو اطلاع دی۔ وہ سب اوسکے ساتھ چلے۔

سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کا ایک اونٹ تھا۔ وہ باری باری سے اوس پر چڑھتے تھے۔ یہ راستے مین گم ہو گیا۔ اس لیے یہ دونون اوس کی تلاش مین رہ گئے۔ مگر عبداللہ آگے بڑھ گیا۔ اور نخلہ مین جا کر قیام کیا۔ وہان قریش کے اونٹ آئے

اون پر الخبیر وغیرہ لدے ہوئے تہے۔ اور اون کے ساتہہ عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور اوس کا بہائی نوفل اور حکم بن کیسان تہے۔ اون پر عکاشہ بن محصن کی نظر پڑگئی (جس نے اپنے آپکو معتمر ظاہر کرنے کے لئے) اپنے بال منڈا دئے تہے۔

جب اونہون نے دیکہا۔ کہ قافلہ آگیا۔ تو بولے کہ یہ تحفہ آیا ہے سے لو کیا حرج ہے یہ دن ماہ رجب کا آخری دن تہا۔ واقد بن عبد اللہ التیمی نے عمرو بن الحضرمی کے تیر مارا اور اوس کو قتل کردیا۔ پہر عثمان اور حکم نے قید قبول کرلی۔ اور نوفل بہاگ گیا۔ اور جو مال واسباب اون کے ساتہہ تہا وہ مسلمانون نے سب لے لیا۔

عبد اللہ بن جحش نے اپنے اصحاب سے کہا۔ کہ اس غنیمت مین پانچوان حصہ رسول اللہ صلعم کا بہی ہے۔ اس وقت تک خمس فرض نہین ہوا تہا یہ سب سے اول غنیمت ہے جو مسلمانون کے ہاتہہ لگی تہی۔ اور یہی اول خمس ہے جو اسلام مین لیا گیا تہا۔

۱۴۵۔ ماہائے حرام مین لڑائی کی ممانعت اور یہودیون کا اول لڑائی سے فال نکالنا۔

پہر عبد اللہ بن جحش اور اوس کے ساتہی اونٹون کو اور قیدیون کو لیکر مدینہ آئے جب وہ مدینہ پہونچے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ مین نے ماہائے حرام مین تم سے قتال کے لیے نہین کہا تہا پہر جب اونٹ اور قیدی آپ کے سامنے آئے تو آپ حیران ہوگئے کہ کیا کرین۔ اور مسلمانون نے عبد اللہ اور اوس کے ساتہیون کو ملامت کی۔ اُدہر قریش بولے کہ محمد نے اور اوس کے اصحاب نے ماہ ہائے حرام کو بہی لڑائی کے لیئے حلال کردیا۔

ادہر یہود نے اس واقعہ سے رسول اللہ کی نسبت ایک فال نکالی۔ اور بولے عمرو بن الحضرمی کو واقد بن عبد اللہ بن عمرو نے قتل کیا ہے عمرو سے عمرت الحرب (جہان مین لڑائی پہیل گئی) اور حضرمی سے حضرت الحرب (ہر جگہہ لڑائی حاضر ہوگئی) اور واقد سے

وقدت الحرب (لڑائی مشتعل ہوگئی) نکلتا ہے۔

اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ

(اے پیغمبر لوگ تم سے پوچھتے ہین۔ کہ ماہائے حرم مین لڑائی کی نسبت کیا حکم ہے کہدو۔ کہ اون مین لڑنا بڑا گناہ ہے مگر اللہ کی راہ سے روکنا اور اوس سے کفر کرنا اور مسجد حرام مین نہ جانے دینا اور اوس کے لوگون کو اوس مسجد سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اوس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور دنگہ فساد قتل سے بھی بڑھ کر برا ہے۔ یہ کفار تم سے لڑتے ہی رہین گے۔ یہان تک کہ اگر ممکن ہو تو تم کو تمہارے دین اسلام سے پھیر دین۔ اور جو تم مین اپنے دین سے برگشتہ ہو گا۔ اور کفر کی ہی حالت مین مر جائیگا تو ایسے لوگون کا کیا کرایا دنیا و آخرت دونو مین اکارت جائیگا۔ اور یہی لوگ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین ہی رہین گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اونہون نے اللہ کی راہ مین ہجرتین بھی کین اور جہاد بھی کئے۔ یہی ہین جو خدا کی رحمت کی امید لگائے بیٹھے ہین۔) جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالی نے مسلمانون سے رنج و غم کو دور کر دیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے مال کے اونٹ لے لیے۔ یہ پہلی ہی غنیمت تھی جو مسلمانون کو ملی تھی۔ رسول اللہ نے دو نو قیدیون کا فدیہ دیا۔ ان مین سے حکم رسول اللہ کے پاس رہ گیا۔ اور یوم بیر معونہ مین مارا گیا۔

کہتے ہین کہ عمرو بن الحضرمی کا قتل اور ان اونٹون کی گرفتاری جمادی الاخری کے آخر دن

اور رجب کی اول رات مین ہوئی ہے۔

۱۴۶ - بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ کا بدلنا اور روزہ رمضان وصدقہ فطر ونماز عید کا مقرر ہونا۔

اسی سال مین قبلہ جو شام کی طرف تھا اب کعبہ کی طرف مقرر ہوا۔ پہلے جو قبلہ فرض ہوا تھا وہ بیت المقدس کی طرف تھا اوس وقت نبی صلعم مکہ مین رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا کرین۔ چونکہ آپ مکہ مین نماز پڑہا کرتے تھے اس لیے نماز کے وقت کعبہ کو وہ اپنے اور بیت المقدس کے درمیان کر لیا کرتے تھے۔ لیکن جب مدینہ کو آپ ہجرت کر گیے تو یہ بات ناممکن ہو گئی اور آپ کی خواہش تھی۔ کہ کعبہ کی ہی طرف منہ کیا جائے اس واسطے اللہ تعالی نے بروز سہ شنبہ نصف شعبان مین آپ کے مدینہ تشریف لانے سے اٹھارہوین مہینے کے شروع مین اور ایک روایت مین ہے کہ سولہوین مہینے کے ابتدا مین عین نماز ظہر مین حکم دیا۔ کہ کعبہ کی طرف منہ کیا کرین۔ اور اسی شعبان مین ماہ رمضان کے روزے بہی فرض ہوئے۔ آپ جب مدینہ تشریف لائے ہین۔ تو یہودیون کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ نے بہی روزہ رکھا اور اورون کو بہی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے۔ تو اوس کے بعد پہر عاشورہ کے روزہ کا نہ تو حکم دیا اور نہ اوس کی ممانعت فرمائی۔

اور اسی سال مین عید الفطر سے ایک یا دو روز پیشتر لوگون کو صدقہ فطر بہی نکالنے کا حکم ہوا تھا اور اسی سال آپ مصلی یعنی عیدگاہ کو شہر سے باہر گئے۔ اور وہان عید کی نماز لوگون کے ساتھہ پڑہی۔ اسی وقت سب سے اول عیدگاہ کو آپ باہر گئے ہین۔ اس وقت آپ کے آگے زبیر عنزہ (یعنی ایک چھوٹا سا نیزہ جو عصا اور نیزہ کے درمیان ہوتا ہے) لے

جاتے تھے۔ یہ عنزہ نجاشی نے اونہین دیا تھا۔ اور اب اس وقت مدینہ کے موذنون کے پاس موجود ہے۔

غزوہ بدر الکبریٰ

۱۴۷۔ بدر کی لڑائی کا سبب اور ابو سفیان کا شام سے مال لیکر آنا۔

اسی سنہ ۲ ہجری مین ماہ رمضان کی سترہوین یا اونیسوین کو بروز جمعہ بدر الکبریٰ کی لڑائی ہوئی اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ ادہر تو عمرو بن الحضرمی مارا گیا۔ اُدہر ابو سفیان بن حرب شام سے آیا۔ جس کے ساتھ قریش کے بہت اونٹ تھے۔ اور اون پر کثرت سے مال لدا ہوا تھا۔ اور اوس کے ساتھ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ اور ایک روایت مین ہے کہ قریب ستر ۷۰ قریش کے آدمی تھے۔ جن مین مخرمہ بن نوفل الزہری اور عمرو بن العاص بھی تھے۔

جب رسول اللہ صلعم نے سنا۔ کہ وہ آرہے ہین۔ تو مسلمانون کو اون کی طرف جانے کے واسطے متوجہ کیا اور فرمایا۔ کہ یہ قریش کے اونٹ ہین اور اون پر بہت مال و اسباب ہے اون کی طرف جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ یہ تم کو دلاوے۔ اسواسطے لوگ تیار ہوئے۔ کسی نے تو بہت جلدی کی اور کوئی کوئی سستی سے نکلے۔ کیونکہ اون لوگون کو یہ خیال نہ تھا۔ کہ رسول اللہ صلعم لڑائی لڑین گے۔

ادہر ابو سفیان کو یہ خبر لگ گئی تھی۔ کہ نبی صلعم اوس کی طرف نکلنے والے ہین اوس نے اپنا بچاؤ کیا۔ اور ضمضم بن عمرو الغفاری کو کچھ دیا اور اوسے مکہ بھیجا۔ کہ وہان سے قریش کو مدد کے لیے بلاۓ۔ اور اونہین جا کر یہ خبر کرے۔ چنانچہ ضمضم ابو سفیان کے کہنے کے بموجب روانہ ہو گیا۔

۱۴۸۔ عاتکہ کا خواب مکہ والون کی تباہی کی نسبت

عاتکہ بنت عبد المطلب نے ضمضم کے مکہ مین پہونچنے

اور ضمضم کا مکہ مین ابو سفیان کیطرف سے خطرہ کی خبر لانا۔

سے تین روز پہلے ایک خواب دیکھا تھا۔ جس سے وہ بڑی گھبرا گئی تھی۔ اس خواب کا حال اوس نے عباس سے کہا۔ اور کہا کہ اسے کسی سے کہے نہین۔ اوس کا خواب یہ تہا۔ کہ مین نے ایک شتر سوار دیکھا۔ کہ وہ آکر بطحا مین کھڑا ہوا ہے۔ اور بہت چلا کر پکارتا ہے کہ اے مکارو۔ اپنے مقتلون کی طرف چلو۔ یہ تین مرتبہ اوس نے آواز دی۔ وہ کہتی ہے۔ کہ پہر مین نے دیکھا کہ لوگ اوس کے پاس جمع ہو گئے۔ پہر وہ مسجد مین داخل ہوا۔ اور اپنے اونٹ کو کعبہ پر کھڑا کیا اور وہان بہی یہ ہی کہہ کر پکارا۔ پہر وہ اپنا اونٹ ابو قبیس پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا۔ اور وہان بہی یہ ہی آواز دی۔ پہر ایک بڑی چٹان لی اور اوسے لڑکا دیا۔ جب وہ وادی کے نیچے آئی تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اور مکہ کا کوئی گھر ایسا نہین رہا۔ کہ اوس مین کا کوئی ٹکڑا جا کر وہان نہ گرا ہو۔

یہ سنکر عباس نکلے اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے جو اون کا دوست تہا اوسے کہا۔ اور کہا کہ کسی سے ذکر نہ کرے۔ مگر ولید نے اپنے بیٹے عتبہ سے اس کا ذکر کیا۔ پہر یہ خبر تمام مین مشہور ہو گئی۔ پہر جب عباس سے ابو جہل ملا۔ تو کہا ابو الفضل ہمارے پاس تو آ عباس کہتے ہین۔ کہ جب مین طواف کر چکا۔ تو مین اوسکے پاس گیا۔ اوس نے کہا۔ کہ نبیہ تمہارے یہان کب پیدا ہوئی اور عاتکہ کے خواب کا تذکرہ کیا۔ پہر بولا۔ کیا اس سے آپ لوگون کی تمنا پوری نہ ہوئی۔ کہ آپ مین مرد نبی ہونے لگے کہ جس سے اب تمہاری عورتین بہی نبوت کو پہونچ گئین۔ اچہا ہم ان تین دن کا انتظار کرتے ہین۔ اگر یہ سچ نکلا تو تو خیر ورنہ ہم یہ لکھکر مشہور کر دین گے کہ تمہارے خاندان کے برابر عرب مین کوئی جہوٹا نہین ہے عباس کہتے ہین۔ کہ مجھکو اور تو کچھ اس کا جواب بن نہ آیا صرف مین نے یہ ہی کیا۔

کہ اوس کا انکار کیا۔ اور کہا کہ کسی نے ایسا نہین کہا ہے۔
جب شام ہوئی تو بنی عبد المطلب کی عورتین میرے پاس آئین۔ اور بولین کہ تم لوگ اس فاسق خبیث سے ایسے دب گئے ہو۔ کہ تمہارے مردون کو بھی یہ بُرا کہتا ہے اور اب عورتون سے بھی در گزر نہین کرتا۔ مگر تم اوسے کچھ نہین کہتے۔ عباس کہتے ہین کہ مین نے اون سے کہا۔ کہ ہان بات تو صحیح ہے۔ مگر تم اوس سے کچھ مت بولو۔ اگر اب وہ کچھ کہے گا تو مین اوسے سمجھ لون گا۔
پھر وہ کہتے ہین کہ عاتکہ کے خواب کے تیسرے روز مین صبح کو نکلا۔ اور مجھے نہایت غصہ تھا۔ اور چاہتا تھا کہ ابو جہل کو جا کر ڈانٹون۔ اسی مین مین نے اوسے مسجد مین دیکھا اور اوس کی طرف چلا کہ اوس سے چھیڑ چھاڑ کرون اور اگر وہ کچھ کہے تو اوس سے اولجھ جاؤن۔ اتنے مین وہ مسجد کے دروازہ کی طرف جھپٹا۔ عباس کہتے ہین کہ مین نے کہا اوسے کیا ہوا کیا یہ اس سے ڈرا ہے کہ کہین مین اوسے گالیان نہ دون۔ پھر معلوم ہوا۔ کہ اوس نے ضمضم بن عمرو کی آواز سن لی تھی جو مین نے نہین سنی تھی۔ ضمضم کو مین نے دیکھا۔ کہ وہ بطن وادی مین اونٹ پر ہے۔ جس کے کان کٹے اور کجاوہ اُلٹا ہے اور ضمضم کا قمیص پھٹا ہے۔ اور وہ چلا چلا کر کہتا ہے "اے قریش دوڑو دوڑو۔ تمہارا مال تجارت جو ابو سفیان کے ساتھ ہے وہ خطرہ مین ہے۔ محمد اور اوس کے اصحاب نے اوسے روکا ہے۔ مین نہین جانتا کہ وہ اب تم کو مل سکے۔ فریاد فریاد۔ دہائی ہے دہائی ہے" اسکو سنکر ابو جہل اپنے دھیان مین لگ گیا۔ اور مین بھی اوسے بھول گیا۔

۱۴۹۔ قریش کا ابوسفیان کی مدد کو تیار ہو کر نکلنا	عباس کہتے ہین کہ یہ سنتے ہی لوگ جلدی جلدی تیار ہوئے اور قریش کے اشراف مین سے بجز ابو لہب کے اور کوئی نہین رہا

جو اوسمین نہ گیا ہو - ابولہب نے اپنے عوض عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بہیجا تہا - اور امیہ بن خلف الجمحی نے بہی چاہا تہا کہ نہ جائے - کیونکہ وہ بڑا موٹا اور بہاری اور بوڑہا تھا - یہ سنکر اوسکے پاس عقبہ بن ابی معیط آیا - اور آگ کی بہری ہوئی انگیٹھی لایا - اور بخور کی چیزین بہی لایا - اور کہا انگیٹھی مین خوشبو جلا جلا کر سونگھا کر کیونکہ تو عورت ہو گیا ہے - امیہ نے کہا خدا تجھے اور جو چیز تو لایا ہے دونو کو غارت کرے - اور پہر تیار ہو کر اون کے ساتہہ ہوا - عتبہ بن ابی ربیعہ نے بہی جانے سے جی چرایا تہا - اوس سے اوس کے بہائی شیبہ نے کہا - اگر تو ہمارے ساتہہ نہ چلا تو یہ امر ہمارے واسطے بڑی شرم کی بات ہوگی - اس لیے تو ہمارے ساتہہ چل - پہر وہ بہی ساتہہ چلا -

جب یہ لوگ چلنے کے لئے سب مستعد ہو گئے تو اونہین یاد آیا - کہ اون مین اور بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن الحارث مین رنج ہے اس سے اونہین اندیشہ ہوا - کہ کہین وہ ہمارے گہرون پر ہمارے پیچہے نہ آوین - اس واسطے ابلیس اون کے پاس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنا کر آیا - جو کنانہ کے اشراف مین سے تہا - اور کہا کہ مین اون کا ذمہ دار ہون تم یہان سے نکلکر جاؤ - دیر نہ کرو -

یہ سب ساڑہے نوسو ۹۰۰ آدمی تہے - اور ایک روایت مین ہے کہ ہزار آدمی تہے - اور اونکے پاس گہوڑے سنو تہے - ستر تو بچکر نکل گئے تہے اور تیس مسلمانون کو غنیمت مین ملے تہے - اور مشرکین کے پاس سات سو اونٹ بہی تہے -

۱۵۰ - رسول اللہ کا ابوسفیان کے ارادہ سے نکلنا اور لشکر کی کیفیت -

اور رسول اللہ صلعم تین سو تیرہ ۳۱۳ یا چودہ اور ایک روایت مین ہے کہ تین سو دس سے کچھ اوپر اور بعض کے قول کے بموجب تین سو اٹھارہ آدمی لیکر ماہ رمضان کی تیسری تاریخ روانہ ہوئے

تھے - کہتے ہین - کہ ان مین آپ کے ساتھ ستتّر اور ایک روایت مین ہے کہ تراسّی[۸۳]
مہاجرین اور باقی انصار تھے - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ اون سب لوگون کی تعداد جن
کے لیے رسول اللہ صلعم نے حصہ لگائے تھے اتنی تھی کہ تراسی مہاجرین
اور اوس کے اکسٹھ اور خزرج کے ایکسو ستّر آدمی تھے (یعنی سب ۳۱۴ تھے)
ان مین دو کے سوا اور کوئی سوار نہ تھا - ایک تو مقداد بن عمرو الکندی تھا - اور اوس کی
نسبت کچھ اختلاف نہین ہے - اور دوسرا بعض تو کہتے ہین زبیر بن العوام تھا
اور بعض کہتے ہین مرثد بن ابی مرثد تھا - اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ مقداد اکیلا ہی
سوار تھا - اور ستّر اونٹ بھی آپ کے ساتھ تھے - اون مین سے ہر ایک کے ساتھ
دو دو تین تین چار چار آدمی تھے - اور باری باری سے سوار ہوتے تھے رسول اللہ صلعم
کے اور علی کے اور زید بن حارثہ کے پاس ایک تھا - اور ایسے ہی ابو بکر اور عمر اور
عبد الرحمن بن عوف کے ساتھ ایک اونٹ تھا اور یہی حال اورون کا بھی تھا - مقداد کے
گھوڑے کا نام سبحہ اور زبیر کے گھوڑے کا نام سیل تھا - اور آپ کا لوا مصعب بن عمیر
بن عبد الدار کے ساتھ اور رایت علی بن ابی طالب کے ساتھ تھا - اور ساقہ یعنی چنداول
پر قیس بن ابی صعصعہ الانصاری تھا -

۱۵۱ - رسول اللہ کے پاس ابو یسار اور اسلم کا بکڑا آنا اور اون سے قریش کے آنے کی خبر معلوم ہونا

پھر جب آپ صفرا مقام کے قریب پہونچے تو آپ نے بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا
جہنیون کو ابو سفیان کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا - پھر آپ وہان سے چلدئے
اور صفرا کو دست چپ کی طرف چھوڑ دیا - اسی مین بسبس بن عمرو آپ کے پاس لوٹ کر
آیا - اور بیان کیا کہ قافلہ بدر کے قریب پہونچا ہے - رسول اللہ صلعم کو یہ حال معلوم نہ تھا

کہ قریش مکہ سے قافلہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہین۔ مگر آپ نے بدر کی طرف علی زبیر اور سعد کو بدر کے گرد و نواح کی خبر دریافت کرنے کے لیے بہیجا۔ اونہین وہان قریش کا پانی کا اونٹ مل گیا۔ اوس کے ساتھ اسلم بنی الحجاج کا غلام اور ابویسا بنی العاص کا غلام تھا اونہین دو نو کو وہ رسول اللہ کے پاس پکڑ لائے۔ اپ اس وقت نماز پڑہتے تہے اور لوگون نے ان غلامون سے پوچہا۔ کہ تم کون ہو۔ اونہون نے کہا۔ کہ ہم قریش کے پانی والے ہین۔ اونہون نے ہمین پانی لینے کے لیے بہیجا تھا۔ مسلمانون نے اون کی بات کو جہوٹ سمجہا۔ اور اونہین مارا کہ ابوسفیان کا حال بتاوین اس واسطے وہ کہنے لگے کہ ہم ابوسفیان کے آدمی ہین۔ مسلمانون نے تب مارنا چہوڑ دیا۔ جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب اونہون نے سچ کہا تو تم نے اونہین مارا۔ اور جب اونہون نے جہوٹ بولا۔ تو تم نے اونہین چہوڑ دیا۔ یہ وہ سچ کہتے ہین کہ وہ قریش کے آدمی ہین۔

اور پہر اون سے پوچہا۔ کہ قریش کہان ہین۔ کہا وہ عدوہ قصوی مین اس ریت کے ٹیلے کے پرے ہین جو آپ کو دکہائی دیتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے اون سے پوچہا۔ کہ وہ کتنے ہین۔ کہا بہت ہین۔ کہا بہلا اون کی تعداد کتنی ہے۔ وہ بولے کہ ہمین نہین معلوم کہا وہ کتنے اونٹ ذبح کیا کرتے ہین کہا ایک روز نو اور ایک روز دس۔ آپ نے فرمایا تو وہ لوگ نو سو سے ہزار تک ہین۔

پہر اون سے آپ نے پوچہا۔ کہ قریش کے اشراف مین سے اون مین کون کون ہے کہا عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے ولید ابوالبختری بن ہشام حکیم بن حزام حارث بن عامر طعیمہ بن عدی نضر بن الحارث زمعہ بن الاسود ابوجہل امیہ بن خلف نبیہ و منبہ حجاج

کے بیٹے سہیل بن عمرو اور عمرو بن عبدود - پہر رسول اللہ نے اپنے اصحاب کی طرف توجہ کی - اور فرمایا - کہ یہ مکہ کی آمد ہے - اور اوس نے اپنے جگر گوشون کو نکالکر بہیجا ہے -

۱۵۲ - رسول اللہ کا مشورہ مہاجرین اور انصار سے اور انصار کی مستعدی لڑائی کے واسطے اور آپ کا بدر مین پہونچنا -

پہر رسول اللہ نے اصحاب سے مشورت کی - کہ کیا کرنا چاہیئے - ابوبکر نے کچھ راے دی اور اچھی راے دی - پہر ایسے ہی عمر نے بہی اپنی راے دی اور اچھی راے دی - پہر مقداد بن عمرو اوٹھا - اور کہا یا رسول اللہ چلئے جہان اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے - واللہ ہم ایسے نہین کہتے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تہا اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوۡنَ (تو اور تیرا خدا دونو جاؤ - اور اون سے لڑو - ہم تو یہین بیٹھے ہین) بلکہ ہم یہ کہتے ہین - کہ آپ اور آپ کا خدا دونو چلین اور لڑین اور ہم بہی آپ کے ساتہ دشمنون سے لڑین گے - قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپ کو سچا نبی کر کے بہیجا ہے - کہ اگر آپ ہم کو برک الغماد یعنی شہر حبشہ تک بہی لے جائین گے تو ہم آپ کے ساتہ وہان چلنے کو موجود ہین - اور جو لوگ راستہ مین روکین گے اون سے ہم لڑ کر وہان آپ کو لے جائین گے - رسول اللہ نے اوسکے حق مین دعاے خیر فرمائی -

پہر فرمایا - اے لوگو ہمین کچھ مشورہ دو - یہ خطاب آپ کا انصار سے تھا - کیونکہ وہ ہی دشمنون کے مقابلہ مین آپ کے قوت بازو تہے آپکو یہ خیال تہا - کہ انصار آپ کو مدد دینا اوس وقت شاید اپنے اوپر لازم سمجہین گے جب کہ کوئی چڑہ کر مدینہ پر آئے - اور اون پر یہ ضرور نہین ہے کہ وہ آپ کے ساتہ کسی دوسرے پر چڑہ کر جائین - یہ سنکر سعد بن معاذ نے کہا - شاید آپ کا خطاب ہماری طرف ہے

آپ نے فرمایا۔ ہان۔ سعد نے کہا ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی نبوت کی تصدیق
کی ہے اور آپ کے ساتھہ عہد کیے ہین۔ یا رسول اللہ جہان آپ کو حکم ہوا ہے وہان
چلئے اگر آپ ہم کو اس سمندر پر بہی لے جائینگے اور آپ اوسمین قدم رکہین گے تو ہم آپ
کے ساتھہ اوس مین بہی گہس پڑین گے ہم اس سے جی نہین چُراتے کہ آپ کل ہم کو لیکر
دشمن کے سامنے ہون۔ اور ہم لڑائی کے وقت بڑے صابر اور معرکہ جنگ مین ثابت
قدم رہنے والے لوگ ہین۔ اللہ سے امید ہے کہ جو کچھہ ہم کرین گے اوس سے آپ
کی آنکھین دیکھہ کر ٹھنڈی ہون گی۔ اللہ کا نام لیکر آپ جہان چلئے ہم ساتھہ ہین۔
پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے اور فرمایا خوش ہو جاؤ۔ اللہ تعالی نے ان دو نو طائفون
مین سے مجھے ایک پر قابو عطا فرمانیکا وعدہ کیا ہے۔ اور اوس کا مجھے یقین ہے کہ گویا
مین ان کے مقتل اپنی آنکھون سے دیکھہ رہا ہون۔ پہر آپ بدر کی جانب نیچے کو اُترے
اور اوس کے قریب مین جاکر فروکش ہوئے۔

۱۵۳۔ ابو سفیان کا بچ جانا زہرہ اور عدی کا لوٹنا ابو جہیم کا خواب اور طالب کی واپسی

ابو سفیان راستہ چھوڑ کر ساحل بحر پر چلا گیا۔ اور بدر کو دست چپ کی طرف چھوڑ گیا۔ اور وہان سے
تیزی کے ساتھہ نکل کر بچ گیا۔ پہر جب ابو سفیان نے جان لیا۔ کہ اوس نے اپنے
اونٹ بچا لیے۔ تو قریش سے جو اس وقت جحفہ مین تھے کہلا بہیجا۔ کہ تمہارا قافلہ تو
اللہ تعالی نے بچا دیا اور تمہارا مال و اسباب امن مین ہے۔ تمکو چاہیئے کہ لوٹ جاؤ۔
مگر ابو جہل بن ہشام نے کہا۔ کہ ہم بدر کو بغیر جائے نہ لوٹین گے۔ بدر مین عرب کے اور میلون
کیطرح ایک میلہ ہوا کرتا تہا وہان ہر سال لوگ اکٹھے ہوتے اور بازار لگا کرتا تہا۔ ابو جہل نے کہا کہ ہم وہان تین روز رہین گے
اور وہان اونٹون کو ذبح کرین گے اور کہانا کہائین گے اور شراب پئین گے۔ تاکہ عرب اس کا

حال سنین اور ہم سے ہمیشہ ڈرتے رہین۔

اس پر اخنس بن شریق الثقفی نے جو بنی زہرہ کا حلیف تھا کہا۔ اے بنی زہرہ اللہ تعالی نے تمہارے اموال اور تمہارے آدمی کو بچا دیا اب لوٹ چلو۔ چنانچہ وہ لوگ لوٹ گئے۔ اور بدر کے معرکہ مین کوئی زہری اور عدوی نہین گیا۔ باقی قریش کے تمام بطون اوسمین شریک تھے۔

اس جگہ جب کہ قریش جحفہ مین تھے تو جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف نے ایک خواب دیکھا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ مین نے دیکھا ایک شخص گھوڑے پر آرہا ہے اور اوس کے پاس ایک اونٹ بھی ہے۔ اور کہتا ہے کہ عتبہ اور شیبہ و ابوجہل وغیرہ (مقتولین بدر) مارے گئے۔ اور مین نے دیکھا۔ کہ اوس نے اپنے اونٹ کی گردن زخمی کی۔ اور اوسے لشکر مین چھوڑ دیا۔ پھر اوس کا خون تمام ڈیرون مین جا لگا۔ کوئی جگہہ اوسکی خون بغیر نہ رہی۔ ابوجہل نے یہ سنکر کہا۔ یہ تو بنی المطلب مین ایک اور نبی پیدا ہوا۔ کل معلوم ہوگا کہ کون مقتول ہے۔

طالب بن ابی طالب جو انہین لوگون کے ساتھ تھا۔ اوس سے اور کسی اور ایک قریش کے آدمی سے کچھ سخت گفتگو ہو پڑی۔ قریش بولے کہ ہمین معلوم ہے تم لوگ محمد کا ہی دم بھرتے ہو۔ یہ سنکر طالب اون لوگون کے ساتھ مکہ کو لوٹ گیا۔ جو وہان سے لوٹ گئے تھے کہتے ہین۔ کہ وہ قریش کے ساتھ بد دلی سے آیا تھا۔ اس کے بعد اوس کا کچھ پتا نہ چلا۔ نہ تو وہ اسیرون مین آیا۔ اور نہ مقتولون مین اوسکی لاش ملی اور نہ مکہ کو لوٹ کر گیا۔ اسی نے یہ اشعار کہے ہین۔

یَا رَبِّ اِمَّا یَغْزُوَنَّ طَالِبُ	فِی مِقْنَبٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَقَانِبِ

اے پروردگار اگر ان مسلمانون کے مقنبون مین سے طالب کسی مقنب پر چڑھائی کرے مقنب تیس چالیس سوار کو کہتے ہین

فلیکن المسلوب غیر السالب		ولیکن المغلوب علیٰ الغالب

تو چاہیئے کہ اوسکے کپڑے چھینے جائین اور وہ مغلوب ہو نہ وہ کسی کے کپڑے چھینے اور نہ غالب ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانو نکا

۱۵۴ - بارش سے مسلمانون کو فائدہ اور حباب کی راے کے بموجب رسول اللہ کا پانی کا بندوبست	غرض قریش ہوتے ہوتے عدوۂ قصوی مین جو وادی مین ہے پہونچے - وہان اللہ تعالیٰ

ابر کو بھیجا - اس وادی کی زمین نہ تو ریتلی ہی تھی اور نہ اوسمین خاک تھی نرم مٹی تھی - جب مینہ برسا تو رسول اللہ اور آپ کے اصحاب کی طرف کی زمین تو سخت ہوگئی - کہ جس سے چلنے پھرنے مین دقت نہ رہی لیکن قریش کی طرف اوس کی یہ حالت ہوگئی - کہ جس سے چلنا دشوار ہوگیا -

پھر رسول اللہ جلدی سے پانی کی طرف روانہ ہوئے - اور جب بدر کا نہایت قریب کا چشمہ آیا تو وہان قیام کیا - خباب بن المنذر بن الجموح نے کہا - یا رسول اللہ یہان اُترنے کے واسطے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ جس سے نہ تو ہم آگے بڑھ سکتے ہین اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہین - یا یہ آپ کی راے ہے اور لڑائی کا موقع آپنے تلاش کیا ہے اور دشمن کے مقابلہ کے واسطے اچھی جگہہ جانی ہے - رسول اللہ نے فرمایا - کہ یہ میری راے ہے - اسے مین نے فنون جنگ کے مواقق خیال کیا ہے - خباب نے کہا تو یہ ٹھیرنے کی جگہہ ٹھیک نہین ہے - یہان سے آپ لوگون کو لے چلئے - اور اس کے سوا اوس چشمہ پر چلئے جو مخالفون کے بالکل قریب ہو - وہان ہم جا کر اُترین گے - پھر جا کے کنوے کے سوا جتنے کنوے ہین اون کا پانی غارت کر ڈالین گے - اور اپنے کنوے کے پاس ایک حوض بنائین گے - اور اوسے پانی سے بھرلین گے - اور ہم پانی پیتے رہینگے اور دشمنون کے پینے پانی نہ رہیگا پھر ہم اون سے لڑینگے - رسول اللہ صلعم نے یہی کیا -

۱۵۵ - بدر مین رسول اللہ کے واسطے سعد کا عریش بنانا۔

جب رسول اللہ فروکش ہو گئے۔ تو سعد بن معاذ آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کے واسطے ہم کھجور کی ڈالیون کا عریش (سائبان) بنائے دیتے ہین۔ اوس مین آپ قیام کرین۔ اور کچھ اونٹنیان آپ کے پاس چھوڑے دیتے ہین۔ اور پھر دشمن سے لڑنے کو جاتے ہین۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہم کو غلبہ دیا۔ اور ہماری دشمنون پر فتح ہوئی تب تو ہمارے دل کی جو مراد تھی وہ پوری ہو گئی۔ اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی۔ تو آپ اون اونٹون پر سوار ہو جائے اور جو لوگ کہ ہماری قوم کے باقی رہ گئے ہین اون مین جا ملیئے وہ لوگ بھی آپ کی وفاداری مین ہم سے کچھ کم نہین ہین۔ یہان تک کہ اگر اون کو معلوم ہوتا کہ آپ کو لڑائی کا اتفاق ہوگا تو وہ بھی ضرور ساتھ ہی آتے۔ اللہ کی اگر مرضی ہوگی تو وہ آپ کی مدد کرین گے اور مناسب رائین دینگے اور ساتھ ہو کر دشمنون سے لڑین گے۔ اس سے رسول اللہ نے اوس پر بڑی آفرین و تحسین کی۔ پھر آپ کے لیے ایک عریش بنایا گیا اور آپ اوسمین ٹھیرے

۱۵۶ - قریش کا غرور اور خفاف کا مدد کا پیغام اور حکیم وغیرہ کا حوض نبی سے پانی پینا۔

قریش جب بدر مین آئے تھے تو بڑے غرور اور گھمنڈ کے انداز سے آئے تھے جب رسول اللہ صلعم نے اونہین دیکھا تو فرمایا۔ اللہ یہ قریش ہین اور بڑے غرور اور گھمنڈ سے آئے ہین کہ تجھ سے لڑین اور تیرے رسول کو جھٹلا دین۔ اور اللہ تو نے جو نصرت کا وعدہ کیا ہے اوسے تو پورا کر۔ اور اون کی صبح ہی پیٹھ توڑ دے۔

پھر آپ نے دیکھا۔ کہ عتبہ بن ربیعہ ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے۔ تو فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص اِن لوگون مین اچھا ہے تو یہی سرخ اونٹ والا ہے۔ اگر وہ اس کی بات مانین گے تو راستہ پر لگ جائین گے۔ جب قریش بدر کو آتے وقت خفاف بن ایما بن رحضۃ الغفاری کی طرف ہو کر گزرے

تہے تو اوس نے یا اوس کے باپ ایماء نے اپنا بیٹا اونکے پاس ہدیہ کے طور پر کچھ اونٹ دیکر بہیجا تھا۔ اور اون سے کہا تھا کہ اگر فوج اور ہتیاروں کی ضرورت ہے تو ہم مدد کے لئے موجود ہین۔ قریش نے کہا اگر ہم آدمیون سے لڑنے کو جاتے ہین تو ہم اون سے مقابلہ کے لیے کافی ہین۔ کوئی قوت کی ہم مین کمی نہین ہے۔ اور اگر اللہ سے لڑنے جاتے ہین جیسا کہ محمد کا خیال ہے تو اللہ کے مقابلہ مین کسی کی طاقت کافی نہین ہوسکتی اس لیے آپ لوگون کی مدد کی ہمین ضرورت نہین ہے۔

جب قریش بدر مین آکر اُترے۔ تو اون کے کچھ لوگ جن مین حکیم بن حزام بہی تہا آگے بڑہے اور نبی صلعم کے حوض تک آگئے رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اون سے کچھ مت بولو۔ جو کوئی اوس کا پانی پئے گا وہ آج ہی قتل ہوگا۔ بجز حکیم بن حزام کے۔ جو اپنے گھوڑے وجیہ نام پر سوار ہوکر نکل بہاگا تہا۔ اور اوس کے بعد مسلمان ہوگیا تہا۔ اور اچھا مسلمان تھا۔ جس وقت وہ اپنی قسم پر زیادہ زور دیتا تو کہا کرتا تھا "قسم ہے اوس خدا کی جس نے مجھے بدر کے روز بچایا تھا"

۱۵۷۔ عمر کا مسلمانون کی تعداد دریافت کرنا اور اوس کی اور حکیم اور عتبہ کی راے کے خلاف ابوجہل کی لڑائی کے لئے تیاری۔

جب قریش بدر مین آئے اور وہان قیام کیا۔ اور اونہین اطمینان ہوگیا تو اونہون نے عمر بن وہب الجمحی کو بہیجا۔ کہ مسلمانون کی تعداد دریافت کرے۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آیا۔ اور مسلمانون کے گرد چکر مارا۔ اور پہر اون کے پاس لوٹ کر آیا۔ اور بیان کیا کہ وہ تین سو سے کچھ کم و بیش ہین۔ مگر مین نے دیکھا کہ اون کے اونٹون پر موت لدی ہوئی ہے۔ اور یثرب کے پانی کے اونٹون پر ایسی موت کا بار ہے کہ جس سے بچنا مشکل ہے۔ اون کے پاس بجز شمشیر بران کے اور کوئی چیز بچاؤ کی نظر نہین آتی اون مین سے اگر کوئی شخص مارا جائے گا تو وہ بہی ضرور ایک کو تم مین سے مار کر ہی

مرے گا۔ پھر اگر تم مین سے استنے آدمی مرگئے جن کی تعداد اون کے برابر ہو۔ تو زندگی کا کیا مزہ رہا۔ اس واسطے اون سے لڑائی کے باب مین آپ رائے سوچین اور دیکھین کہ کیا کرنا چاہئے

جب حکیم بن خرام نے یہ بات سنی تو لوگون کو لیکر عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا۔ اور کہا ابو الولید تو قریش مین بڑا اور سید ہے۔ کوئی کام ایسا کر جس سے ہمیشہ تک تیری نیک نامی کی لوگون مین شہرت رہے۔ اوس نے کہا وہ کیا کام ہے۔ حکیم نے کہا تو قریش کو لیکر لوٹ جا۔ اور اپنے حلیف عمرو بن الحضرمی کا خون اپنے ذمہ لے۔ عتبہ نے کہا بہت اچھا مین نے اوس کا خون اپنے اوپر لیا اوس کی دیت دون گا۔ اور جو مال اوس کا گیا ہے وہ بھی دون گا۔ تو بن الحنظلہ یعنی ابوجہل کے پاس جا۔ مین جانتا ہون کہ اوس کے سوا اور کوئی نہین ہے جو لوگون کو بہکائے۔

اس پر عتبہ لوگون کے سامنے اٹھہ کر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا کہ محمد سے اور اوس کے اصحاب سے لڑ کر تم لوگ کیا فائدہ اٹھاؤ گے۔ واللہ اگر تم نے اون کو مار ڈالا۔ تو یہ ہوگا۔ کہ جب تم مین کا ایک شخص دوسرے کو دیکھے گا تو کہے گا یہ وہ شخص ہے جس نے میرے بھتیجے یا بھانجے کو یا اور کسی میرے خاندان کے آدمی کو قتل کیا ہے۔

حکیم بن خرام کہتا ہے۔ کہ اس پر مین ابوجہل کے پاس گیا۔ دیکھتا کیا ہون۔ کہ اوس نے اپنی زرہ اتاری ہے اور اوسے درست کر رہا ہے۔ مین نے اوس سے وہ سب باتین کہین جو عتبہ نے مجھسے کہی تھین۔ ابوجہل بولا۔ کہ جب محمد اور اوسکے اصحاب کو عتبہ نے دیکھا تو ڈر کے مارے اوس کا کلیجہ پھول گیا ہے۔ واللہ ہم اوس وقت تک نہین لوٹین گے کہ اللہ تعالیٰ ہم مین اور محمد مین فیصلہ نہ کر دے۔ مین جانتا ہون عتبہ نے جس واسطے یہ بات کہی ہے۔ اوسکا بیٹا ابوحذیفہ مسلمانون مین ہے اوسے اوس کا خوف ہے

کہ کہین تم اوسسے نہ مار ڈالو۔

پہر ابوجہل نے عامر بن الحضرمی کو بلایا۔ اور کہا یہ تیرا حلیف چاہتا ہے کہ لوگون کو لیکر مکہ کو لوٹ جائے اور تو نے اپنی آنکھون سے اپنا تار دیکھ لیا ہے۔ تو اپنے حق کے اور اپنے بہائی کے قتل کی چلّی پکار مچا۔ اس پر عامر اُٹھا۔ اور وا عمراہ وا عمراہ کی پکار مچائی۔ جس سے آتشِ جنگ مشتعل ہوئی۔ اور لوگون مین لڑائی کا جوش اُٹھہ کہڑا ہوا۔

جب عتبہ نے سنا کہ ابوجہل کہتا ہے اوس کا کلیجہ پہول گیا ہے۔ تو کہا کہ اوسکو مطلق جرأت و ہمت نہین ہے اوسے جلد معلوم ہوجائیگا کہ کس کا کلیجہ پہول گیا۔ میرا یا اوس کا۔ پہر اپنے سر کا خود تلاش کیا مگر سر اتنا بڑا تھا کہ اوسکے سر کے موافق کہین خود نہ ملا۔ مجبوراً چادر کا عمامہ سر پر باندہ لیا۔ اور لڑائی کے لیے تیار ہوگیا۔

۱۵۸۔ اسود کا نکلکر حوض مین گہسنا اور حمزہ کے ہاتہ سے مارا جانا

پہر اسود بن عبد الاسد المخزومی نکلا جس کی شکل بدنما تہی اور کہا کہ مین اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہون۔ کہ مسلمانون کے حوض کا پانی پیون گا۔ اور اوسے توڑ ڈالون گا۔ یا اسی کوشش مین مرجاؤن گا۔ جب حمزہ نے اوسے آتے دیکھا تو یہ بہی اوسکی طرف جھپٹے۔ اور اوسکے ایک تلوار ایسی ماری۔ کہ نصف ساق کٹ گئی۔ اور وہ زمین پر گر پڑا۔ پہر بہی اوس نے حوض کا رخ نہ چہوڑا۔ اور یکایک آکر اوسمین گہس گیا۔ کہ اپنی قسم پوری کرے۔ حمزہ بہی اوس کے پیچہے پیچہے لگے چلے گئے۔ اور جاکر اوسے حوض مین ہی قتل کردیا۔

۱۵۹۔ عبیدہ حمزہ اور علی کا عتبہ شیبہ اور ولید کو قتل کرنا۔

پہر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ میدان مین نکلے۔ اور لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا۔ ادہر سے عوف اور معوذ عفرا کے بیٹے اور عبد اللہ بن رواحہ میدان مین آئے۔ جو تینون کے تینون

انصار مین سے تھے - قریشیون نے پوچھا کہ تم کون ہو - اونہون نے کہا ہم انصار ہین -
قریشیون نے کہا بے شک تم ہمارے اکفا سے کرام سے ہو - مگر ہم تم سے لڑنا نہین چاہتے
چاہیئے کہ کوئی شخص ہماری قوم مین سے ہمارا اکفو نکلے - یہ سنکر نبی صلعم نے فرمایا - حمزہ اٹھو -
عبیدہ بن الحارث اٹھو - علی اٹھو - اور میدان مین جاؤ - یہ لوگ اُٹھے اور میدان مین گیے
وہان فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوئے - عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب
جو امیر قوم تھا عتبہ کے مقابل ہوا - اور حمزہ شیبہ کے اور علی ولید کے مقابل ہوئے
حمزہ نے تو شیبہ کو ذرا بھی مہلت نہ لینے دی - اور اوسے قتل کر دیا - اور ایسے ہی علی نے
ولید کو ایک لمحہ مین مار ڈالا - عبیدہ اور عتبہ مین دو چوٹین ہوئین - اور ہر ایک نے اپنے مقابل
پر پورا وار کیا - اس مین علی اور حمزہ عتبہ پر دوڑ پڑے - اور اوسے قتل کر ڈالا - اور عبیدہ کو
اپنی فوج مین اُٹھا لائے - جس کا پیر کٹ گیا تھا - جب یہ لوگ نبی صلعم کے پاس آئے - تو
عبیدہ نے رسول اللہ سے عرض کیا - کیا مین شہید نہین ہون - فرمایا - ہان تو شہید ہے
پھر عبیدہ نے کہا - کہ اگر ابوطالب ہوتے تو وہ جان جاتے کہ اون کے اس قول کے
مصداق ہونے کے ہم احق ہین ؎

ونذهل عن ابنائنا والحلائل		ونسلمه حتى نصرع حوله

اور چھوڑ دین گے ہم اوسے اور اپنے بچون اور بیبیون کو اوس وقت جب کہ ہم اوسکے گرد قتل ہو جائین گے

پھر عبیدہ مر گیا -

۱۹۰ - ابوجہل کی دعا اور رسول اللہ کی دعا اور مسلمانون کو لڑائی کے لیے برانگیختہ کرنا -

پھر فریقین نے حملہ کیا - اور ایک دوسرے کے مقابل ہوگئے اس وقت ابوجہل کہہ رہا تھا
کہ اے اللہ جو شخص ہم مین قرابت کو قطع کرتا ہے اور ایسی باتین کہتا ہے جسے ہم نہین جانتے

اوسے توغارت کرڈال - اس سے اوس نے خود ہی اپنے اوپر ہلاکت کا راستہ کھولا -
رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا - کہ جب تک مین نہ کہون تم لوگ حملہ نہ کرنا
اور کہدیا تھا - کہ اگر وہ لوگ تمہین آکر گھیر لین - تو تم اونہین تیرون سے مارنا -
اس وقت رسول اللہ صلعم عریش مین تھے - اور حضرت ابوبکر آپ کے ساتھ تھے
اور آپ دعا مانگتے اور کہتے تھے - اے اللہ اگر یہ جماعت مسلمانون کی ہلاک ہو گئی - تو
پھر روے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا - اے اللہ جو تونے مجھ سے
وعدہ کیا ہے اوسے پورا کر - اس دعا مین آپ ایسے مشغوف ہوئے - کہ آپ کی چادر
مبارک نیچے اُتر گئی - ابوبکر نے اوسے اُٹھا دیا اور عرض کیا - کہ آپ کا پروردگار سے اس
قدر دعا مانگنا کافی ہے - جو اوس نے وعدہ کیا وہ ضرور پورا کرے گا -
اسی مین رسول اللہ صلعم کو غنودگی آگئی - اور اوس عریش مین آنکھ لگ گئی اور یکایک
بیدار ہو گئے - پھر فرمایا - کہ ابوبکر اللہ کی مدد آگئی یہ جبریل اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے آگے
آگے جاتے ہین - اور اون کے دانتون پر گرد و غبار ہے - اور یہ آیت بھی اللہ تعالیٰ نے
اسی موقع کی نسبت نازل کی - اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِہٖ قُلُوْبُکُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ (جب کہ تم اپنے
پروردگار سے فریاد کرتے تھے - تو اوس نے تمہاری دعا سن لی - اور فرمایا کہ ہم لگاتار ہزار فرشتون سے
تمہاری مدد کرینگے - اور یہ فرشتون کی امداد جو خدا نے کی تو صرف تمہارے خوش کرنے کو کی - اور تاکہ تمہارے
دل اوسکی وجہ سے مطمئن ہو جائین - ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے -)
پھر رسول اللہ صلعم عریش سے نکلے - اوس وقت آپ فرماتے جاتے تھے - اب دشمنون
کو شکست ہوتی ہے - اور پیٹھ پھیر کر بھاگے جاتے ہین - اور مسلمانون کو لڑائی کے لیے

برآنگیختہ کرتے تھے۔ یہان یہ بہی حضرت نے فرمایا۔ کہ آج جو شخص لڑے گا اور مارا جائیگا اور وہ صبر کر کے اللہ کے ہی واسطے لڑا ہو۔ اور آگے ہی بڑہتا گیا ہو۔ پیٹھ نہ پہیری ہو تو اوسے یقیناً اللہ تعالی جنت مین داخل کرے گا۔

۱۶۱ - عمیر مہجع حارثہ عوف وغیرہ کا قتل اور اہل اسلام کی فتح اور سعد کا رسول اللہ کی حراست کرنا۔

جب رسول اللہ کے یہ کلمات عمیر بن الحمام الانصاری نے سنے جس کے ہاتہہ مین خرمے تھے اونہین وہ کہا رہا تھا۔ تو اوس نے کہا واہ وا مجھ مین اور جنت مین اتنا ہی فرق ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کردین۔ تو مین دنیا مین رہ کر کیا کرون گا۔ یہ کہا اور خرمے پہینک مرنے کو چلا گیا اور لڑکر مارا گیا۔ خدا اون مسلمانون کو جزائے خیر دے جو آخرت کے سامنے جان کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے تھے) مہجع جو حضرت عمر بن الخطاب کا مولی تہا۔ اوسکے آکر ایک تیر لگا۔ اور سب سے اول اہل اسلام مین یہی مارا گیا۔ پہر حارثہ بن سراقۃ الانصاری کے تیر لگا اور وہ بہی مارا گیا۔ عوف بن عفرا جا کر میدان مین لڑا اور قتل ہوا۔ غرض کہ خوب شدت سے لڑائی ہونے لگی۔ پہر رسول اللہ صلعم نے ایک مٹھی بہر خاک لی۔ اور قریش کی طرف پہینک کر فرمایا۔ اون کے منہ کالے ہوگئے۔ اور اصحاب سے کہا۔ کہ اون پر حملہ کرو اسی مین دشمنون کو شکست ہوگئی۔ اور مشرکین قتل اور اسیر ہوئے۔

جس وقت رسول اللہ عریش مین تھے اور سعد بن معاذ عریش کے دروازہ پر کچھ انصار کے ساتھہ تلوار سے کہڑا ہوا تہا۔ اور دشمن کے حملہ کے اندیشہ سے رسول اللہ صلعم کی حفاظت کر رہا تہا۔ تو رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ کے چہرہ پر کچھ آزردگی کے آثار دیکھے۔ کیونکہ لوگ دشمنون کو قید کر رہے تھے۔ رسول اللہ نے اوس سے کہا۔ مجھے ایسا شبہ ہوتا ہی کہ سعد تو اسے برا سمجھتا ہے۔ سعد نے کہا ہان یا رسول اللہ مین اسے برا سمجھتا ہون

یہ پہلی ہی لڑائی ہے جو مشرکین سے ہوئی ہے۔ اس میں دشمنوں کے زندہ رکھنے سے
اون کا قتل کر دینا میرے نزدیک بہتر ہے۔

۱۶۲- ابوجہل کو معاذ معوذ اور ابن مسعود کا مارنا اول شخص جو ابوجہل کے سامنے ہو نچا ہے۔ وہ
معاذ بن عمرو بن الجموح تھا قریش اس وقت ابوجہل کو گھیرے کھڑے تھے۔ اور کہتے تھے
کہ ابو الحکم تک دشمن نہ آنے پائین۔ معاذ کہتا ہے کہ مین نے ابوجہل کے قتل کا ارادہ کیا
پہر جب میرا موقع پڑا تو مین نے اوس پر حملہ کیا۔ اور ایک تلوار ایسی ماری کہ اوس کا پانو
کاٹ ڈالا اور نصف ساق اڑگئی۔ مگر اسی کے ساتھ اوسکے بیٹے عکرمہ نے مجہہ پر تلوار کا
وار کیا۔ اور میرے کندہے سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا کچھ کہال لگی رہی جس سے وہ میرے
جسم سے لٹکتا رہا۔ اسی طرح مین تمام دن لڑتا رہا۔ اور ہاتھ کو اپنے ساتھ کہینچے کہینچے
پہرتا پہرا جب اوس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ تو مین نے اوسے ایک پیر کے
نیچے دبایا۔ اور انگڑائی لی۔ کہ جس سے وہ ٹوٹ کر گر گیا۔ پہر معاذ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے زمانہ تک زندہ رہا تہا۔

پہر معوذ بن عفرا کا ابوجہل پر گزر ہوا۔ اوس نے بہی اوس کے ایک تلوار ماری اور ایسا کر دیا کہ پہر
اوس مین بجز ایک رمق کے اور کچھ باقی نہ رہا۔

پہر ابن مسعود اوس کی طرف ہو کر نکلے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تہا کہ اوسے مقتولون مین دیکھین
ابن مسعود نے اوسے دیکھا تو اوسمین کچھ رمق جان باقی تہی وہ کہتے ہین۔ کہ مین نے اپنا پانون
اوسکی گردن پر رکھا۔ اور کہا اے اللہ کے دشمن اللہ نے کیا تجھے تباہ کر ڈالا۔ کہا مجہی کیا تباہ کیا
کیا مین ایک آدمی سے کچھ بڑہ کر ہون۔ سو ایک کو تم نے قتل کر دیا۔ مجھے یہ بتا کہ غلبہ کس کو رہا
مین نے کہا اللہ اور اوس کے رسول کو۔ پہر ابوجہل نے کہا کہ اے بکریون کے چرواہے تو تو بری

دشوار گزار جگہہ پر چڑہ گیا - عبد اللہ کہتے ہین - مین نے کہا - کہ مین تیرا قاتل ہون - کہا یہ اول ہی مرتبہ نہین ہے کہ غلام نے اپنے آقا کو قتل کیا ہو - لیکن آج جس بات کا مجھے بڑا رنج ہے وہ یہ ہے کہ تو نے مجھے قتل کیا - اور کسی شخص نے مطیین اور احلاف مین سے مجھے نہ مارا - پہر عبد اللہ بن مسعود نے اوس کے تلوار ماری - اور اوسکا سر اون کے پیرون مین آگرا - اوسے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس اُٹھا لائے - آپنے اوسے دیکھکر سجدۂ شکر ادا کیا -

۱۴۳ - امیہ بن خلف اور اوس کے بیٹے کا قتل بلال کے سبب سے - عبد الرحمن بن عوف نے کچھہ زرہین لوٹی تھین اسی مین اون کا امیہ بن خلف اور اوس کے بیٹے علی پر گزر ہوا - وہ بولے کہ ان زرہون سے تو اگر ہمین گرفتار کرے تو بہتر ہے - اونہون نے زرہین پہینک دین اور باپ بیٹے دونو کو پکڑ لیا - اور اونہین لے چلے - پہر امیہ نے پوچھا - کہ یہ کون شخص ہے جسکے سینہ پر شتر مرغ کے پر لگے ہوئے ہین - عبد الرحمن نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہے امیہ نے کہا یہی شخص ہے کہ جس نے ہم پر یہ سب آفت ڈالی ہے اسی مین بلال نے امیہ کو دیکھا - جس نے اونہین مکہ مین بڑے عذاب مین مبتلا کر رکھا تھا - کہ وہ اونہین مکہ کی گرم چٹانون پر لیجاتا - اور چیت لٹاتا اور حکم دیتا تھا - تو بڑا پتہر اون کے سینہ پر رکھدیا جاتا تھا - اور کہتا تھا کہ جب تک تو محمد کے دین کو نہ چھوڑے گا تب تک مین تیرے ساتھہ یہی سلوک کرتا رہون گا - بلال کہتے تھے اَحَدٌ اَحَدٌ (خدا ایک ہے خدا ایک ہے) جب بلال نے اوسے دیکھا - تو کہا کہ امیہ رئیس الکفار ہے - اگر وہ بچ گیا تو مین نہ بچون گا پہر اونہون نے پکارا - کہ یا انصار اللہ رئیس الکفار امیہ بن خلف اگر وہ بچ گیا تو مین نہین بچون گا - یہ سنتے ہی مسلمانون نے اوسے گھیر لیا - اور امیہ اور اوس کے بیٹے کو مار ڈالا - عبد الرحمن کہتے ہین بلال پر خدا رحمت کرے - میرے زرہین بہی گئین - اور

اون کے سبب سے قیدی بھی میرے ہاتھ سے گئے۔

۱۶۴- حنظلہ بن ابی سفیان کا قتل علی کے ہاتھ سے اور ابو البختری کا قتل۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب بھی مارا گیا۔ اوسے حضرت علی نے مارا تھا۔ جب مشرکون کو شکست ہوگئی۔ تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ابو البختری بن ہشام کو کوئی قتل نہ کرے۔ کیونکہ جب آپ مکہ مین تھے تو اوس وقت وہ آپ کے ساتھ نرمی سے پیش آتا تھا۔ اور نقض صحیفہ مین بھی اوس نے بڑی کوشش کی تھی۔ مجذر بن زیاد البلوی سے اوس کا سامنا ہوگیا جو انصار کا حلیف تھا۔ ابو البختری کے ساتھ ایک رفیق بھی تھا۔ مجذر نے ابو البختری سے کہا۔ کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تجھے قتل نہ کیا جائے ابو البختری نے کہا کیا میرے رفیق کے قتل کو بھی منع کیا ہے۔ مجذر نے کہا نہین اوس کے قتل کو تو منع نہین کیا۔ تو کہا مین اور وہ دونو ساتھ ساتھ مرین گے۔ تاکہ قریش کی عورتین نہ کہین مین نے زندگی کے واسطے رفیق کو چھوڑ دیا۔ پھر وہ مارا گیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اس کی خبر دی گئی۔

۱۶۵- عباس بن عبد المطلب کی گرفتاری۔ بعد ازان قیدیون مین عباس پکڑے آئے ابو الیسر نے اونہین گرفتار کیا تھا اور مشکین باندھکر لایا تھا۔ عباس بڑے موٹے جسیم آدمی تھے۔ لوگون نے ابو الیسر سے پوچھا۔ کہ تو نے اونہین کس طرح قید کیا۔ کہا ایک شخص نے میری مدد کی۔ اور مین نے اونہین گرفتار کر لیا۔ اس سے پیشتر مین نے اوس شخص کو کبھی نہین دیکھا تھا۔ اوس کی شکل ایسی ایسی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک بڑے فرشتہ نے اس مین تیری مدد کی تھی۔ جب عباس کو قید مین رات ہوگئی۔ تو رسول اللہ صلعم کو نیند نہ آئی۔ اور ابتداے شب مین برابر جاگتے رہے۔ رسول اللہ کے اصحاب نے کہا۔ کہ آج آپ کیون نہین سوتے۔ آپ نے فرمایا کہ عباس تو بندھے ہین اور اوس سے بیتاب

ہو رہے ہین۔ اس سے مجھے نیند نہین آتی ہے۔ اس واسطے لوگ اُٹھے اور اونہین جا کر کھول دیا۔ تب رسول اللہ صلعم کو نیند آئی۔ اور آپ نے آرام فرمایا۔

۱۶۶۔ رسول اللہ کا بنی ہاشم کو پناہ دینا اور ابو حذیفہ

رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے کہا تہا۔ کہ آج مجھے بنی ہاشم وغیرہ کے وہ لوگ معلوم ہوگئے۔ جو اپنی مرضی کے خلاف نکل کر لڑائی مین آئے تھے۔ اگر کوئی شخص بنی ہاشم مین سے کسی کو دیکھے تو اوسے قتل نہ کرے۔ اور عباس بن عبد المطلب کو قتل نہ کرے۔ کیونکہ وہ بھی اپنی مرضی کے خلاف نکل کر آئے ہین۔ یہ سنکر ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے کہا۔ کیا ہم اپنے ابنا اور اپنے آبا اور بہائیون کو تو قتل کرین اور عباس کو چھوڑ دین۔ اگر وہ میرے ہاتھ آگیا تو مین اوس کے منہ مین تلوار کی لگام چڑہاؤن گا۔ جب یہ بات نبی صلعم نے سنی۔ تو حضرت عمر سے کہا۔ ابو حفص تم نے ابو حذیفہ کا قول سنا وہ رسول اللہ کے چچا کے منہ پر تلوار مارتا ہے۔ ابو حذیفہ کہا کرتا تہا۔ کہ یہ بات سنکر مجھے اس کے بعد ہمیشہ خوف رہا۔ اور مین چاہتا تھا کہ اس کا کفارہ دون۔ اس کا کفارہ بجز شہادت کے اور کچھ نہین ہے۔ چنانچہ وہ یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوا۔

۱۶۷۔ اعتقادی باتین کہ فرشتے لڑائی مین شریک تھے

رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تہا کہ مین نے جبرئیل کو دیکھا کہ اون کے ہونٹون پر گرد و غبار تھا۔ اس پر بنی غفار کے ایک شخص نے کہا۔ کہ مین اور میرا ایک چچیرا بہائی دونو لڑائی کا تماشہ دیکھنے آئے تھے۔ اور ایک پہاڑ پر چڑہے تھے جہان سے بدر کا مقام نظر آتا تھا۔ دونو مشرک تھے اور دیکھتے تھے کہ کسے فتح و شکست ہوتی ہے۔ تاکہ ہم بھی لوٹ مین شریک ہوجائین۔ اسی مین ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے پاس آیا۔ اوسمین ہم نے گھوڑون کی آواز سنی اور کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ حیزوم آگے بڑہو۔ غفاری کہتا ہے۔ کہ اس پر میرا چچیرا بہائی تو وہین مرگیا۔ اور مین بھی ہلاک ہونے کے

قریب ہو گیا - مگر سنبھل گیا -

ابو داؤد المازنی نے بیان کیا ہے - کہ مین مشرکین مین سے کسی کے پیچھے جاتا - اور چاہتا کہ اوسے مار ڈالون - کہ میری تلوار اوس تک پہونچنے سے پہلے اوس کا سر نیچے کٹ کر گر جاتا تھا - اس سے مین جانتا تھا کہ اوسے کسی اور نے قتل کیا ہے - اور سہل بن حنیف نے بیان کیا ہے - کہ ہم مین سے کوئی کوئی اپنی تلوار سے مشرکین کی طرف اشارہ کرتے تھے کہ ہماری تلوار پہونچنے سے پہلے ہی اون کے سر کٹ کٹ کر نیچے گر پڑتے تھے -

۱۶۸ - مشرک مقتولون سے رسول اللہ کا خطاب اور ابو حذیفہ -

غرض جب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہزیمت دیدی - اور جو لوگ اون کے قتل و اسیر ہونا تھے وہ ہو گئے - تو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا - کہ ان مقتولون کو ایک گڑھے مین ڈالدیا جائے - اور وہ اوس مین ڈالدے گئے مگر امیہ بن خلف کی لاش رہ گئی - کیونکہ وہ اتنا پھول گیا تھا - کہ زرہ اوس کے بدن مین جکڑ گئی تھی جب لوگ گئے اور چاہا - کہ زرہ اوسکی نکالین تو اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے - اس لیے اوس پر مٹی اور پتھر ڈالکر اوسے چھپا دیا جب لوگون کو گڑھے مین ڈالا - تو رسول اللہ صلعم وہان آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گڑھے والے لوگو - تم نبی کے خاندان والے ہو - مگر اپنے نبی سے بہت ہی بری طرح پیش آئے - تم نے اوسے جھٹلایا اور اور لوگون نے اوس کی تصدیق کی - پھر فرمایا اے عتبہ اے شیبہ اے امیہ بن خلف اے ابی جہل بن ہشام اور جو گڑھے مین تھے اون کے نام لے لیکر کہا - وہ بات تمہین سچی دکھائی دی یا نہین جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا - مجھ سے جو اوس نے وعدہ کیا تھا - وہ تو سچ سچ اوس نے کر دکھایا - اس پر اصحاب نے عرض کیا کیا آپ مُردون سے باتین کرتے ہین - آپ نے فرمایا جو کچھ مین کہتا ہون اوسے وہ

ایسے ہی سنتے ہین جیسے تم سنتے ہو صرف فرق یہی ہے کہ وہ جواب نہین دے سکتے۔

جب رسول اللہ صلعم نے گڑھے والون سے اوپر کی باتین مخاطب ہوکر فرمائین تو ابو حذیفہ بن عتبہ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ اور کراہیت کے آثار دکھائی دئے۔ آپنے کہا ابو حذیفہ تجھے اپنے باپ کا کچھ خیال ہوا ہے۔ ابو حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے باپ کی طرف سے اور اوس کے مارے جانے کی نسبت تو کچھ خیال نہین ہوا۔ مگر مجھے یہ تعجب آتا ہے۔ کہ وہ صاحب عقل اور بڑے فضل والا شخص تھا مجھے امید تھی کہ وہ مسلمان ہوجائیگا۔ اب جب کہ مین نے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت مین ہی مرگیا۔ تو اوس سے مجھے بڑا افسوس ہوا اس پر رسول اللہ نے ابو حذیفہ کی نسبت دعائے خیر فرمائی۔

۱۶۹۔ مال غنیمت کی نسبت اختلاف اور اوس کی تقسیم۔

پھر رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تو جو کچھ مال و اسباب کفار کے لشکر مین تھا وہ سب جمع کیا گیا۔ مگر اوس کی نسبت مسلمانون مین اختلاف ہوا۔ جنہون نے جمع کیا تھا وہ کہنے لگے۔ کہ یہ مال ہمارا ہے۔ اور جو لوگ دشمنون سے لڑتے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر ہم اون سے نہ لڑتے اور اونہین نہ روکتے تو تم کو یہ مال کیسے ملتا۔ ادہر جو لوگ کہ عریش کے پاس رسول اللہ کی حراست پر کھڑے تھے کہنے لگے کہ تم لوگ ہم سے زیادہ حقدار نہین ہو۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ یہ مال ہماری آنکھون کے سامنے پڑے تھے اور کوئی اون کا حفاظت کرنے والا نہ تھا ہم چاہتے تو اوسی وقت اوسے لے سکتے تھے۔ مگر ہم نے دیکھا کہ کہین دشمن رسول اللہ پر حملہ نہ کرین۔ اس سے ہم آپ کی حراست پر کھڑے رہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے انفال یعنی مال غنیمت کو اون لوگون کے ہاتھون سے لے لیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اوس کا اختیار عطا فرمایا۔ آپ نے اوسے مسلمانون کے درمیان علی السویہ تقسیم کردیا۔

۱۷۰ - فتح کی خوشی اور بی بی رقیہ کا انتقال پھر رسول اللہ صلعم نے عبداللہ بن رواحہ کو مدینہ کی اہل العالیہ کی طرف اور زید بن حارثہ کو اہل السافلہ کی طرف فتح کی خوشخبری سنانے کو بھیجا - جس وقت زید وہان پہونچا ہے - تو رقیہ بنت رسول اللہ صلعم کو قبر مین گاڑ کر مٹی دے چکے تھے یہ رقیہ حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تھین جنہین رسول اللہ صلعم قسم دیکر مدینہ چھوڑ آئے تھے -

جب رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے - اور آپ سے لوگ ملے تو لوگون نے آپ کو مبارکبادیان دین - اور اس فتح کی خوشی کا اظہار کیا - اس پر سلمہ بن سلامہ بن وقش الانصاری نے کہا - کہ جن دشمنون سے ہمارا مقابلہ ہوا - وہ بوڑھے پسلیان نکلے ہوئے تھے جیسے دہنگنا وسئے ہوئے اونٹ دبلے ہوتے ہین - اونہین ہم نے ذبح کر دیا - رسول اللہ نے مسکرا کر فرمایا "اسے برادر کیا کہتا ہے یہ قریش کے سادات تھے"

۱۷۱ - نضر اور عقبہ کا قتل - جو قیدی پکڑے آئے تھے اون مین نضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی معیط بھی تھے آپ نے حضرت علی کو حکم دیا - کہ نضر کو قتل کر دین - علیؑ نے اوسے صفرا کے مقام پر قتل کر دیا - اور عاصم بن ثابت سے آپ نے کہا کہ عقبہ بن ابی معیط کو مار ڈالے - جب عاصم نے چاہا کہ اوسے قتل کرے - تو عقبہ بڑا گھبرایا - اور کہا کیا مین اون کے یعنی قیدیون کے برابر نہین ہون (جو مجھ سے فدیہ نہین لیتے اور قتل کرتے ہو) پھر کہا اے محمد بچون کے لیے کون رہیگا - آپ نے فرمایا آگ - پھر عاصم نے اوسے عرق الظبیہ مین کھڑا کر کے مار دیا -

۱۷۲ - رسول اللہ کا سلوک قیدیون کے ساتھ اور سہیل اور بی بی سودہ - انہین قیدیون مین سہیل بن عمرو بھی تھا - جسے مالک بن دخشم الانصاری نے اسیر کیا تھا

جب اوسے رسول اللہ کے پاس لائے۔ تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے کہ مین اوسکے دو نو دانت نکالڈالون۔ تاکہ وہ آیندہ آپ کے برخلاف کبھی خطبہ کرنے کو کہڑا نہ ہو۔ اس سہیل کا اوپر کا لب کٹا ہوا تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا عمر اوسے چہوڑدو۔ یہ ایسے خطبہ کرے گا کہ تم اوس کی تعریف کروگے۔ چنانچہ جس وقت رسول اللہ صلعم کی وفات ہوئی ہے تو ایسا ہی ہوا۔ جسکا ذکر ہم انشا اللہ ردّت کے حال مین بیان کرینگے

(دیکھو نمبر ۲۰۵ حاشیہ)

جب رسول اللہ مدینہ تشریف لائے تو سودہ بنت زمعہ نبی صلعم کی بی بی نے سہیل سے کہا کہ تم نے اپنے ہاتھ فاتحین کے ہاتھون مین ایسے دیدئے جیسے عورتین دیدیا کرتی ہین۔ عزت کے ساتھ کیون نہ مرگئے۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو سنکر فرمایا۔ سودہ کیا اللہ اور اللہ کے رسول کے مقابلہ مین تم ایسا کہتی ہو۔ بی بی سودہ بولین۔ کہ یہ الفاظ اوسے دیکھکر میرے منہ سے بیساختہ نکل گئے۔

رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تہا۔ کہ اسیرون کے ساتہ اچھی طرح سے پیش آئین اور اونہین آرام سے رکہین۔ اس لئے جن لوگون کے پاس قیدی تہے اون کا یہ حال تھا۔ کہ کہانا جب کہاتے تو پہلے اپنے قیدیون کو کہلا لیتے تہے۔

۱۷۳۔ قریش کی تباہی کی خبر مکہ مین پہونچنا اور ابولہب کی موت اور اسود کے اشعار۔ قریش کی تباہی کی خبر سب سے اول مکہ مین حیسمان بن ایاس الخزاعی نے پہونچائی تہی جب یہ مکہ مین آیا۔ تو لوگون نے پوچہا کہ کہو کیا خبر ہے۔ کہا عتبہ شیبہ ابوالحکم نبیہ منبہ حجاج کے بیٹے اور بڑے بڑے قریش کے سردار مارے گیے۔ صفوان بن امیہ جو وہان موجود تہا کہنے لگا کہ اس کے ہوش جاتے رہے ہین۔ اس سے پوچھو کہ مین کون اور کہان ہون لوگون نے اوس سے پوچہا کہ صفوان کہان ہے۔ حیسمان نے کہا۔ وہ یہ میرے سامنے

مجرمین بیٹھا ہے اور اوسکا باپ اور بہائی جس وقت مارا گیا ہے تو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے
اس قریش کے قتل کی خبر مکہ مین پہونچنے کے نو روز بعد ابو لہب بہی مکہ مین مرگیا -

جب قریش نے اپنے عزیز و اقارب کے قتل کا حال سنا تو اونہون نے نوحہ وزاری کرنا شروع کیا - پہر بولے کہ اس گریہ وزاری سے تو محمد اور اوس کے اصحاب خوش ہونگے ہرگز رونا نچاہیئے - اور قیدیون کے فدیہ کے لیے بہی کسی کو مت بہیجو - کہین محمد فدیہ کی مقدار مین مبالغہ نہ کرنے لگے -

اسود بن عبد لیغوث کے تین بیٹے زمعہ عقیل حارث مارے گئے تہے - وہ اپنے بیٹون پر رونا چاہتا تھا - کہ اسی مین اوس نے ایک رونے والی عورت کی آواز سنی - چونکہ اوسکی بینائی جاتی رہی تہی اپنے غلام کو بہیجکر اوس سے دریافت کرایا - کہ کیا مقتولون پر رونے کی اجازت ہوگئی - تاکہ مین زمعہ پر روؤن - میرا دل اوس کے غم سے جل رہا ہے - یہ غلام لوٹکر خبر لایا - کہ وہ ایک عورت ہے جس کا اونٹ کھو گیا ہے اوس پر رو رہی ہے - اس پر اسود نے کہا ؎

اَتَبْکِی اَنْ یَضِلَّ لَہَا بَعِیْرٌ	وَیَمْنَعُہَا مِنَ النَّوْمِ السُّہُوْد

کیا یہ عورت اس پر روتی ہے - کہ اوس کا اونٹ کھو گیا ہے اور اوسکی بیچینی سے اوس کی نیند جاتی رہی ہے

وَلَا تَبْکِی عَلٰی بَکْرٍ وَلٰکِن	عَلٰی بَدْرٍ تَقَاصَرَتِ الْجُدُوْدُ

اوس سے کہدو کہ اونٹون پر نہ رو - بلکہ بدر والون پر رو - جہانکہ قسمت نے بڑی کوتاہی کی ہے -

عَلٰی بَدْرٍ سَرَاۃِ بَنِی ہُصَیْصٍ	وَمَخْزُوْمٍ وَرَہْطِ اَبِی الْوَلِیْدِ

اون بدر کے سردارون پر رو جو بنی ہصیص و بنی مخزوم اور ابو الولید کے خاندان والون سے تہے -

وَبکّی حَارثاً اسدَالاسود		فَبکّی اِن بکیتِ علیٰ عقیل
اگر تو روتی ہے تو عقیل پر رو - اور حارث پر رو جو شیرون کا شیر تھا -		
فما لابی حکیمۃ من ندید		وبکّیھم ولا تسمی جمیعاً
اور تو اون سب پر رو - فقط دل ہی مین ملال تہا کیونکہ ابوحکیمہ (یعنی ابوجہل) کا بہی کوئی نظیر نہین ہے -		
ولولا یوم بدر لم یسودوا		الا قد ساد بعدھم اناس
دیکھو ان عزت دارون کے مرنے کے بعد لوگ سردار بن گئے ہین - اگر یہ بدر کا واقعہ نہ ہوتا تو یہ لوگ کیسے سردار ہوتے		

لوگون سے مراد یہان اوس کی ابوسفیان سے ہے -

۱۷۴ - ابو وداعہ عباس عقیل نوفل اور عتبہ کا فدیہ دیکر چہوٹنا

پہر قریش نے قیدیون کے چہڑانے اور فدیہ دینے کے واسطے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجے - سب سے اوّل ابو وداعہ السہمی کا فدیہ دیا گیا - اوس کے بیٹے مطلب نے فدیہ دیا تہا - عباس نے اپنا فدیہ خود دیا تہا - اور عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب کا اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو بن جحدم کا بہی اونہین نے دیا تھا - اس کا جب رسول اللہ صلعم نے اونہین حکم دیا - تو کہنے لگے - کہ میرے پاس تو مال نہین ہے - رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ مال کہان ہے جو تم نے ام الفضل کے پاس رکہا تھا - اور کہا تہا - کہ اگر مین مارا جاؤن تو اتنا فضل کا اور اتنا عبداللہ کا اور اس قدر عبید اللہ کا ہے - عباس نے کہا - یہ بات تو میرے اور اُم الفضل کے علاوہ اور کسی کو نہین معلوم ہے - مین جانتا ہون کہ آپ خدا کے رسول ہین - پہر اپنا اور اپنے دونون بہائیون اور اپنے حلیف کا فدیہ دیا - عباس جب پکڑے گئے - تو اون کے پاس تیس[۳۰] اوقیہ سونا بہی نکلا تھا (جو ساڑہے تیرہ چہٹانک کے قریب ہوتا ہے) عباس نے کہا کہ اسے بہی فدیہ کے حساب مین مجرا لیا جائے مگر نبی صلعم نے

فرمایا۔ کہ یہ تو ہمین اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ یہ اوسمین مجرا نہین ہوسکتا۔

۱۷۵۔ ابوسفیان کا سعد کو پکڑ کر اپنے بیٹے عمرو کو اوس کے بدلہ مین چھڑانا۔

انہین قیدیون مین عمرو بن ابی سفیان بہی تہا اوسے علیؑ نے گرفتار کیا تہا لوگون نے اوسکے باپ سے کہا کہ عمرو کا فدیہ دے۔ ابوسفیان نے کہا یہ نہین ہوسکتا کہ میرا آدمی بہی مارا جاے۔ اور مین فدیہ بہی دون میرا ایک بیٹا حنظلہ مارا گیا۔ اور اب دوسرے بیٹے عمرو کا فدیہ دون۔ اس لیے اوس نے فدیہ نہ دیا اور اوسے قید مین ہی چہوڑ رکہا۔ پہر جب سعد بن النعمان الانصاری عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو آیا۔ تو ابوسفیان نے اوسے پکڑ لیا۔ قریش کا یہ قاعدہ تہا کہ وہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے سے کچھ تعرض نہین کیا کرتے تہے۔ ابوسفیان نے اوسے قید کرلیا کہ عمرو کے بدلے اوسے فدیہ مین دے اور کہا ؎

تفاقد تم لا تسلموا السید الکہلا	اَرھط بن اکال اجیبوا دعاءہ
ای کناو کے بیٹے کے لوگو۔ تم اُسکے پکار کو سنو تم نے اوسے کہو دیا ہے لیکن تمہین چاہیے کہ اوسے چہوڑو مت۔ وہ تمہارا بڑا بوڑہا ہے	
لئن لم یفکوا عن اسیرهم الکبلا	فان بنی عمرو لئام اذلۃ
اگر بنی عمرو نے اپنے اسیر کو قید سے آزاد نہ کرایا تو وہ بڑے ہی لئیم اور ذلیل سمجھے جائین گے۔	

اس واسطے بنی عمرو بن عوف نبی صلعم کے پاس گئے۔ اور عمرو بن ابی سفیان کو آپ سے مانگا۔ اور سعد کے عوض اوسے دیکر ابوسفیان سے سعد کو چہڑا لیا۔

۱۷۶۔ ابوالعاص شوہر بی بی زینب بنت رسول اللہ اور اون کی گرفتاری و اسلام وغیرہ

انہین قیدیون مین ابوالعاص بن الربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بہی تہا۔ جو رسول اللہ کی بیٹی زینب کا شوہر تہا۔ اور مکہ کے لوگون مین بڑا مالدار اور بڑے اعتبار والا اور تاجر تہا

اوس کی مان ہالہ بن خویلد بی بی خدیجہ زوجہ رسول اللہ کی بہن تھی - اوس نے رسول اللہ
سے کہا کہ زینب میرے بیٹے کو دیدیجئے رسول اللہ نے اوس سے نکاح کر دیا -
یہ واقعہ نزول وحی سے پیشتر کا ہے - جب آپ پر وحی آنے لگی تو بی بی زینب
آپ پر ایمان لے آئین - اوس وقت رسول اللہ صلعم مکہ مین تھے اور ایسے
مغلوب ہو رہے تھے کہ اون کے شوہر اور زوجہ مین تفریق نہ کرا سکے -

پھر جب قریش بدر کو آئے تو ابو العاص بھی اون کے ساتھ آیا - اور اسیر ہو گیا
اسکے بعد جب قریش نے اسیرون کے چھڑانے کے واسطے آدمی بھیجے - تو بی بی
زینب نے بھی اپنے شوہر ابو العاص کا فدیہ بھیجا - اور فدیہ مین وہ قلادہ بھیجا جو
بی بی خدیجہ نے انہین دیا تھا (قلادہ عورتون کے گلے کی حمیل ہوتی ہے) جب
رسول اللہ نے اوس قلادہ کو دیکھا - تو آپ کو بہت ہی رقت آئی اور کہا اگر آپ لوگ
چاہین تو اوس اسیر کو چھوڑ دین اور جو کچھ اوس نے بھیجا ہے وہ بھی اوسے
واپس کر دین - لوگون نے آپ کے فرمانے کی تعمیل کی - اور اسیر کو چھوڑ دیا - اور
قلادہ بھی واپس کر دیا -

مگر رسول اللہ صلعم نے اوس سے وعدہ لے لیا - کہ وہ زینب کو مدینہ بھیجدے - پھر ابو العاص
مکہ چلا گیا - اور رسول اللہ نے زید بن حارثہ اپنے مولی کو اور ایک اور شخص کو انصار مین
سے مکہ روانہ کیا - کہ بی بی زینب کے ساتھ مکہ سے آئین - جب ابو العاص مکہ آیا
تو زینب سے نبی صلعم کے پاس جانے کے لیے کہدیا - اونہون نے چھپے چھپے
سامان کیا - اور کنانہ بن الربیع ابو العاص کے بھائی نے اونہین اونٹ پر سوار کرایا -
اور اپنی توس لی - اور عین دن کے وقت نکل کر روانہ ہوا -

جب قریش نے یہ حال سنا تو وہ بہی اونکے پکڑنے کو نکلے - اور ذی طوی مین اونہین آ پکڑا
بی بی زینب حاملہ تہین - جب وہ لوٹین تو خوف کے سبب اون کا حمل گر گیا - اس پر
کنانہ نے تیر سنبہالے - پہر کہا جو کوئی پاس آئے گا اوسے مین مار ڈالونگا ابو سفیان
اوس کے پاس آیا اور کہا کنانہ تو زینب کو لیکر علانیہ چلدیا - لوگ جب سنین گے تو
کہین گے کہ قریش بڑے ضعیف اور ذلیل ہو گئے ہین - ہمین زینب کی گرفتاری کی
کوئی ضرورت نہین ہے - اس عورت کو لوٹا کرلے چل - تاکہ یہ مشہور ہوجائے کہ ہم نے
اوسے لوٹا لیا - پہر تو اوسی رات کو لیکر نکل - اور زید بن حارثہ اور اوس کے ساتھی کو اوسے
حوالہ کردے - چنانچہ کنانہ نے ایسا ہی کیا - اور وہ دونو اونہین رسول اللہ کے پاس لے
آئے - اور وہ آپ کے پاس رہنے لگین -

پہر جب فتح مکہ کے کچھ روز پیشتر ابو العاص مکہ سے شام کو چلا - اور اپنے اموال اور قریش کے
مال اسباب لیکر تجارت کے واسطے گہر سے نکلا - تو لوٹتے وقت اوسے رسول اللہ کا
ایک سریہ ملگیا - اور اوس کے پاس جو مال تہا وہ چہین لیا - اور وہ بہاگ کر بچ گیا -
پہر جب رات ہوئی تو خفیہ طور پر مدینہ مین زینب کے پاس آیا - اور صبح کو جب رسول اللہ
نماز کے واسطے باہر تشریف لائے تو تکبیر کہی - اور لوگون نے بہی تکبیر کہی - اسی مین
بی بی زینب نے عورتون کی صف سے پکار کر کہا - کہ مین نے ابو العاص کو پناہ دی
ہے نبی صلعم نے کہا مجہ کو مطلق اس کی خبر نہین ہے - لیکن مسلمانون مین یہ قاعدہ ہے
کہ ادنی سے ادنی آدمی بہی پناہ دینے کا حق رکہتا ہے اور زینب سے کہا کہ ابو العاص
سے تو خلوت نہ کرنا - وہ تیرے لئے حلال نہین ہے - اور سریہ کے لوگون سے کہا
کہ اگر تم چاہو تو جو کچھ تم کو غنیمت مین اوس سے ملا ہے اوسے واپس کردو - اور اگر واپس

نہ کرو تو وہ ایسی چیز ہے کہ خدا نے تمہین دی ہے - اور تم اوسکے زیادہ حقدار ہو - اونہون نے کہا یارسول اللہ ہم اوسے واپس کر دینگے پہر اوس کا سب مال ذرہ ذرہ اوسے واپس کر دیا -

پہر وہ مکہ کو چلا گیا - اور اوس کے پاس لوگون کا جو مال تہا وہ سب واپس کر دیا - اور اون سے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کہا کہ مین تو وہین مسلمان ہو جاتا - مگر مجہے اس کا خوف ہوا - کہ تم لوگ خیال کروگے کہ تمہارا مال کہانے کی خاطر مین نے ایسا کیا ہے -

پہر وہ مکہ سے مدینہ چلا آیا - اور نبی صلعم نے اوس کی بی بی پہلے ہی نکاح سے اوسکو دیدی - اور بعض کہتے ہین کہ جدید نکاح کر دیا تہا -

۱۶۷ - عمیر کا رسول اللہ کے قتل کو مدینہ آنا اور مسلمان ہو جانا -

پہر بدر کی لڑائی کے بعد عمیر بن وہب الجمحی اور صفوان بن امیہ نے مشورہ کیا یہ عمیر بڑا شیطان تہا - اور نبی صلعم کو اور آپ کے اصحاب کو بہت ایذا دیا کرتا تہا - اس وقت وہب کا ایک بیٹا بہی قیدیون مین تہا صفوان نے کہا بدر مین جو لوگ مارے گئے بہلا اب اون کے بعد زندگی کا کیا مزہ رہا - عمیر نے کہا سچ ہے - مجہہ پر اگر قرض نہ ہوتا اور بچون کے ضایع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا - تو مین محمد کے پاس جاتا اور اوسے جا کر قتل کر ڈالتا - صفوان نے کہا تیرا قرض مین دونگا اور تیرے بچون کو مین اپنے پاس اپنے بچون کے برابر رکہونگا - تو جا - اور محمد کو مار ڈال -

اوس نے کہا اچہا اور مدینہ کو چلدیا - اور نبی صلعم کے پاس حاضر ہوا - نبی صلعم نے حضرت عمر کو حکم دیا کہ اوسے اندر بلا لین حضرت عمر نے اوس کی تلوار کا پرتلہ پکڑ لیا - اور جو انصار آپکے

ساتھ تھے اون سے کہا۔ کہ اسے رسول اللہ صلعم کے پاس لیجاؤ مگر اس خبیث کی احتیاط کرتے رہنا۔ جب رسول اللہ صلعم نے اوسے دیکھا۔ تو کہا عمر اسے چھوڑ دو۔ اور عمیر سے کہا آگے آؤ۔ کیون آیا ہے۔ عرض کیا۔ مین اوس قیدی کے واسطے آیا ہون۔ فرمایا کہ سچ سچ کہو۔ عمیر نے کہا ہان یہی بات ہے اور کچھ بات نہین ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ تو اور صفوان فلان جگہہ بیٹھے تھے۔ اور وہان ایسی ایسی صلاح کی تھی۔ عمیر نے کہا بے شک اشہد انک رسول اللہ یہ بات سوا میرے اور صفوان کے کوئی نہین جانتا۔ الحمد للہ کہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت کی۔

پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اپنے بھائی کو دین کی باتین بتاؤ۔ اور قرآن پڑھاؤ۔ اور اوسکا اسیر چھوڑ دو۔ وہ قیدی اوس کے حوالہ کر دیا گیا۔

پھر اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مین مسلمانون کو بہت ہی ستایا کرتا تھا۔ مجھے آپ اجازت دیجئے کہ مین مکہ جاؤن اور اللہ کی طرف لوگون کو بلاؤن۔ اور کفار کو جا کر ستاؤن۔ جیسے مین آپ کے اصحاب کو ستایا کرتا تھا۔ رسول اللہ نے اوسے اجازت دی پھر عمیر مکہ آ کر وہان رہنے لگا۔ اور اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اوس کے سبب سے بہت لوگ مسلمان ہو گئے۔ جو کوئی اوس کا کہنا نہین مانتا اوسے بہت ستاتا تھا۔

۱۷۸۔ اسیران بدر کی نسبت حضرت عمر کی رائے کے بموجب وحی کا نازل ہونا اور مسلمان مقتولون کی تعداد۔

ایک شخص مکرز بن حفص بن الاخیف تھا۔ وہ سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا۔ قیدیون کے باب مین رسول اللہ صلعم حضرت ابو بکر عمر اور علی سے مشورہ لیا کرتے تھے ابو بکر نے کہا۔ کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ مگر حضرت عمر نے کہا۔ کہ نہین قتل کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم نے قتل کرنا منظور کیا اس وقت یہ آیت اللہ تعالیٰ

نے نازل فرمائی مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ط فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ط (نبی جب تک ملک مین کے کافرون کو نہ مارڈالے اوس کے پاس قیدیون کی بہتیر بہا رہنا مناسب نہین ہے۔ مسلمانو تم تو مال ومتاع دنیوی کے خواہان ہو۔ اور اللہ تم کو آخرت کی نعمتین دینا چاہتا ہے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اگر خدا کے یہان سے تمھارے اس قصور کی معافی کا حکم تحریری پہلے سے نافذ نہ ہوچکا ہوتا۔ توجو کچھ تم نے بدر کے قیدیون سے اون کو چھوڑ دینے کے بدلہ مین لیا ہے۔ اس قصور کی سزا مین ضرور تم پر بڑا ہی عذاب نازل ہوتا۔ اب تو خیر جو کچھ تم کو غنیمت سے ہاتھ لگا ہے۔ اوس کو حلال طیب سمجھ کر کھالو۔)

یہ قیدی تعداد مین ستر تھے۔ اسی عقوبت کے بدلہ احد کی لڑائی مین ستر مسلمان مارے گئے۔ اور رباعیہ رسول اللہ صلعم یعنی آگے کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ اور آپ کے سر کی کھوپری مین چوٹ آئی۔ اور خون بہ کر چہرہ مبارک تک آیا۔ اور آپ کے اصحاب پسپا ہوئے۔ اوس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ط قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ (کیا تم پر جب جنگ احد مین شکست کی مصیبت آن پڑی۔ حال آنکہ تم جنگ بدر مین اس سے دونی مصیبت اپنے دشمنون پر ڈال چکے تھے۔ تو یہی تم کہنے لگے۔ کہ یہ آفت کہان سے آگئی۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ یہ آفت آئی تو تمھارے اپنے کئے سے آئی)

مسلمان جو بدر مین مارے گئے۔ اون کی کل تعداد چودہ تھی۔ چھ مہاجرین مین سے تھے۔ اور آٹھ انصار مین سے۔

۱۷۹ - وہ لوگ جو لڑائی سے لوٹائے گئے اور وہ لوگ جو لڑائی مین نہ تھے اور غنیمت سے حصہ پایا | اور لڑائی کے وقت رسول اللہ صلعم نے بعض آدمیون کو چھوٹا سمجھ کر لوٹا دیا تھا اون مین تھے عبد اللہ بن عمر رافع بن خدیج براء بن عازب زید بن ثابت اُسید بن حضیر اور آٹھ آدمی ایسے تھے جو لڑائی مین نہین گئے تھے مگر رسول اللہ صلعم نے مال غنیمت مین سے اون کو حصہ دیا۔ وہ یہ تھے۔ عثمان بن عفان جنہین رسول اللہ صلعم اون کی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ کی تیمارداری کے سبب سے چھوڑ گئے تھے طلحہ بن عبید اللہ سعید بن زید ان دونو کو رسول اللہ نے قافلہ کی خبر لانے کو بھیجا تھا۔ ابو لبابہ جسے مدینہ پر آپ نے خلیفہ کیا تھا عاصم بن عدی جسے عالیہ پر آپ مقرر کر گئے تھے۔ حارث بن حاطب جسے آپ نے بنی عمرو بن عوف کی طرف کسی ضرورت سے واپس بھیجا تھا۔ حارث بن الصمہ جس کا بازو ادھا مین ٹوٹ گیا تھا۔ خوات بن جبیر جس کی تلوار ذوالفقار کے نیچے کا کنارہ بدر مین ٹوٹ گیا تھا۔

یہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی۔ اور بعض نے بیان کیا ہے عاص بن منبہ کی تھی جسے حضرت علی نے قید مین قتل کیا تھا۔ اور اوسکی تلوار لے لی تھی۔ یہ تلوار نبی صلعم کو ملی تھی۔ مگر آپ نے بعد مین حضرت علی کو دیدی تھی۔

غزوہ بنی قینقاع

۱۸۰ - یہود کی عہد شکنی اور رسول کا اون پر محاصرہ اور گرفتاری کے بعد عبد اللہ کے کہنے سے اونکا چھوٹنا۔ | جب رسول اللہ بدر سے لوٹ کر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ فتح نصیب کی۔ تو یہودی بہت جلے۔ اور حسد کرنے لگے۔ اور بغاوت پر کمر باندھی۔ اور جو عہد و مواثیق مسلمانون سے کئے تھے وہ توڑ دئے۔ رسول اللہ صلعم

جس وقت مدینہ ہجرت کرکے تشریف لاے تہے توآپ نے اون سے مصالحت کرلی تہی۔جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ حسد کرتے ہین۔ توآپ نے اونہین سوق بنی قنیقاع مین بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ دیکھو قریش کا کیا حال ہوا۔تمہین اوس سے نصیحت لینا چاہیئے اور چاہیئے کہ مسلمان ہوجاؤ تم جانتے ہو کہ مین نبی مرسل ہون۔ وہ بولے کہ محمد غرور نہ کرو جن لوگون سے کہ تمہارا مقابلہ ہوا ہے۔ وہ لوگ فنون جنگ سے واقف نہ تہے۔تم کو موقع مل گیا۔

غرض کہ یہی یہودی ہین جنہون نے سب سے اول نبی صلعم سے عہد شکنی کی ہے اسی زمانہ مین جب کہ یہ لوگ دشمنی اور کفر کی حرکتین کررہے تہے ایک مسلمان عورت سوق بنی قینقاع مین آئی۔ اور ایک سنار کے پاس کچھ اپنے زیور کے واسطے گئی۔ وہان یہود کا ایک شخص آیا۔ اور اوس کے درع کو پیٹہ تک کہول دیا۔اوسے معلوم بہی نہ تہا۔جب وہ کہڑی ہوئی تو اوس کا سب ستر برہنہ ہوگیا۔ اور اوسے دیکھ کر وہ سب ہنس پڑے۔ایک مسلمان بہی وہان موجود تہا۔ اوسے یہ حرکت دیکھکر سخت ناگوار گزرا۔ اور یہودی کو مار ڈالا۔ اور یہودیون نے رسول اللہ صلعم سے عہد توڑدیا۔ اور اپنے حصنون مین جا چہپے۔

اس پر رسول اللہ صلعم نے اون پر چڑہائی کی۔ اور پندرہ روز تک اون کا محاصرہ کیا۔ آخر کار وہ آپ کے حکم پر بلا شرائط قلعون سے نکلے۔ اور اون کی مشکین باندہی گئین رسول اللہ کو منظور تہا کہ اونہین قتل کردین۔ یہ خزرج کے حلیف تہے۔ اس واسطے عبداللہ بن ابی بن سلول اُٹہا۔ اور آپ سے اون کی سفارش کرنے لگا۔رسول اللہ نے اوس کی سفارش نہ سنی۔ اس پر عبداللہ نے اپنا ہاتہ آپ کے گریبان مین ڈالا۔ اس سے رسول اللہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دکہائی دینے لگے۔ اور فرمایا۔ کہ کمبخت ہٹ جا

عبداللہ نے کہا نہین مین جب تک نہین چھوڑون گا کہ آپ اون پر احسان نہ کرین - یہ موالی مین اور ان مین چارسو حاسر (ننگی پی) اور تین سو دارع (زرہ پوش) ہین - اور انہون نے مجھے احمر و اسود کے مقابلہ مین مدد دی ہے - واللہ مجھے شکستون کا خوف ہے آخر مجبوراً رسول اللہ نے کہا مین نے اونہین تجھے دیا - چھوڑ دو - لَعَنَهُم اللهُ وَلَعَنَهُ مَعَهُم (یہ کلمہ غالباً رسول اللہ کا نہین - راوی کی طرف سے ہے - رسول اللہ کی عادات کے منافی ہے) کہ ایسے الفاظ کہین -

۱۸۱ - ان یہودیون کا اخراج شام کو اور اول عید اضحیٰ مگر رسول اللہ صلعم اور مسلمانون نے اون کا سب مال و متاع لے لیا - اون کے پاس زمین نہین تھی - وہ سناری کا کام کرتے تھے - چونکہ رسول اللہ صلعم نے اون کے چھوڑنے کے ساتھ حکم دیا تھا کہ وہ یہان سے نکل جائین اس لیے وہ اپنے وطن سے نکل گئے - جس نے ان کو جا کر نکالا - اوسکا نام عبادہ بن الصامت الانصاری تھا - وہ اونہین ذباب تک لے گیا - پھر وہ شام کے ملک مین اذرعات کو چلے گئے - اور تھوڑی ہی مدت کے بعد ہلاک ہو گئے -

اس وقت رسول اللہ مدینہ پر ابو لبابہ کو خلیفہ کر گئے تھے - اور رسول اللہ کا لوا حمزہ کے پاس تھا - اور آپ نے غنیمت مسلمانون مین تقسیم کی تھی - اور اوس مین سے ایک خمس نکال لیا تھا - ایک قول کے بموجب یہی خمس سب سے اول لیا گیا ہے -

پھر رسول اللہ صلعم لوٹ کر مدینہ آئے - اور عید اضحیٰ کے روز شہر سے باہر عیدگاہ مین جا کر مسلمانون کے ساتھ نماز پڑھی - یہی عید اضحیٰ کی نماز ہے جو سب سے اول آپ نے پڑھی ہے - یہان دو بکریان آپ نے قربانی کی تھین - بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک ہی بکری تھی - یہی عید اضحیٰ ہے جو سب سے اول مسلمانون مین ہوئی ہے - اور رسول اللہ

کے ساتھہ اور بہی کتنے ہی مالداروں نے قربانی کی تہی۔

یہ غزوہ شوال مین بدر کے بعد ہوا ہے۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ صفر سنہ ۳ ہجری مین ہوا ہے
ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ غزوۃ الکدر کے بعد یہ غزوہ ہوا ہے۔

غزوۃ الکُدر

۱۸۲۔ رسول اللہ کا چشمہ کدر پر جانا اور بے لڑائی لوٹنا اور غالب کا سریہ۔

بن اسحق کہتا ہے۔ کہ یہ غزوہ شوال سنہ ۲ ہجری مین ہوا ہے۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے
کہ محرم سنہ ۳ ہجری کا واقعہ ہے۔ نبی صلعم نے سنا تہا کہ بنی سلیم اپنے ایک چشمہ پر جس کا نام
کدر تہا جمع ہوئے ہین۔ اس لیے رسول اللہ اوس چشمہ کی طرف روانہ ہوئی۔ مگر وہان کچھ لڑائی نہین
ہوئی (دشمن وہان سے چلدے تہے) اسوقت لوا علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔
اور مدینہ پر آپ ابن ام کلثوم کو خلیفہ کر گئے تہے۔ اور جب آپ لوٹ کر آئے ہین۔ تو آپ کے
ساتھہ اونٹ اور اون کے چرواہی بہی تہے۔ (یہ اونٹ اور چرواہے لوٹ مین آپ کو ملے
تہے۔ انہین مین ایک غلام یسار نام آپ کو ملا تھا جسے آپ نے آزاد کر دیا تہا۔) بعض لوگ
کہتے ہین۔ کہ آپ شوال کی دسوین تاریخ واپس آئے تہے۔

پہر آپ نے اپنی واپسی کے بعد غالب بن عبداللہ اللیثی کے ساتھہ بنی سلیم اور غطفان کی طرف
ایک سریہ بہیجا۔ اونہون نے اونہین جاکر قتل کیا۔ اور اونکے اونٹ لوٹ لائے۔ اس وقت مسلمانون
مین کے بہی تین آدمی شہید ہوئے تہے۔ اور شوال کے نصف مین لوٹ کر آئے تہے۔

غزوۃ السَّوِیق

۱۸۳۔ ابوسفیان کا مدینہ پر تاخت کرنا اور بہاگ جانا

جب بدر کے واقعہ کی خبر ابوسفیان نے سنی۔

تو اوس نے قسم کھائی کہ جب تک محمد پر غزا نہ کرون گا تب تک جنابت سے اپنا سر نہ دھوؤنگا (یعنی عورتون سے مباشرت نہ کرون گا) اس واسطے وہ دو سو سوار قریش کے لیکر نکلا۔ کہ اپنی قسم پوری کرے۔ اور رات مین مدینہ کو آیا۔ اور سلام بن مشکم نضیر کے سید سے ملا۔ اور اوس سے مسلمانون کے حالات معلوم کئے۔ پھر رات مین ہی نکل گیا۔ اور کچھ قریش کے آدمیون کو مدینہ بھیجا۔ وہ عریض کی وادی مین آئے جو مدینہ کے پاس ہے اور اوس کے خرماستان کو جلایا۔ اور وہان ایک انصار اور اوس کے حلیف کو قتل کیا۔ اس انصاری کا نام معبد بن عمرو تھا پھر یہ لوگ لوٹ گئے۔ اور ابو سفیان نے خیال کر لیا۔ کہ اوس کی قسم پوری ہوگئی۔

ادہر صریخ نے ابو سفیان کے آدمیون کو دیکھکر کوچ کیا اور فوراً مدینہ پہونچا۔ رسول اللہ صلعم اور آپ کے اصحاب بھی فوراً دشمنون کی تنبیہ کو روانہ ہوئے۔ مگر ابو سفیان نکل گیا۔ اور اون کے ہاتھ نہ آیا۔ ابو سفیان اور اوس کے رفقا نے یہ تدبیر کی کہ سویق (یعنی ستوون) کے تھیلے پھینکنا شروع کئے۔ جو اونہون نے اپنے کھانے کے لیے اپنے ساتھ رکھہ لیے تھے یہ ہی اون کا عام کھانا تھا۔ اور وہ اونہین بوجھ کم کرنے کے واسطے پھینکتے تھے اسی واسطے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق ہوگیا ہے۔

جب رسول اللہ صلعم اور مسلمان اس غزوہ سے لوٹے۔ تو چونکہ لڑائی نہین ہوئی تھی اس لیے مسلمانون کو شک گزرا کہ اس مین ہمین کچھہ ثواب جہاد کا نہین ہوگا۔ اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہمین اس غزوہ کا ثواب ملے گا یا نہین۔ آپ نے فرمایا ملے گا۔

ابو سفیان جب مکہ مین اپنا سامان روانگی کا کر رہا تھا تو اوس وقت اوس نے یہ اشعار کہے تھے

کُرّوا علی یثرب وجمعہم	فانما جمعت بکل نفل

یعنی یثرب اور اوس مسلمانوں کی جماعت پر حملہ کرو کیونکہ ان مین سے ہر ایک کے پاس مال غنیمت بہت جمع ہو گیا ہے۔

ان يك يوم القليب كان لهم	فانما بعده لكم دول

اگر یوم القلیب (یعنی یوم بدر) مین اون کو غلبہ رہا تو رہا اوسکے بعد اب تمہاری باری آئی ہے۔

آليت لا اقرب النساء ولا	يمس رأسي وجلدي الغسل

مین نے قسم کہائی ہے کہ اوس وقت تک نہ تو عورتون سے قربت کرون گا اور نہ اپنے سر اور بدن کو دہووٗن گا۔

حتى تبيروا قبائل الأوس والخزرج ان الفؤاد يشتعل

جب تک کہ اوس اور خزرج کے قبائل کو تم ہلاک نہ کر ڈالو گے جسکو دیکھ دیکھ کر دل مشتعل ہو رہا ہے۔

اس کا جواب کعب بن مالک نے اس طرح دیا تہا۔

يا لهف أم المسبحين على	جيش ابن حرب بالحرة الفشل

ابن حرب کے لشکر کی باعث جو سست و کاہل حرہ مین پڑا ہوا تہا اونکی ماں پر افسوس ہے جو ہنیوٗن سی دور دراز فاصلہ تہی (حرہ پتہریلی جلی ہوئی زمین کو کہتے ہین جو مدینہ

اذ يطرحون الرحال من شيم الطير	ويرقى في قنة الجمل

اس سبب سے کہ اوسکی لشکر کی لوگ بہ دنگی عادات کے موافق سامان سفر کو پہینکتے اور ابن حرب اونٹ کی پیٹ پر جانے کیلئے اوپر چڑہتا تہا)

جاؤا بجمع لو قيس مبركه	ما كان الا كمفحص الدئل

وہ ایسی جماعت کو ساتہ لیکر آئے تہے کہ اگر اوسکی قیام گاہ کو قیاس کیا جاوے تو نیولہ دکہتے ہی ایک جانور کو سوراخ سے کچہہ بڑہکر نہ تہا

عار من النصر والثراء ومن	ابطال اهل البطحاء والاسل

کیونکہ وہ نصرت اور مال و دولت اور اہل بطحاء کے دلاوروں اور نیزون سے بالکل خالی تہا۔

۱۸۴ - عثمان بن مظعون کی موت اور حسن بن علی کی پیدایش۔	اسی سال ذی الحجہ کے مہینے مین عثمان بن مظعون مرگیا اور بقیع مین دفن ہوا اور رسول اللہ صلعم نے اوسکی قبر پر علامت کے واسطے ایک پتہر رکہا

کہتے ہین کہ حسن بن علی بہی اسی سال پیدا ہوئے تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے اسی سال ہجرت سے بائیسوین مہینے کے شروع مین خلوت کی تہی اگر یہ قول صحیح ہو تو اول قول یقیناً باطل ہوگا۔

سنہ ۳ ہجری

۱۸۵ - بنی ثعلبہ پر ذی القصہ تک اور بنی سلیم پر	محرم سنہ ۳ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے سنا

نجران تک آپ کی چڑھائی۔ | کہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان اور بنی محارب بن حفص اکٹھے ہوئے ہین۔ کہ مسلمانون کو کچھہ نقصان پہونچائین اس واسطے آپ نے ساڑھے چار سو آدمی لیے اور اون کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ذی القصہ مین پہونچے تو ثعلبہ کا ایک شخص ملا رسول اللہ نے اوسے اسلام کی دعوت کی وہ مسلمان ہو گیا۔ اور کہا کہ مشرکین کو آپ کے آنے کی خبر مل گئی ہے۔ وہ پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپے ہین۔ اس لیے رسول اللہ لوٹ آئے اور کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ اس غزوہ مین آپ بارہ روز باہر رہے۔

اور اسی سال کے ماہ جمادی الاولی مین آپ بنی سلیم پر نجران مین گئے۔ اس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ بنی سلیم نجران مین فرع کے نواحی مین جمع ہوئے تھے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہونچی۔ تو آپ تین سو آدمی لیکر اون کی طرف گئے۔ اور جب نجران مین پہونچے تو معلوم ہوا۔ کہ وہ متفرق و پراگندہ ہو گئے ہین۔ اس لیے آپ لوٹ آئے۔ اور لڑائی نہین ہوئی اس غزوہ مین دس روز آپ باہر رہے۔ اور مدینہ پر ابن ام مکتوم کو آپ خلیفہ کر گئے تھے۔

کعب ابن الاشرف یہودی کا قتل

۱۸۶۔ کعب بن الاشرف کی عداوت مسلمانون سے اور اوس کے قتل کے لیے قبیلہ اوس کے مسلمانون کا جانا۔ | اسی سنہ مین کعب بن الاشرف مارا گیا۔ وہ قبیلہ طی کے بنی نبہان مین سے تھا اوس کی مان بنی النضیر سے تھی۔ اوسے قریش کا بدر کے مقام پر قتل بہت برا معلوم ہوا تھا اس واسطے وہ مکہ کو گیا۔ اور رسول اللہ کے برخلاف مکہ والون کو بھڑکایا اور اصحاب بدر پر رویا۔ اوس کا دستور تھا کہ مسلمان عورتون کی نسبت غزلین کہا کرتا اور اس طرح اون کو ستایا کرتا تھا جب وہ مدینہ کو لوٹ کر آیا تو رسول اللہ صلعم

نے فرمایا ایسا کوئی ہے کہ ابن الاشرف کا کام جا کر تمام کر دے - محمد بن مسلمہ الانصاری نے
کہا یا رسول اللہ مین یہ کام کرون گا - اور اوسے قتل کر ڈالونگا رسول اللہ نے کہا کہ اگر
تجھ سے ہو سکتا ہے تو تو جا اور اوسے مار ڈال - محمد نے کہا - یا رسول اللہ اس امر کی
تدبیر کرنے مین ہمین کچھ بیجا بات آپ کی نسبت کہنا پڑے تو اوس کا ہمین گناہ ہوگا -
آپ نے فرمایا - کہ کہو جو تمہین مناسب معلوم ہو - تم کو اوس کی اجازت ہے کچھ گناہ نہین
تب محمد بن مسلمہ سلکان بن سلامہ بن وقش جس کی کنیت ابو نائلہ تھی حارث بن
اوس بن معاذ جو کعب کا رضاعی بہائی تہا عباد بن بشر اور ابو عبس بن جَبر لکٹے ہوئے -
اور ابو نائلہ کو ابن الاشرف کے پاس آگے بہیجا - اوس نے جا کر اوس سے گفتگو چہیڑی
پہر ابن الاشرف سے کہا مین تیرے پاس ایک ضروری کام کو آیا ہون - اگر تو کسی سے
نہ کہے تو مین اوسے تجھ سے کہون - کہا اچھا مین کسی سے نہ کہون گا - ابو نائلہ نے کہا
کہ اوس شخص کا (یعنی محمد صلعم کا) آنا عربون کے لیے بڑا منحوس ہے - اوس نے ایسے
کام کئے ہین کہ جس سے ہمارے چارون طرف کے راستے چلنے پہرنے کے بند ہو گئے
ہین - کہانے پینے کے واسطے کہین سے سامان نہین آتا - ہمارے اہل و عیال تباہ
ہو رہے ہین - اور جانور بہی کہانے پینے کی سختی مین مبتلا ہین - کعب نے کہا - یہ تو مین نے
تجھ سے پہلے ہی کہا تھا - ابو نائلہ نے کہا - مین چاہتا ہون کہ تو ہمین کچھ غلہ مول دے
اور ہم تیرے پاس کوئی چیز رہن رکھدین گے - اور اوس کے ادا کرنے کا مضبوط قول قرار
کرین گے اس مین تیری مہربانی ہوگی - کعب نے کہا اچھا اپنے بچے میرے پاس رہن رکھدے
ابو نائلہ نے کہا اس سے تو تو یہ چاہتا ہے کہ ہم کو فضیحت کر ڈالے - میرے ساتھ اور بہی
آدمی ہین - وہ بہی مول لینا چاہتے ہین - آپ مہربانی کیجئے - اور ایک حلقہ (ہتیار) اپنے

پاس رہن رکھہ لیجئے۔ وہ مال کی کفالت کے لیئے کافی ہوگا۔ ابو نائلہ نے حلقہ کا ذکر جسکے معنی سلاح اور ہتیار کے ہین اس لیئے کیا تہا کہ ابن اشرف ہتیارون کو دیکھہ کر کچھہ اندیشہ نہ کرے۔ اور جب ابو نائلہ کے ہمراہیون کے پاس ہتیار ہون تو وہ نہین دیکھکر برا نہ مانے ابن الاشرف نے کہا۔ اچھا ہتیار ہی رکھہ دو وہ ہی کافی ہین۔

۱۸۷- مسلمانون کا کعب کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا یہود کو قتل کا حکم اور محیصہ و حویصہ

پھر ابو نائلہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ آیا۔ اور اونہین سب حال سے اطلاع دی پھر اونھون نے ہتیار لیے۔ اور ابن الاشرف کی طرف روانہ ہوئے رسول اللہ صلعم بقیع الغرقد تک اون کے ساتھہ گئے۔ اور اون کے حق مین دعا فرمائی۔ جب یہ لوگ کعب کے حصن تک پہونچے تو جا کر ابو نائلہ نے اوسے آواز دی۔ کعب نے اوسی زمانے مین نئی دلہن سے بیاہ کیا تہا۔ وہ گہر سے نکل کر ابو نائلہ کے پاس آیا۔ اور ان لوگون نے اوس سے ایک ساعت باتین کین۔ پہر ابن الاشرف شعب العجوز کی طرف چلا۔ یہ بہی ساتہہ ساتہہ چلے۔ اسی مین ابو نائلہ نے کعب کے سر کو ہاتھ لگایا۔ اور اوسے سونگہا۔ اور کہا کہ جیسی آج مین نے خوشبو سونگہی ہے ایسی کبہی نہین سونگہی۔ پہر وہ اور آگے بڑہا۔ اور پہر ابو نائلہ نے ایسے ہی کیا کہ جس سے کعب کو اطمینان ہوگیا۔ پہر تہوڑی دور اور آگے بڑہا۔ کہ یکایک ابو نائلہ نے پیچہے سے اوس کے سر کے بال پکڑ لیئے۔ پہر کہا اس اللہ کے دشمن کو مارو۔ اونہون نے تلوارون کے وار اوس پر کئے۔ اور اوس کا کام تمام کردیا۔ محمد بن سلمہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی مغول یعنی گپتی یاد آئی۔ جو میری تلوار مین تہی۔ اوسے مین نے لیا۔ اوس عدو اللہ نے ایسی چیخ ماری تہی۔ کہ گرد اگرد کا کوئی حصن ایسا نہ رہا تھا جہان آگ نہ جلائی گئی ہو۔ وہ کہتا ہے کہ مین نے اپنی گپتی کو اوس کی ناف پر رکہا۔ اور ایسے زور سے پیٹ مین گہسیڑا کہ پڑو کے

نیچے تک گُس گئی۔ جس سے وہ دشمن خدا گر گیا۔

اسی مار دہاڑ مین ہماری ہی کوئی تلوار حارث بن اوس بن معاذ کے بھی لگ گئی۔ اور وہ زخمی ہو گیا۔ وہ کہتا ہے کہ پہر ہم بعاث کی طرف نکلے۔ مگر حارث پیچھے رہ گیا۔ اس لیے ہم نے وہان کچھ توقف کیا خون کے نکلنے سے وہ کمزور ہو گیا تہا۔ پہر جب وہ ہمارے پاس آگیا تو ہم نے اوٹھا لیا۔ اور اوسے نبی صلعم کے پاس لے کر آئے۔ اور اوس دشمن خدا کے قتل کا حال سنایا رسول اللہ نے حارث کے زخم پر لب لگا دیا۔ پہر ہم سب اپنے اپنے گہرون کو چلے گئے۔ پہر جب صبح کو ہم نکلے تو معلوم ہوا کہ کوئی یہودی ایسا نہین ہے کہ جسے اپنی جان کا اندیشہ نہ ہو گیا ہو۔

پہر وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جس یہود کے مرد کو تم پاؤ اور قابو ہو تو اوسے قتل کر ڈالو۔ یہ سنکر محیصہ بن مسعود نے ابن سنینة یہودی کو پکڑا جو یہود کے بڑے تاجرون مین سے تہا۔ اور اُسے مار ڈالا۔ اوس سے وہ سودا مول لیا کرتا تہا محیصہ کے بہائی حُوَیصہ نے جو مشرک تہا کہا۔ کہ اے عدو اللہ تو نے اوسے مار ڈالا۔ اب تک تو اوسکی دی ہوئی چیزین تیرے پیٹ مین ہضم بہی نہین ہوئی ہین۔ محیصہ نے کہا کہ اوس کے مارنے کے واسطے مجہے اوس شخص نے حکم دیا تہا کہ اگر وہ مجہے تیرے مار ڈالنے کے لیے حکم دے تو مین تجہے بہی مار ڈالونگا۔ اوس نے کہا اگر یہی بات ہے تو حُویصہ بہی مسلمان ہو جائے گا۔ پہر کہا کہ تیرا دین تجہ پر ایسا غالب ہوا ہے کہ مجہے دیکہکر تعجب معلوم ہوتا ہے۔ پہر وہ بہی مسلمان ہو گیا۔

۱۸۸۔ عثمان کا نکاح ام کلثوم سے سائب کی پیدائش اور غزوہ انمار۔

اسی سنہ مین حضرت عثمان بن عفان کا ام کلثوم بنت نبی صلعم سے نکاح ہوا۔ اس کے بعد جمادی الاخری مین میان بی بی

ہم بستر ہوئے۔

اسی سنہ مین سائب بن زید نخیر کی بہن کا بیٹا پیدا ہوا۔

اور واقدی نے بیان کیا ہے۔ کہ اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم غزوہ انما کو جسے دوم
بہی کہتے ہین تشریف لے گئے تہے۔ اس کی نسبت ابن اسحق کے قول کا ذکر تو ہم اوپر کر چکے ہین

۱۸۹۔ زید بن حارثہ کا اول امیر ہو کر جانا اور قردہ مین قریش کو لوٹنا۔

اسی سنہ مین غزوہ القردہ ہوا ہے۔ جسمین امیر زید
بن حارثہ تہے۔ یہ اول سریہ ہے جس مین زید امیر
ہو کر نکلے ہین۔ اس کا قصہ اس طرح ہے کہ بدر کے بعد قریش کو اوس راستہ سے خوف
ہو گیا۔ جس سے وہ شام کو جایا کرتے تہے۔ اسواسطے اونہون نے عراق کا راستہ اختیار کر لیا تہا
اس وقت اون کے کچھہ لوگ جن مین صفوان بن امیہ اور ابو سفیان بہی تہے نکلے۔ ان کی
بڑی تجارت چاندی کی تہی۔ اور اون کا دلیل فرات بن حیان بن بکر بن وائل تہا۔ رسول اللہ صلعم
نے زید کو بہیجا۔ اور اونہون نے جا کر اونہین ایک چشمہ پر لیا جس کا نام قردہ تھا۔ اور اون کے
قافلہ کا مال و اسباب سب لوٹ لیا۔ مگر آدمی ہاتھہ نہ آئے۔ پہر زید یہ مال غنیمت رسول اللہ
کے پاس لائے۔ جو پچیس ہزار کا مال تہا۔ آپ نے اوس کے چار پانچوین حصہ مساوی
تقسیم کر دئے۔ زید فرات بن حیان کو بہی قید کر لائے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا۔

قردہ نجد مین ایک چشمہ ہے۔ علما کا اوس کے تلفظ مین اختلاف ہے۔ کوئی تو اوسے
فردہ بفائے مفتوحہ و رائے ساکن بتاتے ہین۔ اسی مین زید الخیل کا انتقال ہوا ہے جسکا
ذکر آیندہ آتا ہے۔ اور ابن الفرات نے اوسے کئی جگہہ قردہ باقاف لکھا ہے ابن اسحق
کہتا ہے کہ رسول اللہ نے زید بن حارثہ کو قردہ کی طرف بہیجا۔ جو نجد کے چشمون مین سے
ایک چشمہ ہے۔ ابن الفرات نے اسے بہی بفتح فا و را لکہا ہے۔ اگر یہ دو نو جدا جدا مقام

ہون تو تو خیر - ورنہ ابن الفرات نے ضرور ایک جگہ غلطی کی ہوگی -

ابو رافع یہودی کا قتل

۱۹۰ - رسول اللہ کے اذن سے قبیلہ خزرج کے آدمیون کا ابو رافع کو جا کر قتل کرنا۔

اسی سنہ کے مہینے جمادی الاخری مین ابو رافع سلّام بن ابی الحقیق مارا گیا یہ رسول اللہ کے برخلاف کعب بن الاشرف کی مدد کیا کرتا تہا - جب کعب بن الاشرف مارا گیا جسے اوس کے لوگون نے مارا تھا تو خزرج نے کہا واللہ رسول اللہ کے سامنے اوس تو ہم سے بڑہ کر رہنا نہ چاہئین - یہ دو تو قبیلہ دو سانڈ کی طرح جست کیا کرتے تھے - (یعنی اگر ایک کوئی کام کرتا تو دوسرا بہی اوس کی حرص سے کرتا تہا)

غرض خزرج نے آپس مین پوچہا - کہ رسول اللہ کا کون ایسا اور دشمن ہے جو ابن الاشرف کی طرح آپ سے دشمنی کرتا ہو - کسی نے کہا ابن الحقیق ہے جو خیبر مین رہا کرتا تھا - خزرج نے رسول اللہ صلعم سے اوس کے قتل کی اجازت مانگی - آپ نے اذن دیدیا - اس لیے خزرج مین سے عبد اللہ بن عتیک مسعود بن سنان عبد اللہ بن انیس ابو قتادہ اور خزاعی بن الاسود جو اون کا حلیف تھا نکلے - اور رسول اللہ نے اون پر عبد اللہ بن عتیک کو امیر بنایا - یہ روانہ ہوئے - او خیبر مین پہونچے - اور ابو رافع کے مکان پر راتا مین گئے اور جو دروازہ اوس کے گہر کا پایا اندر گہستے گہستے بند کرتے گئے - کوئی بہی کہلا نہ چہوڑا -

ابو رافع اوپر بالاخانہ پر رہا کرتا تہا - وہان کہٹکہٹایا - اندر سے اوس کی عورت نکلی اور پوچہا کہ تم کون ہو - کہا ہم لوگ عرب ہین اور کچھ غلہ خرید نا چاہتے ہین - عورت نے کہا - ابو رافع یہان ہے اوس کے پاس جاؤ - ہم اوس کے پاس گئے اور بالاخانہ کا دروازہ بہی بند کر دیا

دیکھین تو وہ فرش پر بیٹھا ہے۔ اونھون نے اوس کے قتل کے لیے اوس پر حملہ کیا۔ عورت چلائی۔ ایک شخص نے اونمین سے چاہا کہ اوسے مارڈالے۔ مگر جب اوسے یاد ہوا۔ کہ رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سے منع کیا ہے۔ تو وہ رُک گیے اور ابورافع کے تلوارین مارین عبداللہ بن انیس نے اپنی تلوار اوس کے پیٹ مین گسیڑدی اور پار نکالدی۔ پہر وہ اوسکے پاس سے باہر نکل آئے۔ عبداللہ بن عتیک کی نظر مین کچھ فرق تھا وہ زینہ پر سے گر پڑا۔ اور پیر مین سخت چوٹ آگئی۔ صرف ہڈی ٹوٹنے سے بچ گئی۔ اس واسطے اوسکے ہمراہیون نے اوسے اُٹھالیا اور لیجاکر کسی طرف چھپ گئے۔ یہودیون نے اونہین ہر طرف ڈہونڈہا لیکن جب وہ نہ ملے تو ابورافع کے پاس لوٹ گئے۔

پہر مسلمانون نے کہا۔ کہ بہلا یہ کیونکر معلوم ہو۔ کہ ابورافع مرہی گیا ہے۔ اس پر ایک اون مین سے لوٹا۔ اور لوگون مین ملکر ابورافع کے پاس پہونچا جس کے گرد لوگ جمع تھے۔ اور ابورافع کہہ رہا تھا۔ مین نے ابن عتیک کی آواز پہچانی ہے۔ پہر وہ جانے والا شخص کہتا ہے مین نے کہا ابن عتیک کہان ہے۔ اتنے مین اوس کی عورت چلائی۔ اور کہنے لگی وہ تو مرہی گیا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ آواز مجھے ایسی خوشش معلوم ہوئی۔ کہ ایسی کبھی نہین سنی تھی پہر وہ اپنے ساتھیون کی طرف چلا آیا۔ اور اونہین سب حال سنایا۔ اسی مین ناعی کی آواز آئی کہ ابورافع تاجر اہل الحجاز مرگیا۔

پہر یہ لوگ وہان سے چلے۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ آپس مین اس پر جھگڑا ہوا۔ کہ کس نے اوسے قتل کیا ہے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ اپنی اپنی تلوارین لاؤ جب تلوارین آئین تو اونہین آپ نے بغور دیکھا۔ اور عبداللہ بن انیس کی تلوار کو دیکھکر کہا کہ اس تلوار سے وہ مارا گیا ہے۔ اسمین طعام کا اثر دکہائی دیتا ہے۔

۱۹۱-ابورافع کے قتل کی دوسری روایت | ایک روایت اوس کے قتل کی اس طرح بھی بیان
کی جاتی ہے کہ رسول اللہ نے کچھ انصار کے آدمیون کو ابورافع یہودی کے قتل کو بھیجا تھا
جو حجاز کی سرزمین مین رہتا تھا - اور اون پر عبداللہ بن عتیک کو امیر مقرر کیا تھا ابورافع
رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا تھا - جب یہ لوگ وہان پہونچے - تو آفتاب غروب ہوگیا تھا
اور لوگ اپنے اپنے گھرون مین چلے گئے تھے - عبداللہ بن عتیک نے اپنے اصحاب
سے کہا کہ یہین ٹھیرے رہو - مین جاتا ہون - اور دروازہ والون کی خوشامد کرتا ہون -
شاید وہ دروازہ کھول دین - اور مین اندر چلا جاؤن - پھر وہ گیا - اور دروازہ کے قریب پہونچا
اور وہان کپڑا اوڑھ کر بیٹھ گیا گویا قضای حاجت کے لیے بیٹھا ہے - دربان نے آواز
دی کون ہے اگر آنا چاہتا ہے تو آؤ مین دروازہ بند کرتا ہون -

عبداللہ اندر چلا گیا - اور اوس نے دروازہ بند کرلیا - اور کنجیان ایک کھونٹی پر لٹکا دین
وہ کہتا ہے کہ پھر مین اُٹھا اور کنجیون کو لے لیا - اور اون سے وہ دروازہ کھولا -

ابورافع کا قاعدہ تھا کہ رات کو بالاخانون پر قصہ کہانیان سنا کرتا تھا - اور جب سونے
کو جاتا تو قصہ گو اوس کے پاس سے چلے آیا کرتے تھے - مین اوس پر چڑہا - اور جب کسی
دروازہ مین گیا اوسے مین نے اندر سے بند کرلیا - مین نے کہا کہ اگر وہ مجھے پہچان جائین گے
تو میرے پاس اوس وقت تک تو نہین آسکین گے کہ مین ابورافع کو مار نہ ڈالون -

وہ کہتا ہے کہ آخرکار مین اوس کے پاس پہونچا - دیکھتا کیا ہون وہ تو ایک بڑے اندھیرے
مکان مین ہے - اور اوس کے بچے چارون طرف اوس کے گرد ہین مجھے یہ بھی نہین معلوم
ہوتا کہ وہ کدھر ہے - مین نے کہا ابورافع - کہا تو کون ہے - اسی مین جہان آواز آئی تھی
مین نے اوس پر جا کر تلوار چلائی - وہ بولا کہ گھر مین کوئی شخص ہے اوس نے میرے تلوار ماری

وہ کہتا ہے کہ مین نے تلوار ماری اور پہر مین نے اوسے زخمی کر دیا۔ مگر ابہی وہ قتل نہین ہوا تہا۔ اس لیے مین نے تلوار کی نوک اوس کے پیٹ پر رکہی اور گہسیٹ کر اوس کے پیٹ کے پار کر دی جس سے مین جان گیا کہ اوس کا کام اب تمام ہو گیا۔

پہر مین نے دروازہ کہولنا شروع کیے۔ اور نکلتے نکلتے زینہ تک پہونچا۔ وہان مجہے خیال ہوا۔ کہ مین زینہ تک پہونچ گیا ہون مگر مین نے پانون جو رکہا تو مین گر گیا۔ چاندنی رات تہی میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ اوسے مین نے عمامہ سے باندہ لیا اور دروازہ کے پاس بیٹہہ گیا اور دل مین کہا کہ اوس وقت تک یہان سے نہ جاؤنگا۔ جب تک کہ مجہے یقین نہ ہو جاے کہ وہ مر گیا ہے۔ جب صبح کے وقت مرغ نے بانگ دی۔ تو ناعی اوٹہا۔ اور کہا ابورافع تاجر اہل حجاز مر گیا۔

اوس وقت مین اپنے اصحاب کی طرف گیا۔ اور کہا کہ اب اپنی نجات کی فکر کرو۔ اللہ تعالی نے تو ابورافع کو قتل کرا دیا۔ پہر مین نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور سارا حال آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پانون پہیلا۔ مین نے پہیلایا۔ تو آپ نے اوس کا مسح کیا جس سے مین ایسا اچہا ہو گیا۔ کہ گویا مجہے کچہہ دکہہ ہی نہ تہا۔

بعض لوگون نے یہ بہی بیان کیا ہے۔ کہ ابورافع ذی الحجہ ۴ھ مین مارا گیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۲۔ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے۔	اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے بی بی حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے۔ ماہ شعبان مین نکاح کیا۔ جو

پہلے خُنَیس ابن حذافۃ السہمی کی بی بی تہین۔ وہ اسی سال مر گیا تہا۔

غزوہ احد

۱۹۳۔ قریش کا بدر کے انتقام کے لیے جمع ہونا	اسی سنہ کے ماہ شوال کی ۷ تاریخ اور ایک روایت

ہونا اور عورتون کو ساتھ لیکر نکلنا۔ ہے کہ ۱۵ تاریخ کو غزوہ احد کا واقعہ ہوا۔ اور اس کی وجہ بدر کی لڑائی تھی۔ کیونکہ جب مشرکین مین وہ لوگ مارے گیے جن کا اوپر ذکر ہوا تو عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ وغیرہ جن جن کے آبا اور ابنا اور بھائی وغیرہ مارے گئے تھے اوٹھے اور ابوسفیان سے اور اون لوگون سے جن کا اس قافلہ مین تجارتی مال واسباب تھا جاکر کہا۔ کہ یہ جو تمہارے پاس مال ہے اس سے ہمین محمد کے مقابلہ مین مدد دو۔ تاکہ اوس سے ہم اپنا انتقام لے لین۔ اون سب نے اسے منظور کیا۔ اور لوگ لڑائی کے لیے تیار ہوئے۔ اور چار شخصون عمرو بن العاص ہبیرہ بن ابی وہب ابن الزبعری اور ابوعزۃ الجمحی کو چارون طرف بھیجا کہ وہ تمام عربون سے مدد مانگین۔ وہ لوگ گیے اور ثقیف اور کنانہ کے بہت آدمی جمع کیے۔ اور قریش نے بھی اپنے احابیش کو اور جو قبائل کنانہ اور تہامہ کے اون کے مطیع تھے اونہین جمع کیا۔

اور جبیر بن مطعم نے اپنے غلام وحشی بن حرب کو بلایا۔ جو حبشی تھا۔ اور ایسا حربہ مارتا تھا کہ بہت ہی کم خطا کرتا تھا۔ اور کہا کہ تو بھی لوگون کے ساتھ چل۔ اگر تو نے محمد کے چچا کو میرے چچا طعیمہ بن عدی کے بدلے قتل کر دیا تو تجھے مین آزاد کر دون گا۔

جب یہ قریش چلے تو اونہون نے اپنی بیبیون کو بھی ساتھ لیا۔ تاکہ لوگ بھاگین نہین ابوسفیان ان کا سپہ سالار تھا اوس نے بھی اپنی بی بی ہند بنت عتبہ کو ساتھ لیا۔ اور اور رئیس بھی قریش کے تھے۔ اونہون نے بھی اپنی عورتون کو ساتھ لیا تھا عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو اور حارث بن المغیرہ نے فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ ہمشیرہ خالد کو ساتھ لیا تھا۔ اور صفوان بن امیہ نے بریرہ یا برزہ بنت مسعود الثقفیہ ہمشیرہ

عروہ بن مسعود کو جو اوس کے بیٹے عبداللہ بن صفوان کی مان تہی ساتہہ لیا تہا - اور عمرو بن العاص نے ریطہ بنت منبہ بن الحجاج کو جو اوس کے بیٹے عبداللہ بن عمرو کی مان تہی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے سلافہ بنت سعد کو جو اوس کے بیٹون مسافع اور جلاس اور کلاب وغیرہ کی مان تہی ساتھ لیا تہا - ان عورتون کے پاس دف تہے اونہین بجابجا کر وہ مقتولین بدر پر روتین اور مشرکین کو اوس کے لیے لڑائی کے لیے برانگیختہ کرتی تھین -

۱۹۴ - ابو عامر انصاری کا مکہ والون سے جا ملنا اور قریش کا مدینہ آنا -

اور مشرکین کے ساتہہ ابو عامر الراہب الانصاری بہی تہا - رسول اللہ کو چہوڑ کر مکہ کو چلا گیا تہا - اور اوس کے پچاس غلام اور ایک روایت مین ہے کہ پندرہ غلام بہی لے گیا تہا - اور قریش سے کہتا تہا کہ جب محمد سے مقابلہ ہوگا تو اوس کے دو آدمی بھی ایسے نہ نکلین گے جو محمد کو چہوڑ کر اوس کے پاس نہ چلے آئین جب فریقین کا احد مین مقابلہ ہوا تو سب سے اول ابو عامر احابیش اور اہل مکہ کے غلامون کو لے کر نکلا - اور پکار کر کہا اے معشر اوس مین ابو عامر ہون - ادہر سے انصار نے جواب دیا - اے فاسق خدا تجہے غارت کرے - اس پر وہ قریش سے بولا - کہ میرے پیچہے میری قوم کے خیالات بگڑ گئے - پہر وہ اون سے خوب شدت کے ساتہہ لڑا - یہان تک کہ تیر مارنے مین کوتاہی نہ کی - اور ہند کی یہ کیفیت تہی کہ جب وہ وحشی کی طرف ہو کر گزرتی یا وحشی اوسکی طرف ہو کر گزرتا - تو کہتی ابو دسمہ جو اوسکی کنیت تہی - کہ کسی طرح میرا دل بہی ٹہنڈا کر اور اپنا دل بھی ٹہنڈا کر -

پہر قریش آئے اور عینین کے مقام پر ایک پہاڑ کے قریب اترے - یہان قناۃ کے قریب شورزمین مین وادی کے اوس کنارہ پر اونہون نے قیام کیا جو مدینہ کے قریب ہے -

۱۹۵ - حمزہ وغیرہ کی رائے کے بموجب اتفاق ...

جب رسول اللہ صلعم نے اور مسلمانون نے

کے ساتھہ رسول اللہ کا مدینہ سے نکلنا | سنا کہ قریش مدینہ آئے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین نے
خواب مین ایک گائے دیکھی ہے۔ اوس کی تاویل تو میرے نزدیک اچھی ہے۔ اور
مین نے دیکھا ہے کہ میری تلوار کی دہار گر گئی ہے۔ اور مین نے ایک اچھی زرہ پہنی ہے
سو وہ مدینہ ہے۔ اگر تم چاہو تو مدینہ مین ہی رہو۔ باہر مت جاؤ۔ دشمن جہان ہین وہین
اونہین پڑا رہنے دو۔ اگر وہ وہان پڑے رہے تو اون کو خود نقصان ہو پہنچے گا۔
اور اگر وہ بڑہکر ہم پر مدینہ مین آئے تو ہم اون سے یہان لڑین گے۔ یہی راے جو
رسول اللہ صلعم کی تہی عبد اللہ بن ابی بن سلول کی ہی تھی۔ وہ بہی نہین چاہتا تھا
کہ مدینہ سے نکل کر باہر جائے۔
مگر اور کتنے ہی لوگون نے جن مین سے اوس روز شہید ہوئے یہ راے دی۔ کہ مدینہ
سے نکلکر لڑنا چاہیے (یہ راے حمزہ بن عبد المطلب اور سعد بن عبادہ وغیرہ لوگون کی تہی)
قریش اپنے مقام پر چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ تین روز ٹہیرے رہے۔ پہر رسول اللہ جمعہ کی نماز
پڑہ کر مدینہ سے نکلے۔ اور ہفتہ کے روز پندرہ شوال کو فریقین کا مقابلہ ہوا۔ جب رسول اللہ صلعم
نے ہتیار پہنے۔ اور باہر نکلے تو وہ لوگ نادم ہوے جنہون نے قریش کی طرف
نکلنے کی راے دی تھی۔ اور بولے کہ ہم نے رسول اللہ کو ناراض کیا۔ ہم تو مشورہ دیتے
ہین۔ اور اوس مین پہر وحی آجاتی ہے۔ پہر اونہون نے عذر کیا۔ اور عرض کیا کہ جو آپ
کی مرضی ہو وہ کیجئے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ یہ تو کسی نبی کے لیے زیبا نہین ہے
کہ زرہ پہنے اور پہر اوسے بغیر لڑائی لڑے اُتار دے۔ اس واسطے آپ ہزار آدمیون
سے نکلے۔ اور مدینہ پر ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا۔

۱۹۶۔ عبد اللہ بن ابی کی واپسی رسول اللہ کی | جب رسول اللہ مدینہ سے اُحد کی طرف جا رہے

ہمراہی سے اور ایک اندہا منافق | تہے - توراستہ سے عبد اللہ بن ابی بن سلول ایک
ثلث آدمیون کو لیکر لوٹ کہڑا ہوا - اور کہا کہ رسول اللہ نے میرا کہنا نہ مانا - اور ادن دلڑکون
کا کہنا مانا - اس کے ساتھ جو لوگ گئے اور اوس کی تعبیت کی وہ منافق تہے - اور
ادن کے دل مین نفاق اور ریب بہرا ہوا تہا عبد اللہ بن حزام نبی سلمہ کے بہائی نے ادن کا
تتبع کیا - وہ بہی چلا گیا - ادن لوگون کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ وہ نبی کو چہوڑکر چلے
گئے - تب وہ کہنے لگے کہ اگر ہم جانتے کہ تم لڑائی لڑو گے تو ہم تمہین نہین چہوڑتے - غرض
جب وہ لوٹ گیے تو رسول اللہ نے فرمایا - کہ اعدا اللہ خدا تمہین دور ہی رکہے - امید ہے
کہ وہ ہمین تم سے مستغنی کردے گا -

پہر رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات سو آدمی رہ گئے - اور آپ حرۃ بنی حارثہ مین گئے - اور
ادن کے اموال اور اونٹون کے درمیان مین ہوپنچے - وہان منافقین مین سے بہی ایک
شخص کے جس کا نام مربع بن قیظی تھا اونٹ تہے - اور وہ اندہا تہا جب اوس نے
رسول اللہ صلعم کی اور آپ کے ہمراہیون کی آہٹ معلوم کی - تو اُٹہا اور ادن کے منہون پر
دہول اُڑانے لگا - اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول اللہ ہے تو تجھ کو میری بلا اجازت یہ جایز نہین
ہے کہ میرے احاطہ مین داخل ہو - اور پہر ایک مٹہی بہر مٹی لی - اور کہا - اگر مجھے یہ معلوم
ہوتا کہ اگر مٹی پہینکون تو تیرے ہی منہ پر لگے گی تو یہ مٹی تیرے اوپر پہینکتا - یہ سنکر لوگ
جہپٹے کہ اوسے قتل کرڈالین - نبی صلعم نے کہا نہین وہ آنکہون کا اور دل کا دونون طرف
سے اندہا ہے اوسے جانے دو - اتنے مین سعد بن زید نے اپنی قوس اوس کے ماری
جس سے اوس کے سر مین خون نکل آیا -

اسی مین ایک گہوڑے نے دم ہلائی جو سوار کی تلوار کے کانٹی مین جالگی - اور وہ میان سے

نکل پڑیں۔ رسول اللہ نے یہ دیکھکر فرمایا دیکھو اپنی تلوارون کو سنبھالو۔ مجھے نظر آتا ہے کہ آج تمہاری تلوارین میان سے نکلین گی۔

۱۹۷۔ فریقین کا لشکر کو آراستہ کرنا اور ابو سفیان کا پیغام انصار سے

اور رسول اللہ صلعم آگے بڑہے۔ اور رفتہ رفتہ انتہای وادی پر پہونچکر قیام کیا۔ اور اپنی پشت پہاڑ کی طرف کی اور اوسی کے پاس لشکر کو اُتارا۔

مشرکون کے تین ہزار آدمی تہے۔ جن مین سے سات سو زرہ پوش اور دو سو سوار تہے۔ اور اون کے ساتھ پندرہ بیبیان تھین اور مسلمانون کے کل سو زرہ پوش تہے۔ اور بجز دو گھوڑون کے اور کسی کے پاس گھوڑا نہ تہا۔ ایک گھوڑا تو رسول اللہ کے پاس تھا اور ایک گھوڑا ابو بردہ بن نیار کے پاس تہا۔ یہان آپ نے لشکر کا ملاحظہ کیا۔ اور جنگ آورون کو دیکہا اون مین سے زید بن ثابت ابن عمر اُسید بن حُضَیر براء بن عازب عرابہ بن اوس ابو سعید الخدری وغیرہ کو کم عمری کے باعث واپس کردیا۔ اور جابر بن سمرہ رافع بن خدیج کو رہنے دیا۔

ابو سفیان نے انصار کے پاس آدمی بہیجا۔ کہ ہم تم سے لڑنے نہین آئے ہین۔ ہم اپنے ابن عم سے لڑنے آئے ہین۔ تم لوگ بیچ مین کیون بولتے ہو۔ ہم جانین اور وہ جانین آپ الگ ہو جائیے۔ ہم فقط اوس سے لڑین گے۔ مگر انصار نے ایسا جواب دیا کہ جس سے اوس کا دل آزردہ ہو گیا۔

اور مشرکون نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ اور میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا۔ اون کا لوا بنی عبد الدار کے پاس تہا۔ ابو سفیان نے اون سے کہا۔ کہ رایات کے سبب سے فتح و شکست ہوا کرتی ہے۔ اگر تم سے ہوسکتا ہے کہ میدان جنگ سے

مُنہ نہ پھیرو تو تم اوسے پلیے رہو - ورنہ تم لوا ہمین دیدو - اس سے اوسے تحریص مقصود تھی اونھون نے کہا - جب ہم دشمن کے مقابل ہون گے تو تو دیکھ لیگا کہ ہم کیا کرتے ہین - ابو سفیان کی بھی یہی غرض تھی -

رسول اللہ کی فوج کا منہ مدینہ کی طرف تھا - اور احد کی پہاڑ کی طرف پیٹھ تھی - اور تیراندازون کو اپنی پشت کی طرف کھڑا کیا تھا - ان مین پچاس آدمی تھے - اون پر عبد اللہ بن جبیر کو امیر بنایا تھا - جو خوات بن جبیر کا بھائی تھا - اور اوس سے کہدیا تھا - کہ ہمارے پیچھے سے اگر سوار آئین تو اون کو اپنے تیرون سے روکے اور خواہ ہماری شکست ہو یا فتح مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اور رسول اللہ صلعم نے دو زرہ پہنی تھین - اور لوا مصعب بن عمیر کو دیا تھا - اور سوارون کے مقابلے کے واسطے زبیر کو مقرر کیا تھا اور مقداد کو بھی اوس کے ساتھ دیا تھا -

۱۵۸ - لڑائی کا آغاز اور علی کا طلحہ کو زخمی کر کے چھوڑ دینا اور ابو دجانہ کو رسول اللہ کا تلوار دینا اور ہند کی گیت اور کفار کا پسپا ہونا -

پھر ادھر سے حمزہ لشکر کو لیکر نکلے - اور خالد اور عکرمہ ادھر سے آئے زبیر اور مقداد اون کے مقابل ہوئے اور مشرکین کو ہٹا دیا - اُدھر سے رسول اللہ نے اور آپ کے اصحاب نے حملہ کیا اور ابو سفیان کو پیچھے ہٹا دیا -

اس مین طلحہ بن عثمان صاحب لوا مشرکین نکلا - اور چلا کر آواز دی - یا معشر اصحاب محمد - تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہاری تلوارون سے ہم جہنم مین جاتے ہین اور ہماری تلوارون سے تم جنت مین جاتے ہو - اچھا بھلا اب کوئی تم مین ایسا ہے جو میری تلوار سے جنت مین جائے - یا مجھے اپنی تلوار سے دوزخ مین پہونچائے - اگر ہے تو وہ باہر میدان مین نکلے - علی بن ابی طالب اوس کے مقابلہ کو گئے - اور اوس کے ایک تلوار ماری کہ اوس کا پانون کٹ گیا - اور وہ گر پڑا - اور اوس کا ستر کھل گیا - اور اوس نے خدا کی قسم دیکر حضرت علی

سے کہا کہ رحم کرو۔ حضرت علی نے اوسے چھوڑ دیا۔ (اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اوسی وقت کسی اور مسلمان نے اوسے مار ڈالا۔ اور) اس پر رسول اللہ نے تکبیر کہی۔ اور علی سے کہا۔ کہ تم نے کیون اوسے قتل نہ کیا۔ کہا کہ مجھے اوس نے اللہ کی قسم دلائی۔ کہ رحم کرو۔ اس سے مجھے شرم آگئی اور مین نے اوسے چھوڑ دیا (حضرت علی کے روبرو اون کے مبارزون نے ایک ہی مرتبہ ایسا نہین کیا ہے بلکہ بارہا قسمین دلاکر مختلف جگھون مین لوگ چھوٹ چھوٹ گئے ہین۔ اس سے اس روایت کے صحیح ہونے مین بہت ہی بڑا شبہ ہے)

رسول اللہ صلعم کے ہاتھ مین ایک تلوار تھی۔ آپنے پکار کر کہا کہ کون اس کا حقدار ہے جسے مین یہ تلوار دیدون۔ کتنے ہی آدمی کھڑے ہوئے مگر آپ نے کسی کو نہ دی۔ اسی مین ابو دجانہ کھڑا ہوا۔ اور پوچھا رسول اللہ اسکا حق کیا ہے۔ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اوس سے دشمنون کو اوس وقت تک مارے کہ وہ ٹیڑہی نہ ہوجائے۔ ابو دجانہ نے کہا۔ اچھا تو آپ یہ مجھے عنایت فرمائیے آپ نے وہ اوس کو دیدی یہ بڑا بہادر شخص تھا۔ اور اوس کا قاعدہ تھا کہ جب سرخ عمامہ باندہتا تھا تو لوگ جان جاتے تھے کہ وہ اب لڑیگا۔ اوس نے سرخ دوپٹہ باندہا اور تلوار لی اور اکڑتا ہوا متبختر انہ بین الصفین آیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ یہ ایسی چال ہے جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ مگر اس موقع پر یہ چال جائز ہے پھر اوس کے سامنے جو چیز آئی اوسے بھسم کرتا ہوا چلا گیا۔ اور پہاڑ کے دامن مین عورتون تک پہونچ گیا۔ اون مین ایک عورت کہتی تھی۔

نحن بنات طارق ٭ نمشی علی النمارق ٭ مشی القطا البوارق ٭ المسک فی المفارق
والدر فی المخانق ٭ ان تقبلوا نعانق ٭ ونفرش النمارق ٭ او تدبروا نفارق ٭ فراق غیر وامق

ہم طارق (کوکب صبح یعنی سادات قوم) کی بیٹیان ہین۔ دوستون سے کبھی منہ نہین پھیرتین۔ اور نزاکت کے

باعث ازین پوش کے منقش اور خوبصورت کپڑون پھلاکر تی ہین - اوس چال سے کہ جیسے ہنس چلتا ہے
اور حسن کے دیکھنے سے آنکھین خیرہ ہو تی ہین - ہمارے سرون مین مشک لگی ہوئی - اور گردن کے
ہارون مین موتی پڑے ہوئے ہین - اگر تم میدان جنگ مین آگے بڑہے تو ہم تم سے ہم آغوش ہونگین
اور زین پوش سے خوبصورت چیزین تمہارے واسطے بچھائینگی - اور اگر تم نے پیٹہ پھیری تو ہمارا تمہارا
فراق ہے اور فراق بہی ایسا کہ جیسے ہم تم کبھی دوست ہی نہ تہے -

اور یہ بہی وہ کہتی تھی -

ویھاً بنی عبدالدار ویھاً حماة الدیار ضرباً بکل بتار

چلنا اے بنی عبد الدار چلنا اے حامیان ملک مارنا ہر قسم کی قاطع تلوارون سے

ابو دجانہ نے تلوار اُٹھائی کہ اوس عورت کو مار ڈالے - مگر پھر یہ سوچکر کہ یہ رسول اللہ صلعم کی دی
ہوئی تلوار ہے اس سے عورت کو مارنا نہ چاہیئے - اوسے چھوڑ دیا - یہ عورت ہند تھی اور
اور عورتین اوس کے ساتھ مردون کے پیچھے دف بجاتی جاتی تہین اور مردون کو لڑائی
کی تحریص و ترغیب دلاتی تہین -

لڑائی پھر خوب جوش سے ہونے لگی - اور حمزہ علی اور ابو دجانہ مسلمانون کو لیکر مخالفون کی
صفون مین گھس گیے - جس سے اللہ تعالی نے مسلمانون کی نصرت کی اور مشرکین کو
ہزیمت ہوگئی - اور عورتین بہی بہاگ کر پہاڑ پر چڑہ گئین - اور مسلمان اون کے لشکر مین
گھس کر لوٹ مین پڑ گیے -

اسی مین جب مسلمانون کے لشکر کے تیراندازون مین سے ایک نے نظر کی - اور چونکہ کفار ہٹ
گئے تہے تو اوس نے میدان خالی پایا - اس سے کچھ تیر انداز لوٹ کی طرف چلے - اور کچھ
اپنی جگہہ کہڑے رہے - اور کہا ہم سے جو رسول اللہ نے کہا ہم وہ ہی کرین گے اپنی جگہہ

کھڑے رہین گے - اس پر اللہ تعالی کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی مِنْکُمْ مَنْ یُرِیدُ الدُّنْیَا وَمِنْکُمْ مَنْ یُرِیدُ الْآخِرَۃَ (تم مین ایسے بہی لوگ ہین جو دنیا کو چاہتے ہین اور ایسے بہی لوگ ہین جو آخرت کو چاہتے ہین -) یعنی رسول اللہ صلعم کے احکام کو مانتے ہین - ابن مسعود کہتے ہین - کہ جب تک یہ آیت نازل نہین ہوئی تہی - اوس وقت تک مین یہ جانتا نہ تہا کہ رسول اللہ کے اصحاب مین سے کوئی دنیا کا بہی طالب ہے - یہ مجھے اس آیت کے نزول کے بعد ہی معلوم ہوا - کہ بعض اصحاب رسول اللہ دنیا کے بہی طالب ہین -

۱۹۹ - تیراندازون کا لوٹ مین پڑنا اور خالد کا حملہ مسلمانون پر اور مشرکون کا غلبہ اور حضرت علی کی نسبت اعتقادی روایت

جب کچھ تیرانداز اپنی جگہہ سے چلے گئے - تو خالد بن الولید نے چند تیراندازون کو دیکھکر اون پر حملہ کیا - اور اونہین قتل کر ڈالا - اور پیچھے سے اصحاب نبی صلعم پر بہی حملہ کیا -

اُدہر جب مشرکون نے اپنے سوارون کو دیکہا تو وہ بھی پ‍ِھ‍رے - اور مسلمانون پر حملہ کیا - اور اونہین پیچھے ہٹا دیا اور بہت کو مار ڈالا -

مسلمانون نے مشرکین کے صاحب لوا کو قتل کر دیا تہا - اور اون کا لوا پڑا ہوا تھا کوئی اوس کے پاس نہ جاتا تہا اوسے عمرہ بنت علقمۃ الحارثیہ نے اُٹھایا اور بلند کیا جسے دیکھکر قریش اوس کے گرد جمع ہو گئے - اور پہر اوس عورت سے ایک شخص صواب نام نے لے لیا - اور اوسے لیے ہوے مارا گیا - جس نے اس لوا دار کو مارا تہا وہ علی تہے - یہ بات ابو رافع نے بیان کی ہے - وہ کہتا ہے جب نبی صلعم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکہا تو علی سے کہا کہ ان پر حملہ کرو - علی نے اونہین پراگندہ کر دیا - اور بہتون کو مار ڈالا - پہر آپ نے ایک جماعت کو دیکہا اور اون سے کہا حملہ کرو - علی نے

حملہ کیا اور اونہین قتل کر کے پراگندہ کر دیا۔ جبریل نے کہا یا رسول اللہ یہ مواساۃ اور جوانمردی ہے۔ رسول اللہ نے کہا وہ میرا ہے مین اوس کا ہون۔ جبریل نے کہا مین تم دونو کا ہون اسی مین لوگون نے آواز سنی لاسیف الا ذوالفقار ولافتی الا علی (کوئی تلوار ذوالفقار تلوار کی طرح نہین اور نہ کوئی جوان علی کی طرح ہے۔ یہ اعتقادی روایت ہے تاریخ سے اسے تعلق نہین ہے۔ کیونکہ رسول اللہ کے ساتھہ تو تمام اصحاب لڑ رہے اور دشمنون کو مار رہے اور خود بہی مر رہے تہے اون مین سے ایک شخص کے لیے جبریل کا ایسا کہنا ترجیح بلا مرجح ہے بلکہ ہماری راے مین اس جگہہ یہ قول الحاقی ہے مصنف کا نہین معلوم ہوتا)

۲۰۰۔ رسول اللہ کا زخمی ہونا اور ابن قمئہ کا مشہور کرنا کہ مین نے محمد کو مار ڈالا۔ پہر رسول اللہ صلعم کے نیچے کے دندان مبارک شہید ہوے۔ اور لب چر گیا۔ اور رخسارہ پر اور نیز پیشانی پر جہان بالون کی جڑین ہین زخم آیا۔ آپ پر ابن قمئۃ اللیثی نے تلوار چلائی تہی اور اوسی نے آپ کو زخمی کیا تہا۔ کہتے ہین۔ کہ عبداللہ بن شہاب الزہری جد محمد بن مسلم اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن قمئۃ اللیثی الادرمی نے جو نبی تمیم بن غالب مین سے تھا مشورہ کیا۔ اور تمیم کو ادرم یعنی ناقص الذقن اس وجہ سے کہتے ہین کہ اوس کے ذقن مین کچھ نقصان تھا۔ اور اسی مشورہ مین ابی بن خلف الجمحی اور عبداللہ بن حمید الاسدی اسد قریش بہی شامل تہے۔ اونہون نے اس مشورہ مین رسول اللہ کے قتل کا عہد کیا تہا۔ اسی مین ابن شہاب نے تو آپ کی پیشانی مبارک کو صدمہ پہونچایا۔ اور عتبہ نے چار پتہر مارے۔ جس سے آپ کے دہنے طرف کے دانت شہید ہو گیے اور لب شق ہو گیا رہا ابن قمئۃ اللیثی اوس نے رخسارہ کو زخمی کیا۔ اور خود کے حلقۂ رخسارون کی کہال مین گہس گئے اور تلوار آپ پر اوٹہائی۔ مگر اتنے زور سے نہین لگی۔ کہ وہ آپ کے بدن کو

کاٹے۔ تاہم رسول اللہ صلعم گر گئے۔ اور گھٹنا زخمی ہوگیا۔ ابی بن خلف نے حربہ لیکر حملہ کیا۔ لیکن یہ حربہ رسول اللہ صلعم نے اوس سے چھین لیا۔ اور اوسی سے اوسے مار ڈالا۔ بعض کہتے ہین۔ کہ زبیر کا حربہ لیا اوسے لیکر آپ نے اوس کو مارا تہا۔ اور کوئی کوئی یہ بہی کہتے ہین۔ کہ حارث بن الصمہ کا حربہ تھا جس سے آپ نے اوسے مارا تہا ایک عبد اللہ بن حمید ان مین سے رہا سو اوسے ابو دجانہ الانصاری نے مار ڈالا۔

جس وقت رسول اللہ صلعم زخمی ہوے۔ اور خون آپ کے چہرہ مقدس پر بہنے لگا۔ اوس وقت آپ اوسے پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے تہے۔ کہ کیف یُفلِحُ القَوْمُ خَضَبُوا وجہ نبیھم بالدم یدعوھم الی اللہ (وہ قوم کیونکر فلاحیت پا سکتی ہے جس نے اپنے ایسے نبی کے چہرہ کو جو اونہین خدا کی طرف بلاتا ہو خون سے رنگ دیا ہو۔)

رسول اللہ صلعم کی حفاظت کے واسطے انصار کے پانچ آدمی لڑتے رہے اور وہ پانچون مارے گئے۔ ابو دجانہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے لیے ڈہال بنا لیا تہا۔ اور آپ کے اوپر جہک گیا تہا۔ اوس کی پیٹھ پر تیر پڑ رہے تہے۔ اسی وقت سعد بن ابی وقاص کے بہی رسول اللہ کی حفاظت مین ایک تیر آکر لگا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم اوسے تیر اُٹھا کر دیتے اور فرماتے تہے تیرے اوپر میرے مان باپ قربان۔ یہ تیر مار۔

قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین زخم آگیا اور آنکھ باہر نکل آئی تہی۔ رسول اللہ صلعم نے اوس کی آنکھ اپنی جگہ پر دہنے ہاتھ سے کر دی اور وہ ایسی اچہی ہوگئی کہ پہلی آنکھ سے بہی بہتر تہی مصعب بن عمیر صاحب لواء المسلمین بہی خوب لڑا۔ اور مارا گیا۔ اوسے ابن قمئۃ اللیثی نے مارا تہا۔ اور یہ سمجھا تہا کہ یہی شخص نبی صلعم ہے۔ اس واسطے وہ قریش کی طرف گیا۔ اور پکار کر کہا کہ مین نے محمد کو مار ڈالا۔ مین نے محمد کو مار ڈالا۔ اس واسطے لوگون مین شہرت اُڑ گئی

اور کہنے لگے کہ محمد مارے گئے محمد مارے گئے - پہر جب مصعب مارا گیا تو رسول اللہ صلعم نے لوا علی بن ابی طالب کو دیدیا -

۲۰۱ - حضرت حمزہ کی شہادت اور عبد الرحمن ابن ابی بکر سے لڑنے کو ابو بکر کی تیاری اور عاصم کا مسافع اور کلاب کو قتل کرنا -

حمزہ بہی خوب لڑے اور لڑتے لڑتے اون کا گزر سباع بن عبد العزی الغبشانی پر ہوا - اوس سے انہون نے کہا - ادہر آو ابن مقطعۃ البظور (بظر فرج کی نوک کو کہتے ہین -) اوس کی مان ام انمار مکہ مین عورتون کی ختنہ کیا کرتی تہی - جب دونو مقابل ہوئے تو حمزہ نے اوس کے ایک تلوار ماری - اور مار ڈالا -

وحشی کہتا ہی کہ مین حمزہ کو دیکہہ رہا تہا - کہ وہ اپنی تلوار سے لوگون کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ڈالتا تہا - اور جو کوئی سامنے آتا اوسے مار ڈالتا تہا - اور سباع بن عبد العزی کو بہی اب اوس نے مارا تہا - مین نے اس لیے اوس کے اوپر اپنا حربہ اُٹھایا اور ایسا پہینک کر مارا کہ اوس کی ناف مین جا کر لگا - اور دونو ٹانگون مین ہو کر نکل گیا - پہر حمزہ میری طرف کو چلا - مگر طاقت نہ رہی گر گیا پہر مین نے اوسے چہوڑ دیا - جب وہ مر گیا تو مین نے اپنا حربہ نکال لیا - اور لشکر کی طرف چلدیا - رضی اللہ عن حمزہ وارضاہ -

عاصم بن ثابت نے مسافع بن طلحہ اور اوس کے بہائی کلاب بن طلحہ کو دو تیرون سے مار ڈالا - ان دونو کو لوگ اون کے دم نکلنے کے پہلے اُٹھا کر اون کی مان کے پاس لے گئے اونہون نے اوس سے کہا کہ عاصم نے ہمین مارا ہے - اوس نے قسم کہائی کہ اگر ممکن ہوا تو مین عاصم کی کہوپری مین شراب پیون گی -

عبد الرحمن بن ابی بکر جو مشرکین کے ساتہہ تہا میدان مین نکلا اور مبازرت کے لیے کسی کو طلب کیا - ابو بکر نے چاہا کہ اوس سے لڑنے کے واسطے وہ میدان مین نکلین - مگر

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی تلوار میان مین کر لو۔ اور اپنی ذات سے ہمین دوسری
جگہ فائدہ پہونچاؤ۔ (درحقیقت یہ بڑا مشکل کام تہا کہ اپنے دین اور اپنے رسول کے واسطے
اپنے جوان بیٹے کو قتل کرنے کے واسطے وہ تیار ہو گئے۔ وہ لوگ ان کے پیر کی خاک کے
برابری بہی نہین کر سکتے۔ جنہون نے دنیا کی حکومت کے واسطے مسلمانون کو قتل کیا ہے)

۲۰۲- عمر اور طلحہ وغیرہ کی رسول اللہ کے مارے جانے کی خبر سنکر پریشانی اور انس کا اونہین سمجہانا

اسی مین انس بن النضر انس بن مالک کا چچا عمر اور طلحہ کے پاس پہونچا جن کے پاس اور مہاجرین
بہی تہے۔ اور چپ کہڑے ہوے تہے (اور سوچ رہے تہے کہ اب کارروائی کا کون طرز اختیار
کیا جاے) اوس نے پوچہا کہ یہ کیون چپ کیسے کہڑے ہو۔ بولے کہ رسول اللہ صلعم مارے
گئے۔ انس نے کہا جب وہ مارے گئے تو پہر اب اون کے بعد زندگی کا کیا مزہ ہے۔
جس بات کے واسطے وہ لڑ کر مرے اوسی بات پر تم بھی لڑ کر مر جاؤ۔ پہر دشمن کے مقابل
ہوا اور لڑا۔ اور لڑ کر مارا گیا۔ اوس کے جسم پر ستر زخم تلوار اور نیزہ کے لگے تہے۔ اوس کی
زخمون سے یہ حالت ہو گئی تہی کہ مرنے کے بعد صورت پہچان مین نہین پڑی۔ صرف
اوس کی بہن نے اوس کے دانتون کی خوبصورتی سے اوسے پہچانا تہا۔
یہ بہی کہتے ہین۔ کہ جس وقت مشہور ہوا کہ رسول اللہ صلعم مارے گئے تو اوس وقت کچھ
مسلمانون نے کہا۔ کوئی ایسا ہے جو عبد اللہ بن ابی بن سلول کو جا کر بلا لاے۔ تا کہ وہ
ابو سفیان سے ہمارے لئے امن اوس سے پہلے حاصل کرا دے کہ ہم کو وہ قتل کر ڈالین
انس نے اون سے کہا کہ اگر محمد مارے گئے تو مارے جانے دو۔ محمد کا رب تو نہین مارا
گیا۔ جس کے لیے محمد لڑتے تہے اوسی بات کے لیے تم بہی لڑو۔ اے اللہ مین تو وہ
بات نہین کہتا جو بات یہ لوگ کہتے ہین۔ ان کی باتون سے مین بری ہون۔ پہر لڑا اور لڑ کر مارا گیا

سب سے اول رسول اللہ کو کعب بن مالک نے پہچانا۔ وہ کہتا ہے کہ مین نے آپکو جب دیکھا کہ آپ زندہ وسلامت ہین تو مین نے خوب چلا کر آواز دی۔ کہ مسلمانو تم کو بشارت ہو۔ رسول اللہ صلعم یہان زندہ موجود ہین۔ کسی نے اونہین قتل نہین کیا ہے۔ رسول اللہ نے اوس کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش خاموش (کہین کفار نہ جان جائین۔) غرض جب مسلمانون نے آپ کو پہچان لیا۔ تو شعب احد کی طرف چلے۔ اس وقت آپ کے ساتھ علی ابوبکر عمر طلحہ زبیر اور حارث بن الصمہ وغیرہ تھے۔

۲۰۳۔ رسول اللہ کا ابی کو اپنے ہاتھ سے مارنا اور رسول اللہ کا خون تھمنا اور مالک کا طلحہ کے تیر مارنا۔

جب رسول اللہ صلعم شعب کی طرف کو چڑھے تو وہان آپ کو ابی بن خلف ملا اور بولا۔ محمد اگر تو بچ گیا تو مین نہین بچون گا۔ یہ سنکر رسول اللہ صلعم اوس کی طرف پھرے۔ اور اوس کی گردن مین ایک حربہ مارا۔ ابی آپ سے مکہ مین کہا کرتا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے۔ مین ہر روز اوسے جوار کا ایک فرق (جو تیرہ سیر وزن کا ایک پیمانہ ہوتا ہے) کھلایا کرتا ہون کہ وہ موٹا ہو جائے۔ اور اوس پر مین چڑھکر تجھے مارون۔ رسول اللہ اوس سے فرماتے تھے انشاء اللہ مین ہی تجھے ایک دن مارون گا۔ اس لیے جب وہ قریش کے پاس لوٹ کر گیا تو بولا کہ محمد نے مجھے قتل کر دیا۔ حالانکہ جو زخم اوس کے لگا تھا وہ بہت بڑا زخم نہ تھا۔ وہ زخم کو دیکھکر بولے کہ اس کا کچھ اندیشہ نہین۔ اوس نے کہا نہین یہ زخم مجھے مار ڈالے گا۔ محمد نے مجھ سے کہا ہے کہ مین تجھے مار ڈالون گا۔ واللہ اگر وہ میرے اوپر تھوک ہی دیتا تب بھی تو مین مر جاتا۔ چنانچہ وہ دشمن خدا سرف مقام پر مر گیا۔

رسول اللہ صلعم احد کی لڑائی مین خوب ہی لڑے۔ اور اس قدر تیر مارے کہ آپ کے

تیر سب ختم ہو گئے۔ اور آپ کی قوس کا چلہ ٹوٹ گیا۔ اور وتر کے بھی ٹکڑے ہو گئے۔
جب رسول اللہ صلعم زخمی ہو گئے۔ تو علی آپ کے واسطے مہراس کنوے سے اپنی ڈہال
مین پانی لاتے اور خون کو دہوتے تھے مگر خون نہین تھمتا تھا۔ اس مین بی بی فاطمہ
آئین اور باپ کو چپٹ کر رونے لگین۔ اور بوریہ کا ایک ٹکڑا جلا کر اوس کی راکھ زخم پر لگائی
تب خون کا نکلنا منقطع ہوا۔
مالک بن زہیر الجشمی نے اور بعض کہتے ہین کہ حبان بن العرقہ نے رسول اللہ کے ایک
تیر مارا اور طلحہ نے اوسے اپنے ہاتھ پر لیا جو اوس کی چھنگلیا مین جا کر لگا۔ تیر کے لگنے سے
اوس نے حس کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر وہ باسم اللہ کہتا تو وہ جنت مین داخل ہوجاتا
اور لوگ اوسے جنت مین جاتے ہوئے آنکھون سے دیکھتے ہوتے۔ کہتے ہین۔
کہ اس سے اوس کا ہاتھ انگشت سبابہ اور وسطی کے سوا شل ہو گیا تہا۔ مگر اول قول
زیادہ صحیح ہے۔

۲۰۴۔ عمر کا ابو سفیان کو پسپا کرنا اور طلحہ کو جنت کی بشارت اور مسلمان بہاگنے والون کو تنبیہ

ابو سفیان مشرکون کی ایک جماعت کو لیکر
پہاڑ پر چڑہا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ مناسب
نہین ہے کہ وہ ہم سے بلند ہو جائے۔ اسواسطے حضرت عمر مہاجرین کی ایک جماعت
کو لیکر اُدہر گئے۔ اور اونہین لڑکر اُتار دیا۔ رسول اللہ ایک چٹان پر چڑہنا چاہتے تھے
مگر آپ کو دو زرہون کے بوجھ سے اس قدر طاقت نہ تھی کہ خود بلا مدد چڑہ جاتے اس لیے
طلحہ وہان بیٹھ گئے۔ اور آپ اوس پر پانون رکھکر چڑہ گیے۔ اور فرمایا طلحہ کو جنت واجب ہو گئی
اور کچھ لوگ مسلمانون کے جن مین عثمان بن عفان وغیرہ بھی تھے پیچھے ہٹتے ہٹتے اعوص
مقام تک چلے گئے تھے۔ وہان وہ لوگ تین روز رہے۔ پھر نبی صلعم کے پاس آئے

تو آپ نے اونہین دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ بہت ہی لپٹنے چوڑے گیے (چونکہ یہ لوگ نہ تو جبن کے سبب سے پیچھے ہٹ گئے تھے - اور نہ کوئی دین اسلام سے بددلی تہی - اس لیے ان پر کوئی خطا قائم نہین کر سکتے - یہ اتفاقات جنگ مین ایسے وقت مین کٹ کر مرجانا بھی بڑی غلطی اور نادانی ہے - یہی وجہ ہے کہ جو الفاظ رسول اللہ نے فرمائے اوس مین کوئی ملامت کے الفاظ نہین ہین - بلکہ صرف تنبیہ منظور ہے)

۲۰۵ - حنظلہ اور ابوسفیان اور ابن شعوب کا حنظلہ کو قتل کرنا۔

اور حنظلہ ابن ابی عامر غسیل الملائکہ اور ابوسفیان بن حرب کا مقابلہ ہوگیا - اور حنظلہ اوس پر اتنا غالب ہوگیا کہ اوس کے اوپر چڑھ گیا - مگر جب شداد بن الاسود نے جسے ابن شعوب بھی کہتے ہین ان دونو کو دیکھا تو ابوسفیان نے اوسے بلایا - اور اوس نے آکر حنظلہ کے ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسے قتل کرڈالا - اس پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسے ملائکہ نہلائین گے - لوگون نے اس کی وجہ اوس کے گہر کے لوگون سے دریافت کی - اور اوس کی بی بی سے پوچھا - تو اوس نے کہا کہ وہ گہر سے نکلا تو جنب تہا - اسی مین لڑائی کی منادی کی آواز اوس کو سنائی دی - اور وہ ویسے ہی چلا گیا - اسی واسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ اوسے ملائکہ نے نہلایا ہے - ابوسفیان اپنے صبر و استقامت اور حنظلہ کے قتل مین ابن شعوب کی امداد کی نسبت کہتا ہے -

ولم احمل النعماء لابن شعوب	ولو شئت نجتنی کمیت طمرۃ

اگر مین چاہتا تو اوسوقت کمیت خوبصورت گھوڑی مجھے بچا سکتی تھی - اور اگر مین اوسپر چلدیتا تو مجھے ابن شعوب کا بار احسان اوٹھانا نہ پڑتا

لدن غدوۃ حتی دنت لغروب	فما زال مھری مزجر الکلب منھم

صبح سے لیکر اوسوقت تک کہ دن غروب کے قریب آگیا اون سے میرا بچھیرا اتنی ہی دور رہا جتنی دور سے کتے کو ڈانٹ کر کردیتے ہین

أُقَاتِلُهُمْ وَأَدَّعِي يَا آلَ غَالِبٍ ❊ وَأَدْفَعُهُمْ عَنِّي بِرُكْنٍ صَلِيبِ

اوس وقت مین اونسی لڑتا اور پکارتا جاتا تہا یا آل غالب یا آل غالب - اور مضبوط ڈنڈے یا ہمت قوی سی اونہین سامنی سی ہٹاتا جاتا تہا

فَبَكِّي وَلَا تَرْعَي مَقَالَةَ عَاذِلٍ ❊ وَلَا تَسْأَمِي مِنْ عَبْرَةٍ بِنَحِيبِ

(ای میری عورت ہند بنت عتبہ) تو رو اور ملامت کرنیوالونکی گفتگو کی رعایت نکر اور رنے ودہی مین جو آنسو نکلین اوس سی تو کچہ آزردہ خاطر ہو

أَبَاكِ وَإِخْوَانًا لَنَا قَدْ تَتَابَعُوا ❊ وَحَقَّ لَهُمْ مِنْ عَبْرَةٍ بِنَصِيبِ

تیرا باپ اور ہماری بہائی یکے بعد دیگرے اس جہان سی چلتے بنے - اونکا حق ہے کہ اون پر آنسو بہائے جائین -

وَسَلِّي الَّذِي قَدْ كَانَ فِي النَّفْسِ أَنَّنِي ❊ قَتَلْتُ مِنَ النَّجَّارِ كُلَّ نَجِيبِ

اور دل مین جو تیرے خیالات گزر رہے ہین اونکی نسبت تو دلکی تسلی کردی - مینے بنی نجار کے سب نجیبون کو قتل کر دیا -

وَمِنْ هَاشِمٍ قَرْمًا نَجِيبًا وَمُصْعَبًا ❊ وَكَانَ لَدَى الْهَيْجَاءِ غَيْرَ هَيُوبِ

اور بنی ہاشم مین سے بہی ایک سردار نجیب النسل اور سانڈ کو مار ڈالا - جو لڑائی کے وقت بڑا بیباک اور نڈر تھا

وَلَوْ أَنَّنِي لَمْ أَشْفِ مِنْهُمْ قَرُونَتِي ❊ لَكَانَتْ شَجِيٌّ فِي الْقَلْبِ ذَاتَ نُدُوبِ

اگر مین اون (کے قتل) سے اپنا دل ٹھنڈا نہ کر لیتا - تو یہ غم میرے دل مین ہمیشہ زخم کرتا رہتا

اس کا جواب حسان نے اس طرح دیا ہے -

ذَكَرْتَ الْقُرُومَ الصِّيدَ مِنْ آلِ هَاشِمٍ ❊ وَلَسْتَ لِزُورٍ قُلْتَهُ بِمُصِيبِ

آل ہاشم کے تو نے شکاری سردارون کا ذکر کیا ہے - مگر اوسمین تو نے جو جہوٹ بکا اوسمین تو راہ صواب پر نہین ہے

أَتَعْجَبُ أَنْ أَقْصَدْتَ حَمْزَةَ مِنْهُمُ ❊ عِشَاءً وَقَدْ سَمَّيْتَهُ بِنَجِيبِ

کیا تجہے اس سی تعجب آتا ہی کہ تو نے حمزہ کو اون مین سے شام کے اندہیرا پڑتے وقت مار ڈالا - جسے تو نجیب النسل بیان کرتا ہے

أَلَمْ يَقْتُلُوا عَمْرًا وَعُتْبَةَ وَابْنَهُ ❊ وَشَيْبَةَ وَالْحَجَّاجَ وَابْنَ حَبِيبِ

لیکن دوسری بات کو تو چہوڑ جاتا ہے - کیا تیرے دشمنون نے عمرو اور عتبہ اور اوسکے بیٹے اور شیبہ اور حجاج اور ابن حبیب کو نہین مار ڈالا

غداة دعا العاصی علیًا فراعه		بضربة عضب بلة بخضیب

اور صبح کے وقت جو عاصی نے علی کو میدان جنگ میں بولایا تھا۔ اور اوس وقت اونھون نے اوسے ایک ضرب قاطع سے جو خون میں رنگ دیا تھا تو اوس سے وہ گیا مین

۲۰۶۔ ہند کا حمزہ کا کلیجہ چبانا اور ابو سفیان کی گفتگو عمر سے اور ناک کان کاٹنے کا عذر۔

اور ہند اور اوس کے ساتھ والیان مقتولون پر آگر جھکین اور اون کے ناک کان کاٹنے لگین۔ ہند نے مردون کے کان اور ناکین بین۔ اور اون سے اپنی خلخالین اور ہار بنائے۔ اور جو اپنی خلخالین اور ہار تھے وہ نکالکر وحشی کو دیدئے۔ اور حمزہ کا کلیجہ چیرا۔ اور اوسے منہ مین چبایا۔ مگر اوس کو نگل نہ سکی اس لیے تھوک دیا۔ (اگرچہ یہ ایک بہت ہی بُری حرکت تھی۔ مگر جب اس کے ساتھ یہ بھی ذہن مین جما لیا جائے کہ ہند کا بیٹا حنظلہ حمزہ کے بھتیجے کے ہاتھ سے مارا گیا تھا تو اوس بُرائی کا وزن بہت ہلکا ہو جاتا ہے) پھر ابو سفیان نے ایک اونچے مقام پر چڑھ کر مسلمانون کو دیکھا۔ اور آواز دیکر پوچھا کیا تم لوگون مین محمّد ہے۔ یہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ اوس کا جواب مت دو۔ پھر ابو سفیان نے تین مرتبہ کہا۔ کیا تم مین ابو قحافہ ہے۔ پھر تین مرتبہ کہا کیا تم مین عمر بن الخطاب ہے۔ پھر جب ادھر سے جواب نہ دیا گیا تو وہ اپنے لوگون کی طرف ملتفت ہو کر بولا کیا یہ لوگ مارے گیے۔ اس مین حضرت عمر بول اُٹھے۔ تو جھوٹ کہتا ہے اے عدو اللہ۔ ان سب کو اللہ تعالی نے تیری تخریب کے لیے باقی رکھا ہے پھر ابو سفیان نے کہا اُعْلُ ہبل اُعْلُ ہبل (ہبل کا بول بالا ہبل کا بول بالا) رسول اللہ نے فرمایا کہو اللہ اعلی واجل۔ ابو سفیان نے کہا۔ ان لنا عزی ولا عزی لکم (ہمارا عزی ہے اور تمہارا عزی نہین ہے) رسول اللہ نے فرمایا کہو اللہ مولانا ولا مولی لکم (اللہ ہمارا مولی اور مالک ہے اور تمہارا کوئی مولی نہین ہے) پھر ابو سفیان نے کہا عمر مین تجھے قسم دیکر پوچھتا ہون کہ ہم نے محمّد کو مار ڈالا ہے حضرت عمر

نے کہا ہرگز نہین وہ زندہ ہین اور تیری باتین سن رہے ہین۔ ابوسفیان نے کہا تو ابن قمئہ سے سچا ہے۔

پھر کہا آج تو ہم نے بدر کا بدلہ لیا۔ لڑائی کے ہمیشہ انقلاب ہوا کرتے ہین کبھی ادہر کا پلہ بھاری ہوتا ہے اور کبھی اُدہر کا۔ پھر کہا تم لوگ اپنے مقتولون مین دیکھوگے کہ بعض لاشون کے ناک کان کٹے ہون گے۔ واللہ یہ کام میری رضامندی سے نہین ہوا اور نہ اسکے کرنے والون پر مین نے اپنی ناراضی ظاہر کی۔ نہ مین نے اوس کا حکم دیا اور نہ منع کیا۔

جلیس بن زبان سید الاحابیش کہین پھر رہا تھا۔ اوس نے ابوسفیان کو دیکھا۔ کہ وہ حمزہ کے منہ پر نیزہ کی نوک مار رہا ہے۔ اور کہتا ہے عاق بیٹے مزہ چکھا۔ جلیس نے بنی کنانہ سے کہا۔ دیکھو یہ قریش کا سید ہے اور اپنے ابن عم سے کیا کر رہا ہے۔ ابوسفیان نے کہا یہ مجھ سے غلطی ہوئی کسی سے کہنا نہین لاس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسفیان انتقام کے جوش مین دشمن کی لاش سے بھی اس قدر گستاخی کو ناجائز سمجھتا تھا۔ یہ اوسکی کمال شرافت پر دلالت کرتا ہے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو حضرت عمر اور ابوسفیان کی گفتگو کے بعد اس روایت کے صحت مین ہی شک ہے)۔

۲۰۷۔ حفانہ کا ام ایمن کے تیر مارنا اور سعد کا حفانہ سے بدلہ لینا اور قریش کا مکہ لوٹنا۔

رسول اللہ کی حاضنہ ام ایمن اور اور عورتین انصار کے مردون کو پانی لا لا کر پلاتی تھین حفانہ بن العرقہ نے ام ایمن کے ایک تیر مارا جو اوس کے دامن مین آکر لگا اسے دیکھکر حفانہ ہنس پڑا نبی صلعم نے سعد بن ابی وقاص کو ایک تیر دیا۔ اور کہا حفانہ کے مارو۔ سعد نے جب تیر مارا تو اوس کے جا کر لگا اس سے رسول اللہ ہنس پڑے۔ اور فرمایا کہ اے سعد تو نے ام ایمن کا بدلہ لیا۔ خدا تیری دعا قبول کرے اور تیرا تیر نشانہ پر لگائے)

پھر ابو سفیان اور اوس کے ہمراہی لوٹ گیے۔ اور ابو سفیان کہہ گیا۔ کہ آیندہ سال پھر ہم لڑائی کے لیے آوینگے۔ رسول اللہ کے حکم سے مسلمانون نے کہہ دیا اچھا ہم بھی تیار ہین۔ پھر رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو بھیجا۔ کہ ان کے پیچھے جاؤ اور دیکھو۔ اگر یہ لوگ گھوڑون کو باندہ لین اور اونٹون پر سوار ہون تو جان لو کہ وہ مکہ جاتے ہین۔ اور اگر گھوڑون پر سوار ہون تو جاننا کہ اون کا ارادہ مدینہ کا ہے۔ اگر اونہون نے ایسا کیا تو ہم بھی کچھ کمی نہین کرنے کے اون سے خوب مقابلہ کرین گے۔ علی کہتے ہین مین گیا۔ اور اون کے پیچھے جا کر دیکھا تو وہ اونٹون پر سوار ہوئے اور گھوڑون کو ساتھ ساتھ باندہ لیا۔ اور مکہ کی طرف چلدئے مین راستہ سے بچ بچ کر آتا۔ کہ جہان تک ہو سکے کوئی مجھے دیکھے نہین۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے کہدیا تہا کہ کوئی دیکھے نہین (پھر آکے رسول اللہ صلعم سے سارا حال کہدیا کہ وہ مکہ گئے

۲۰۸۔ سعد بن ربیع کی شہادت اور اپنی قوم کو وصیت رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ مقتولون کو جا کر دیکھے۔ اوس نے سعد بن ربیع الانصاری کو دیکھا کہ اوسمین فقط ایک رمق جان باقی ہے۔ سعد نے اوس سے کہا۔ کہ میرا سلام رسول اللہ صلعم سے کہنا اور کہنا کہ خدا تعالی آپ کو وہ بہتر سے بہتر جزا دے جو اوس نے اپنے کسی نبی کو اوس کی امت کے سبب سے دی ہو۔ اور میری قوم کو بھی سلام کہنا۔ اور اون سے کہنا کہ اگر تم مین ایک شخص بھی زندہ رہے اور رسول اللہ کو تمہارے ہوتے ہوئے کوئی ایذا پہونچائے تو یاد رکھو کہ خدا تعالی کے سامنے تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔ یہ کہا۔ اور کہنے کے بعد مر گیا۔

۲۰۹۔ حمزہ کی شہادت اور ناک کان کاٹنا اور رسول اللہ کا اور بی بی صفیہ کا رنج۔ اور حمزہ اوس وادی کے بطن مین ملے۔ اون کے پیٹ مین سے کلیجہ نکال لیا اور کان ناک کاٹ ڈالے گئے تہے۔ جب رسول اللہ صلعم نے دیکھا تو فرمایا۔ کہ اگر صفیہ اس سے آزردہ نہ ہوتی

اور میرے بعد بھی طریقہ سنت نہ ہوجاتا۔ تو مین حمزہ کو یہین چھوڑ دیتا کہ اونہین زمین کے درندہ اور آسمان کے پرندے کہا جاتے۔ اگر اللہ تعالی نے مجھے قریش پر غلبہ دیا تو اون کے تیس آدمی کی ناک کان کاٹون گا۔ اور مسلمانون نے بھی کہا کہ ہم اون کے ایسے ناک کان کاٹین گے کہ عربون مین کسی نے کبھی ایسے نہ کاٹے ہون گے مگر اس بات مین اللہ تعالی نے ایک آیت نازل فرمائی۔ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ ط وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ ط وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ط

(اور اے مسلمانو۔ دین کی بحث مین مخالفین کے ساتھ سختی بھی کرو تو اوتنی ہی سختی کرو جتنی تمہارے ساتھ کی گئی ہے۔ اور اگر مخلوق کی ایذا پر صبر کرو۔ تو بہرحال صبر کرنے والون کے حق مین صبر بہتر ہے۔ اور تم مخالفون کی ایذا اون پر صبر کرو۔ اور اے پیغمبر خدا کی توفیق بدون تم صبر کر بھی نہین سکتے ہو۔ اور ان مخالفون کے حال پر افسوس نہ کرو۔ اور یہ لوگ جو تمہاری مخالفت مین تدبیرین کیا کرتے ہین ان سے تنگ دل نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہین اور جو لوگون کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہین۔ اللہ اون کا ساتھی ہے) اسواسطے رسول اللہ نے اونہین معاف کردیا۔ اور صبر فرمایا۔ اور اپنے اصحاب کو ناک کان کاٹنے کی ممانعت کردی۔

پھر بی بی صفیہ بنت عبد المطلب آئین۔ رسول اللہ نے اون کے آنے کی خبر سنکر اون کے بیٹے زبیر سے کہدیا کہ اونہین لوٹا دے تاکہ وہ اپنے بھائی حمزہ کی صورت اس طرح کی نہ دیکھین۔ زبیر نے راستہ مین جاکر اون سے کہا کہ نبی صلعم ایسا فرماتے ہین صفیہ نے کہا مجھے معلوم ہے حمزہ کے ناک کان کاٹے گئے ہین۔ یہ بات اللہ کے

راستہ مین کوئی بڑی بات نہین ہے اس سے اگرچہ دل کو صدمہ ہوتا ہے مگر خدا ہمین اس کا ثواب دیگا - مین صبر کرتی ہون - زبیر نے جاکر نبی صلعم سے کہا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا آنے دو - پھر وہ آئین اور اون پر نماز پڑہی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر رسول اللہ صلعم کے حکم سے اونہین دفن کردیا گیا -

۲۱۰ - قزمان کی موت کفر کی حالت مین اور مخیریق یہودی کا مسلمانون کی طرف سے مارا جانا مسلمانون مین ایک شخص تھا جس کا نام قزمان تھا - رسول اللہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اہل نار سے ہے - وہ احد کے روز خوب اچھی طرح سے مسلمانون کی جانب سے لڑا - اور سات آٹھ مشرکین کو قتل کیا - پھر زخمی ہوگیا - لوگ اوسے اٹھا کر اوس کے گھر لے گیے وہان اوس سے مسلمانون نے کہا تجھے جنت کی بشارت ہو قزمان - کہا کیون مین تو اسلام کے لیے نہین لڑا - بلکہ اپنی قوم کی حمایت کے واسطے لڑا ہون - پھر اوس پر زخم کی طرف سے بڑی تکلیف ہوئی - اس واسطے اوس نے تیر لیا اور اپنی انتڑیان اوس سے کاٹ ڈالین - اوس سے خون نکل نکل کر مر گیا - جب رسول اللہ کو اوسکی خبر پہونچی تو فرمایا اشھد انی رسول اللہ -

اور جو لوگ مسلمانون کی طرف سے مارے گئے اونہین مین ایک شخص مخیریق یہودی بھی تھا - اوس نے لڑائی کے دن یہودیون سے کہا - اے یہود یہ دن تمھارے لیے ہے تمکو معلوم ہے کہ محمدؐ کی نصرت وتائید تم پر ضروری ہے یہودیون نے کہا آج تو سبت کا دن ہے - اوس نے کہا سبت اس کام مین کوئی چیز نہین ہے - اور اپنی تلوار اور دوسرے تمام ہتیار زیب بدن کرکے آیا - اور کہا اگر مین مر جاؤن تو میرا مال محمدؐ کا مال ہے جو چاہے وہ کرے - پھر میدان جنگ مین آیا - اور آکر مارا گیا رسول اللہ نے اوس کی نسبت

فرمایا کہ مخیریق نہایت عمدہ یہودی تھا۔

۲۱۱۔ الیمان مسلمان کا قتل مسلمانون کے ہاتھ سے۔ الیمان حذیفہ کا باپ بہی مارا گیا۔ اوسے اتفاقاً مسلمانون ہی نے مار ڈالا رسول اللہ صلعم نے اوسے اور ثابت بن قیس بن وقش کو عورتون کے ساتھہ بہیجا تہا۔ یہ دونو بوڑہے تہے۔ اون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا ہم کس کا انتظار کرین۔ ہم اپنی تلوارین لیکر رسول اللہ کے پاس کیون نہ جائین وہان شاید اللہ تعالیٰ ہمین شہادت نصیب کردے۔ چنانچہ وہ نکلے۔ اور لڑائی کے وقت لوگون کی بہیڑ مین گہس گیے اون کو مسلمانون کی علامت جو اونہون نے مقرر کر رکہی تہی معلوم نہ تہی۔ اس لیے ثابت تو مشرکون کے ہاتھہ سے مارا گیا اور الیمان پر مسلمانون کی ہی تلوارین برسین اور بے جانے اوسے مار ڈالا حذیفہ نے کہا یہ میرا باپ ہے مگر اوس کا کام اتنے مین ہو ہی چکا۔ مسلمان بولے ہمین معلوم نہ تھا۔ حذیفہ نے کہا تو اللہ تعالیٰ تم قاتلون کو مغفرت عطا فرمائے رسول اللہ صلعم نے چاہا۔ کہ اوس کی دیت حذیفہ کو دین۔ مگر حذیفہ نے دیت بہی مسلمانون کو معاف کردی۔

۲۱۲۔ شہدا کا قبرون مین دفن کیا جانا۔ بعض مسلمانون نے اپنے مقتول اُٹھائے اور مدینہ کو لے چلے۔ رسول اللہ نے فرمایا جہان وہ مارے گیے ہین اونہین اوسی جگہہ دفن کردیا جائے۔ اور حکم دیا کہ دو دو تین تین ایک ہی قبر مین دفن کرین۔ اور جو اون مین زیادہ قرآن جانتا ہو اوسے قبلہ کی طرف رکہین۔

نبی صلعم نے اون پر نماز پڑہی۔ جب کوئی شہید آتا تو حمزہ کو اوس کے ساتھہ شریک کرلیا کرتے۔ اور دو نو پر نماز پڑھتے تہے اور ایک قول ہے کہ نو نو آدمی آپ لیتے تہے

اور اون مین حمزہ کو دسوان کرتے اور اون پر نماز پڑہتے تھے ۔ حمزہ کو قبر مین علی ابوبکر عمر اور زبیر نے اُتارا تہا ۔ اور رسول اللہ صلعم اون کی قبر پر بیٹھے تھے ۔

اور رسول اللہ نے یہ بہی حکم دیا تہا ۔ کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن حرام دونو ایک ہی قبر مین دفن کئے جائین ۔ اور فرمایا کہ یہ دونو دنیا مین سچے دلی دوست تھے ۔

۲۱۴ - رسول اللہ کی واپسی مدینہ کو اور مقتولین پر وارثون کا نوحہ اور زاری ۔

پہر جب شہدا دفن ہو گئے ۔ تو رسول اللہ صلعم میدان جنگ سے واپس ہوئے ۔ یہان آپ سے حمنہ بنت جحش ملی ۔ لوگون نے اوسے اوس کے بہائی عبداللہ کے قتل کی خبر سنائی اوس نے سنکر استرجاع پڑہا ۔ پہر کسی نے اوس سے کہا تیرا بہائی حمزہ بہی مارا گیا ۔ اوس کے واسطے اوس نے استغفار کیا پہر ایک نے کہا تیرا شوہر مصعب بن عمیر بہی مارا گیا ۔ اسے سنکر وہ بلبلا گئی اور چلا پڑی ۔ رسول اللہ نے فرمایا ۔ کہ عورت کو اپنے مرد کا بڑا خیال ہوتا ہے ۔

جب مدینہ مین آپ تشریف لائے تو آپ کا گزر انصار کے ایک گھر پر ہوا ۔ دہان آپ نے نوحہ و بکا کی آواز سنی ۔ اوس سے آپ بہی رونے لگے اور آنکھون مین آنسو بہر آئے اور فرمایا کہ حمزہ پر کوئی بہی رونے والا نہین ہے ۔ یہ سنکر سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل کے گہر کو گیا ۔ اور اون کی عورتون سے کہا کہ وہ جائین اور حمزہ پر جاکر روئین (رونے کی ممانعت چلا کر غالباً اس کے بعد ہوئی ہے ۔ یا یہ روایت محبان اہل بیت کی ہوگی)

رسول اللہ انصار کی ایک عورت کی طرف ہوکر گزرے ۔ جب اوس سے لوگون نے کہا کہ اوس کا باپ اور شوہر دونو مارے گئے تو کہا رسول اللہ کیسے ہین ۔ لوگون نے کہا بحمد للہ وہ تو تیرے دل کی خواہش کے موافق زندہ و سلامت ہین ۔ کہا مجھے

اونهین دکھاؤ۔ جب اوس نے آپ کو دیکھا تو کہا کیسی ہی مصیبت کیون نہ پڑے اگر
آپ ہین تو وہ کچھ بھی نہین ہے۔
اور رسول اللہ مدینہ کو اوسی لڑائی کے دن سیبت کے روز ہی لوٹ آئے تھے۔

غزوۂ حمراء الاسد

۲۱۴۔ رسول اللہ کا حمراء الاسد تک جانا جب اتوار کی صبح ہوئی تو رسول اللہ کے موذن نے غزوہ کے سپے لوگون کو پکارا۔ اور آپ نے فرمایا کوئی اور لوگ نہین بلکہ وہ ہی لوگ جو کل ہمارے ساتھ تھے ہمارے ساتھ چلین۔ یہ اس لیے آپ نکلے تھے کہ کفار سمجھین مسلمانون مین قوت ہے۔ اس واسطے آپ کے ساتھ زخمی بھی چلے جو مشکل سے چل سکتے تھے چلتے چلتے حمراء الاسد تک یہ لوگ پہونچے۔ جو مدینہ سے سات میل پر ہے۔ پھر آپ وہان دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ تین روز مقیم رہے۔

۲۱۵۔ ابوسفیان کا مدینہ پر تاخت کا ارادہ اور معبد کا اوسے روک دینا اور رسول اللہ کی واپسی مدینہ کو۔ معبد الخزاعی اس مقام پر رسول اللہ سے ملا۔ خزاعہ کے مسلمان اور مشرک سب کے سب تہامہ مین رسول اللہ کے لیے نصیحت کے تھیلے تھے۔ معبد مشرک تھا۔ اوس نے رسول اللہ سے کہا۔ کہ جو نقصان آپ کو پہونچا ہم کو بہت ہی بُرا معلوم ہوا ہے۔ پھر نبی صلعم کے پاس سے نکل کر چلا گیا۔ اور روحا کے مقام پر ابوسفیان اور اوس کے ساتھیون سے ملا۔ جنہون نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ لوٹ کر مدینہ آئین اور اپنے زعم مین مسلمانون کا استیصال کر ڈالین۔
جب ابوسفیان نے معبد کو دیکھا۔ تو پوچھا۔ کہو کچھ خبر ہے۔ معبد نے کہا محمدؐ اپنے

اصحاب کو لیکر نکلے ہین۔ اور اون کے ساتھ ایک ایسی دلیر جماعت ہے کہ مین نے کبھی ایسی دیکھی ہی نہین۔ اور وہ لوگ بہی اون کے ساتھہ ندامت کر کے مل گئے ہین جو اون سے پہلے الگ ہو گئے تھے۔ دیکھ تو شاید یہان سے کوچ بہی نہ کرے کہ گھوڑون کی پیشانیان تجھے نظر آجائینگی۔

ابو سفیان نے اوس سے کہا۔ کہ ہم نے رجعت کا ارادہ کیا ہے اور چاہتے ہین کہ اون کا جاکر استیصال کر دین اور جو باقی رہے ہین اونہین میٹ دین۔ معبد نے کہا۔ میری رائے نہین ہے کہ تو جائے۔ اور اوسے منع کر کے لوٹا دیا۔ یہین کہین راستہ مین ابو سفیان کو عبد القیس کے کچھ شتر سوار ملے۔ ابو سفیان نے اون سے کہا کہ محمد سے تم میرا ایک پیغام کہدینا۔ اور اس کے بدلہ مین تمھین عکاظ مین زبیب (یعنی انجیر) سے یہ اونٹ بہروا دون گا۔ اونہون نے کہا اچھا۔ تب ابو سفیان نے اون سے کہا۔ کہ اوس سے کہدو۔ کہ قریش کا ارادہ ہے کہ وہ محمدؐ کو اور اوس کے اصحاب کو آکر بیخ و بن سے غارت کر ڈالین۔ یہ شتر سوار رسول اللہ سے حمراء الاسد مین ملے۔ اور آپ کو یہ خبر سنادی۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ط

پہر رسول اللہ مدینہ کو لوٹ آئے۔

۲۱۶۔ معاویہ بن المغیرہ اور عمرو بن عبید اللہ کی گرفتاری اور قتل

جب رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس آتے تھے تو اوس وقت راستہ مین معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص اور ابو عزہ عمرو بن عبید اللہ الجمحی آپ کے ہاتھہ آگئے۔ یہ دو تو حمراء الاسد مین مشرکین سے پیچھے رہ گئے تھے جس وقت مشرکین نے وہان سے کوچ کیا ہے تو یہ لوگ سو رہے تھے۔ وہ اونہین سوتا ہی چھوڑ کر چلدے تھے۔

ان مین سے ابوعزہ تو بدر کی لڑائی مین بھی گرفتار ہوا تھا - اور رسول اللہ نے اوسے بغیر فدیہ لیے چھوڑدیا تھا - اوس نے عرض کیا تہا کہ مین بڑا عیالدار اور غریب ہون رسول اللہ نے اوس سے عہد لے لیا تہا کہ وہ آپ سے نہ تو لڑیگا اور نہ آپ کی لڑائی مین کسی کی مدد کریگا - مگر وہ خلاف عہد وپیمان مشرکین کے ساتھ احد کی لڑائی مین آیا - اور اونہین مسلمانون کے برخلاف بہڑکایا جب وہ رسول اللہ کے سامنے آیا تو کہا محمد مجھ پر احسان کر آپ نے فرمایا - لا یلدغ المومن من جحر مرتین (موسن ایک ہی سوراخ سے اپنا ہاتھ دو مرتبہ نہین کٹواتا) پہر آپ کے حکم سے اوس کو قتل کردیا گیا -

رہا معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص بن امیہ - یہ وہ شخص تہا جس نے حمزہ کے ناک کان کاٹے تہے - اور اور لوگ جو ناک کان کاٹتے تہے اون کے ساتھ یہ بہی ناک کان کاٹتا پہرتا تہا - یہ راستہ بہول گیا تہا - جب صبح ہوئی تو عثمان بن عفان کے گہر آیا دیکہتے ہی عثمان نے کہا - تو نے مجہے بہی ہلاک کیا اور آپ بہی ہلاک ہوا - یہ کہان تو نکل آیا کہا تو میرا نہایت قریب کا رشتہ دار ہے مین تیرے پاس آیا ہون کہ تو مجہے پناہ دے عثمان نے اوسے اپنے گھر مین رکھ لیا - اور رسول اللہ کے پاس چلے کہ اوسکی شفاعت کرین - جب رسول اللہ نے سنا کہ معاویہ مدینہ مین ہے تو فرمایا کہ اوسے ہلاک کرین کئی لوگ دوڑے اور عثمان کے مکان سے نکالا - اور نبی صلعم کے پاس لے گئے عثمان نے قسم کہائی کہ جس نے آپ کو سچا نبی کرکے بہیجا ہے مین اسی کے واسطے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا تہا - کہ اوس کے لیے امن مانگون - اسے آپ مجہے بخش دیجئے آپ نے اوسے حضرت عثمان کو دیدیا - اور کہدیا کہ اگر تین روز سے زیادہ یہان لہین رہیگا تو مین تجہے قتل کرڈالونگا - حضرت عثمان نے اوس کا سامان سفر درست

کیا - اور کہا یہان سے چلا جا - اور رسول اللہ صلعم حمراء الاسد کو گئے - اور معاویہ وہان ٹھیرا رہا کہ نبی صلعم کے اخبار معلوم کرے - جب چوتھا روز ہوا تو آپ نے فرمایا - کہ معاویہ یہان کہین قریب مین ہے دور نہین گیا - اوس کی تلاش کرو لوگون نے ڈہونڈہا - تو زید بن حارثہ اور عمار کو مل گیا - اونہون نے اوسے حماۃ مین جا پکڑا - اور دونون نے اوسے مار ڈالا یہ معاویہ عبد الملک بن مروان کا نانا تہا -

۲۱۷ - حسن اور حسین کی پیدائش و حمل اور جمیلہ زوجہ حنظلہ

کہتے ہین کہ اسی سنہ ۳ ہجری مین حسن بن علی نصف ماہ رمضان مین پیدا ہوئے تہے - اور بی بی فاطمہ پہر حاملہ ہو گئی تہین - حسن کی ولادت اور حسین کے حمل مین پچاس دن کا فرق تہا اسی سنہ مین جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول زوجہ حنظلہ بن ابی سفیان غسیل الملائکہ بہی ماہ شوال مین حاملہ ہوئی تہین -

سنہ ۴ ہجری

غزوۃ الرجیع

۲۱۸ - بنی عضل اور قارہ کے پاس چھ مسلمانون کا جانا اور اون کا غدر

اس سنہ ۴ ہجری کے ماہ صفر مین غزوۃ الرجیع کا واقعہ ہوا اوس کا سبب یہ ہوا تہا - کہ بنی عضل اور قارہ نبی صلعم کے پاس آئے تہے - اور کہا تہا کہ ہم لوگون مین اسلام آگیا ہے - آپ کچھ ایسے آدمی ہمارے یہان بہیجئے - کہ وہ ہم کو دین سکہائین قرآن پڑہائین - رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہہ چھ آدمی بہیجدے - اور اون پر عاصم بن ثابت کو اور ایک قول مین ہے

سے ہے کہ مرثد بن ابی مرثد کو امیر مقرر کیا۔
جب یہ لوگ یہان سے روانہ ہوکر ہداۃ مین پہونچے۔ تو بنی عضل اور قارہ نے غدر کیا
اور ہذیل کے ایک حی کو جسے بنی لحیان کہتے تھے پکارا۔ اونہون نے سو آدمی
اون کی مدد کو بہیجدئے۔ اور مسلمانون نے ایک پہاڑ مین پناہ لی۔ مگر اونہون نے
مسلمانون سے کہا۔ کہ اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کردو۔ اور اون سے عہد و پیمان
کیا۔ عاصم نے کہا واللہ مین تو کافر کا اعتبار نہین کرتا اور اوس کے عہد کو نہین مانتا
اور دعا مانگی۔ کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی اپنے نبی کو خبر کردے۔ اور پہر وہ اور مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن البکیر اون سے لڑے اور مارے گئے۔ اور ابن الدثنہ اور خبیب بن عدی
اور ایک اور شخص نے (جس کا نام عبداللہ بن طارق تھا) اپنے آپ کو اون کے
حوالہ کردیا۔ حوالہ کرتے ہی اونہون نے اونہین باندہ لیا۔ اس پر اوس تیسرے شخص
نے کہا کہ یہ تو پہلے ہی اونہون نے غدر کیا۔ مین تو ان کی اطاعت نہین کرتا۔ اسواسطے
اوسے اونہون نے مار ڈالا۔ اور خبیب اور (زید) ابن الدثنہ کو وہ لوگ لے گئے
اور مکہ مین جاکر بیچ ڈالا۔

۲۱۹۔ خبیب کو بنی الحارث کا خریدنا اور اوسکا قتل اور دو رکعت نماز۔

ان مین سے خبیب کو تو بنی الحارث بن عامر بن نوفل نے لے لیا۔ اس خبیب نے
حارث کو احد کی لڑائی مین مارا تہا۔ اسی لیے اونہون نے اوسے لے لیا تھا کہ قتل
کردین۔ ایک روز خبیب نے حارث کی بیٹیون مین کسی سے استرہ مانگ لیا۔
کہ وہ اپنے قتل کی تیاری کے واسطے موئے زہار صاف کرے۔ اون کے یہان کا
کوئی ننا بچا گھٹنون پہ چلتے چلتے خبیب کے پاس چلا گیا۔ اور اوس کی ران پر جا بیٹہا

اور استرہ خبیب کے ہاتھ مین تہا۔ عورت یہ دیکھتے ہی چیخ مار کر چلا پڑی۔ خبیب نے کہا تو ڈرتی ہے کہ مین اوسے مار ڈالون گا۔ ہم لوگ غدر نہین کیا کرتے۔ خبیب کے بعد یہ عورت کہا کرتی تھی کہ مین نے کوئی اسیر خبیب سے بہتر نہین دیکہا۔ اوس وقت مکہ مین پہل کا نام نشان بہی نہ تھا۔ مگر خبیب کے پاس انگور کے خوشہ ہوتے اور وہ کہاتا ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اوسے اپنے پاس سے رزق پہونچاتا تہا۔ غرض جب حرم سے خبیب کو قتل کے لیے لے چلے۔ تو کہا ذرا مجھے لوٹا دو کہ مین دو رکعت نماز پڑہ لون اس لیے اونہون نے اوسے اس قدر مہلت دی۔ کہ اوس نے دو رکعتین پڑہین۔ چنانچہ اُسی وقت سے یہ سنت مقرر ہو گئی ہے کہ جو پکڑ کر مارا جائے وہ دو رکعت پڑہ لیا کرے۔ پہر خبیب نے کہا۔ کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ موت سے گہبرا گیا تو مین اور بہی نماز پڑھتا۔ اوس نے یہ ابیات کہی ہین۔

ولستُ اُبالی حین اُقتلُ مُسلماً		علی اَیِّ شِقٍّ کان فی اللہ مَصرعی

اگر مین مسلمان مارا جاؤن تو کسی طرح بہی اللہ کے راستہ مین میرا قتل ہو مجھے اوسکی کچھ بہی پروا نہین ہے

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا		یُبارِک علی اَوصالِ شِلوٍ مُمَزَّعٖ

اور یہ میرا قتل تو اللہ کے لئے ہے اگر وہ چاہے تو میرے بدن کے متفرق ٹکڑون مین بہی برکت دیسکتا ہے

اور یہ بہی کہا "اے اللہ تو اون کو شمار کر اور اون سب کو قتل کر دے" پہر اوسے اون لوگون نے قتل کے بعد صلیب پر چڑہا دیا۔

۲۲۰۔ عاصم اور ابن الدثنہ کا قتل اور رسول اللہ سے اصحاب نبی کی محبت

رہا عاصم بن ثابت۔ سو اوسے اونہون نے چاہا کہ سلافہ بنت سعد کے ہاتھ بیچ ڈالین۔ سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اوس کی کہوپری مین شراب پیون گی۔ کیونکہ عاصم نے اوس کے دونو

بیٹون کو احد مین قتل کیا تہا - مگر شہد کی مکہیان آئین اور اونہون نے اوس کی کہوپری مین چہتا بنالیا - اس لیے اونہون نے کہوپری کو چہوڑ دیا کہ رات مین لے لین گے مگر اسی بین اللہ تعالیٰ نے سیلاب بہیجا - اور عاصم کی لاشش اوسمین بہہ گئی - عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تہا کہ کبہی مشرک کو نہ چہونگا - اور نہ کسی مشرک کو اپنا بدن چہواؤن گا - اس لیے اللہ تعالیٰ نے جیسے اوس کی زندگانی مین اوسے مشرک سے بچایا اوسی طرح اوس کے مرنے کے بعد بہی اوسے مشرکون سے بچایا -

اب زید بن الدثنہ کا حال سنئیے - صفوان بن امیہ نے اوسے اپنے غلام نسطاس کے ساتھ تنعیم کو بہیجا - کہ وہان اوسے قتل کر دے - اور اوس کے دونو بیٹون کا عوض لے لے - نسطاس نے ابن الدثنہ سے پوچہا - کیا تو اوس سے خوش ہوگا کہ محمدؐ ہمین تیرے بجاے مل جاے اور ہم اوسے قتل کر ڈالین اور تو اپنے گہروالون مین چلا جاے - اوس نے کہا مین ہرگز یہ پسند نہین کرتا کہ محمدؐ جہان ہین وہان اون کے ایک کانٹا بہی لگے - اور مین اپنے گہر مین بیٹہون - اس پر ابو سفیان نے کہا کہ مین نے کسی شخص کو کسی سے ایسی محبت کرتے نہین دیکہا جیسی محمدؐ کے اصحاب محمدؐ سے کرتے ہین - پہر ابن الدثنہ کو نسطاس نے قتل کر دیا -

رسول اللہ کا عمرو بن امیہ کو ابو سفیان کے قتل کے لیے بہیجنا

۲۲۱ - عمرو بن امیہ کا ابو سفیان کے قتل کو جانا اور ظاہر ہو جانے پر بہاگنا -

جب عاصم اور اوس کے ہمراہی مارے گئے تو رسول اللہ نے عمرو بن امیہ الضمری کو ایک اور انصاری ساتہہ کر کے بہیجا - کہ ابو سفیان بن حرب کو جا کر مار ڈالین - عمرو کہتا ہے کہ مین

گہر سے جب نکلا تو میرے ساتھ ایک اونٹ تھا۔ اور جو شخص میرے ساتھ ہوا تھا وہ بیمار تھا۔ اوسے مین سے نے اپنے اونٹ پر چڑہا لیا تھا۔ رفتہ رفتہ اس طرح ہم بطن یاجج مین پہونچے۔ اور وہان ہم سے نے اپنے اونٹ کو گہاٹی مین وہنگنا لگاکر چہوڑدیا۔ اور اپنے ساتہی سے کہا کہ چلو ابو سفیان کے پاس چلین۔ اور اوسے مارڈالین۔ اگر کوئی خطرہ پیدا ہوجاے تو تو اونٹ کے پاس آنا اور اوس پر سوار ہوکر رسول اللہ کے پاس چلے جانا اور جاکر آپ کو تمام باتون کی خبر کردینا۔ اور میرا کچھ خیال نہ کرنا مین اس ملک کے راستون سے خوب واقف ہون اپنا بندوبست خود کرلون گا۔

یہ باتین کرکے ہم مکہ مین گہسے۔ میرے ہاتہہ مین ایک خنجر تھا۔ کہ اگر کوئی انسان مجھے روکے تو اوسے اوس سے مارڈالون۔ میرے رفیق سے نے کہا چلو طواف تو کرلین اور دو رکعت نماز تو پڑہ لین۔ مین سے نے اوس سے کہا کہ مکہ والے اپنے گہرون کے آگے صحنون مین بیٹھے ہین۔ اور مجھے وہ خوب جانتے ہین۔ یہی باتین کرتے ہوئے ہم رفتہ رفتہ بیت مین پہونچے۔ اور طواف بہی کیا اور نماز بہی پڑہی۔ پہر ہم وہان سے نکلکر باہر آئے۔ اور ایک طرف ہوکر گزرے وہان کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کسی سے نے مجھے پہچان لیا۔ اور چلاکر بولا۔ کہ یہ عمرو بن امیہ ہے۔ یہ سنتے ہی مکہ والے ہماری طرف دوڑے۔ اور بولے کہ وہ یہان کچھ شرارت کرنے کے لیے آیا ہوگا ورنہ اوس کا یہان کیا کام۔ کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت مین بڑا خونریز شیطان مشہور تھا عمرو کہتا ہے کہ مین سے نے اپنے ہمراہی سے کہا۔ چلو اب اپنی جان بچاؤ۔ مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔ اب ابو سفیان کا قتل تو ممکن نہین۔ تو اپنی جان بچا پہر ہم نکلکر بہاگے اور پہاڑ پر چڑہ گئے۔ اور ایک غار مین جا چہپے۔ وہان رات گزاری۔ کہ ہماری تلاش

موقوف ہوجائے تو کچھ نکلنے کا بندوبست کرین۔

۲۲۲۔عمروکا عثمان بن مالک کو مارنا اور مدینہ پہونچنا اور خبیب کی لاش اور قریش کے جاسوس

عمرو کہتا ہے کہ ہم ابہی اوسی غار مین ہی تہے کہ عثمان بن مالک التمیمی وہان ایک اپنے گہوڑے کے واسطے آیا اور غار کے دروازے پر آکر کہڑا ہوا۔ مین اوسے دیکہکر باہر نکلا۔ اور ایک خنجر اوس کے مارا جس سے اوس نے ایسی چیخ ماری کہ مکہ والون نے اوسے سن لیا۔ اور اوس کی طرف دوڑتے آئے۔ مین پہر اوسی جگہہ جہان چہپا تہا جا گسا لوگون نے اوسے آکر دیکہا تو اوس مین ایک رمق جان باقی تہی۔ پوچہا کہ تجہے کس نے مارا۔ کہا عمرو بن امیہ نے اور اسی مین مر گیا۔ یہ نہ بتا سکا کہ مین کہان چہپا ہوا ہون پہر لوگ اوس کے قتل کی باتون مین لگ گیے۔ اور مجہے بہول گیے۔ اور اوسے اٹہا کر لے گئے۔ ہم دو روز تک غار مین رہے۔ جب سکون ہوگیا تو ہم نکلکر تنعیم کو چلے۔ وہان دیکہتا کیا ہون کہ خبیب لکڑی پر مصلوب ہے۔ اور اوس پر نگران مقرر ہین مین اوس لکڑی پر چڑہا۔ اور خبیب کی لاش کو اپنی پیٹہ پر اٹہا کر لے چلا۔ کوئی چالیس قدم نہین چلا تہا کہ لوگون نے مجہے دیکہ لیا۔ اس واسطے مین نے اوسے ڈالدیا۔ اور بہاگ چلا۔ وہ میرے پیچہے بہت ہی دوڑے۔ مگر مین نے ایسا راستہ لیا کہ وہ مجہے نہ پکڑ سکے۔ اور عاجز ہوکر لوٹ گیے اُدہر میرا ہمراہی جب بہاگا تو اونٹ کے پاس گیا۔ اور چڑہکر نبی صلعم کے پاس پہونچا۔ اور سارا حال جا کر بیان کر دیا خبیب کا حال اس کے بعد پہر معلوم نہین اوسے پہر کسی نے نہین دیکہا۔ خدا جانے زمین کہا گئی یا کہان گیا۔

عمرو کہتا ہے۔ کہ مین بہاگتے بہاگتے ضجنان کے ایک غار مین پہونچا۔ میرے پاس

میرے قوس اور تیر تھے۔ مین اوس غار مین ہی تہا۔ کہ بنی الدئل کا ایک شخص جو آنکھون کا اعور اور قد کا بڑا طویل تہا بکریان ہنکالتا ہوا وہان آیا۔ اور بولا کہ تو کون ہے۔ مین نے کہا کہ مین بنی الدئل سے ہون۔ اس پر وہ لیٹ گیا۔ اور گیت گانے لگا اور بولا۔

ولست بمسلم ما دمت حیا	ولست ادین دین المسلمینا

جب تک میری زندگی ہے مین تو مسلمان نہین ہوتا مسلمانون کے دین کو مین کبہی اختیار نہ کرونگا

پہر جب وہ سوگیا تو مین نے اوسے مار ڈالا۔

پہر مین وہان سے بہی چلدیا۔ دیکہتا کیا ہون کہ دو شخص ہین جنہین قریش نے رسول اللہ صلعم کے حالات کے تجسس مین بہیجا ہے اون مین سے ایک کے تو مین نے تیر مارا اور قتل کر دیا اور دوسرے کو قید کر لیا۔ پہر مین نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ کو سارا حال سنایا۔ اس سے رسول اللہ ہنس پڑے اور مجہے دعاے خیر دی۔

۲۲۳ - رسول اللہ کا نکاح بی بی زینب سے | اسی سنہ ۴ھ مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت خزیمۃ ام المساکین سے جو بنی ہلال سے تہین ماہ رمضان مین نکاح کیا۔ یہ پہلے طفیل بن الحارث کے نکاح مین تہین اور اوس نے طلاق دیدی تہی۔ اس سال حج کے ارکان مشرکون کے ہی ولایت مین ہوئے۔

واقعہ بیر معونہ

۲۲۴ - ابو براء کا رسول اللہ پاس آنا اور مسلمانون کا بیر معونہ پر جاکر عامر کے ہاتہ سے مارا جانا۔ | اسی سنہ ۴ھ کے ماہ صفر مین کچہ مسلمان بیر معونہ پر مارے گئے اس کا واقعہ اس طرح ہوا تہا کہ ابو براء عامر بن جعفر ملاعب الاسنہ جو بنی عامر بن صعصعہ کا سید تہا مدینہ کو آیا تہا اور رسول اللہ صلعم کے واسطے ہدیہ لایا تہا۔ رسول اللہ نے اوس کے ہدیہ قبول نہین

گئے۔ اور فرمایا۔ کہ ابوبراء مین مشرک کا ہدیہ نہین لیتا ہون۔ پہر اوس سے مسلمان ہونے
کو کہا۔ اس سے نہ تو اوس نے ناراضی ظاہر کی۔ اور نہ مسلمان ہوا۔ بلکہ یہ کہا کہ یہ بات
تو اچہی ہے۔ اگر آپ اپنے آدمیون کو نجد کو بہیجین اور وہان اسلام کی دعوت کرین
تو مجہے امید ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہو جائین گے۔ رسول اللہ نے کہا مجہے نجد والون
کی طرف سے اندیشہ ہے کہ کہین وہ دہوکا نہ کرین۔ ابوبراء نے کہا۔ مین اون کا ذمہ دار
ہون۔ اس واسطے رسول اللہ نے ستر آدمی نجد کو بہیجے جن مین منذر بن عمرو الانصاری
حارث بن الصمہ حرام بن ملحان عامر بن فہیرہ وغیرہ تہے ایک روایت مین ہے
کہ چالیس ہی تہے۔ یہ سب لوگ یہان سے گئے۔ اور بیر معونہ پر جا کر ٹہیرے۔ جو بنی عامر
کے علاقہ اور حرہ بنی سلیم مین تہا۔

جب یہ لوگ وہان جا کر ٹہیرے تو اونہون نے حرام بن ملحان کو نبی صلعم کی تحریر کے
ساتہ عامر بن الطفیل کے پاس بہیجا جب حرام وہان گیا تو عامر نے اوس تحریر کو نہ دیکہا
اور حرام کو پکڑ کر قتل کر ڈالا۔ جب اوس کے برچہا مارا تو اوس نے کہا اللہ اکبر برب کعبہ
میرا کام ہو گیا۔

پہر عامر بن الطفیل نے بنی عامر کو پکارا کہ مسلمانون کے مقابلہ مین مدد کرین۔ مگر وہ نہ آئے
اور بولے۔ کہ ابوبراء نے اون کو پناہ دی ہے۔ ہم اوس کا ذمہ نہین توڑین گے۔ تب عامر
نے بنی سلیم کے عصیہ رعل ذکوان بطون کو آواز دی وہ اوس کی مدد کو نکلے۔ اور مسلمانون
کو آ کر گہیر لیا۔ مسلمان بہی اون سے لڑے اور لڑ کر کل مارے گیے۔

۲۲۵۔ کعب اور عمرو کا بچنا اور عمرو کا بنی عامر کے دو آدمیونکو مار ڈالنا اور حسان کا سعد اور زبیر کا عامر کو قتل کرنا

صفر ایک شخص کعب بن زید الانصاری بچ گیا۔ جب وہ مار کر ہٹے تو اوس مین ایک رمق

جان باقی تھی۔ پھر وہ مدت تک زندہ رہا۔ اور خندق کی لڑائی مین مارا گیا۔ سواے اوسکے دو شخص اور بھی بچ گئے جو اون کے مویشی چرانے کو گئے تھے۔ ایک کا نام تو عمرو بن امیہ تھا اور ایک اور کوئی انصاری تھا (جس کا نام حارث بن الصمہ تھا) انہون نے چراگاہ مین سے دیکھا کہ لشکر پر پرندے اُڑ رہے ہین۔ تو آپس مین کہا۔ کہ کوئی حادثہ گزرا ہے۔ وہ دیکھنے کو آئے تو یہان کیا دیکھتے ہین کہ تمام لوگ جنہین زندہ چھوڑ گئے تھے مقتول پڑے ہین اور گھوڑے کھڑے ہین۔ عمرو نے کہا۔ چلو رسول اللہ صلعم کے پاس بھاگ چلین اور جا کر آپکو خبر کر دین۔ مگر انصاری نے کہا۔ کہ جب منذر بن عمرو سا شخص مارا گیا۔ اور جہان وہ پڑا ہوا ہے وہان سے تو مین جانا پسند نہین کرتا۔ پھر وہ دشمنون سے لڑا اور لڑکر مارا گیا۔ اور اونھون نے عمرو بن امیہ کو اسیر کر لیا لیکن جب عامر کو معلوم ہوا۔ کہ وہ بنی معد سے ہے تو اوس نے اوسے چھوڑ دیا۔

پھر عمرو وہان سے چلا۔ اور چلتے چلتے قرقرہ مین پہونچا۔ وہان بنی عامر کے اوس سے دو شخص ملے۔ اور اس کے پاس ٹھیر رہے۔ اِن سے اور رسول اللہ صلعم سے عقد موافقت ہو چکا تھا۔ مگر عمرو کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ بھی ہمارے دشمن ہین۔ اس لیے عمرو نے اونہین مار ڈالا۔ پھر آکر نبی صلعم سے سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے جو اون دو نو کو مار ڈالا ان کی مین دیت دون گا پھر فرمایا کہ یہ سب خوبی ابو براء کی ہے۔ اور رسول اللہ کو اس سے بڑا رنج ہوا۔

ان مسلمان مقتولون مین عامر بن فہیرہ بھی تھا جس کی نسبت عامر بن الطفیل کہتا تھا کہ کون شخص تھا کہ جب مارا گیا تو آسمان زمین کے درمیان اوسے فرشتون نے اُٹھایا تھا لوگون نے کہا وہ عامر بن فہیرہ تھا۔

حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے ہین جن مین وہ ابوبرار کو عامر بن الطفیل سے انتقام لینے کی تحریص دلاتا ہے ۵

بنی امّ البنین الم یرعکم	وانتم من ذوائب اهل نجد

اے بنی ام البنین تمہین کیا اس سے کچھ تعجب اور اندیشہ نہین ہوا۔ حالانکہ تم نجد والون مین شرفا مین سے ہو

تهكم عامر بابی براء	ليخفره وما خطأ كعمد

کہ عامر نے ابوبرار کے ساتھ ایسے بدسلوکی کی۔ کہ جس سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا (اور یہ اوسنے جان کر کیا) حالانکہ خطا اور جان بوجھکر کرنے مین برابر ہے

اوس کی اور بھی ابیات ہین۔ پھر کعب بن مالک نے بھی کہا ۵

لقد طارت شعاعاً كل وجه	خفارة ما اجار ابو براء

جس امر کا ابوبرار نے اجارہ لیا تھا وہ ٹوٹ پھوٹ کر چارون طرف کو تتر بتر ہوگیا۔ کسی نے اوسکی رتی بھر پروانہ کی

اس کی اور بھی بیتین ہین۔ جب یہ اشعار ربیعہ بن ابی برار کے پاس پہونچے تو اوس نے عامر بن الطفیل پر حملہ کیا۔ اور اوس کے برچھا مارا۔ جس سے کہ وہ گھوڑے پر سے نیچے گرگیا۔ اور کہا کہ اگر مین مرجاؤن تو میرے خون کا عوض میرا چچا لیوے۔

اس واقعہ بیر معونہ کی نسبت اللہ تعالی کے یہان سے یہ آیت قرآنی نازل ہوئی بلغوا قومنا عنا انا قد لقينا ربنا فرضی عنا ورضينا عنه (ہماری قوم کو ہماری خبر کردو۔ کہ ہم اپنے رب سے جاملے اور وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اوس سے راضی ہوگئے) مگر یہ آیت تلاوت سے منسوخ ہوگئی ہے۔

بنی النضیر کی جلاوطنی

۲۲۶- عامریون کی دیت کی نسبت آپ کا بنی النضیر	اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ عامر بن الطفیل نے

بنی صلعم کے پاس آدمی بہیجا اور جو دو شخص عامری عمرو بن امیہ نے قتل کر دے تہے اون کی دیت مانگی۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے کچھ لوگ لیے۔ جن مین ابو بکر عمر اور علی بہی تہے۔ اور بنی النضیر کے پاس اس معاملہ مین مدد لینے اور گفتگو کرنے کے واسطے آپ تشریف لے گئے (کیونکہ بنی النضیر اور بنی عامر حلیف تہے) بنی النضیر نے کہا اچہا ہم آپ کی مدد کرین گے۔ اور جیسا آپ چاہتے ہین اوسی طرح فیصلہ کرا دین گے۔ پہر وہ لوگ گوشون مین اکہٹے ہوئے اور رسول اللہ کے قتل کا مشورہ کرنے لگے۔ آپ ایک دیوار کے پاس بیٹہے ہوئے تہے۔ اونہون نے کہا کوئی شخص ایسا ہو جو اس مکان پر چڑہے اور ایک بڑا پتہر اوس پر سے محمد پر لڑہکا دے۔ اور اوسے مار ڈالے۔ تاکہ اوس کی طرف سے ہمارا کہٹکا مٹ جاے۔ عمرو بن حجاش نے کہا اچہا مین جاتا ہون۔ مگر سلّام بن مشکم نے منع کیا۔ اور کہا کہ وہ جانتا ہے۔ مگر اونہون نے اوس کا کہنا نہ مانا۔ اور عمرو بن حجاش مکان پر چڑہا۔ اسی مین رسول اللہ کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ ان لوگون کا ایسا ایسا ارادہ ہے۔ آپ فوراً اُٹہہ کہڑے ہوئے اور اپنے اصحاب سے کہا کہ ٹہیرو مین آتا ہون۔ اور لوٹ کر مدینہ کو چلدئے۔ جب آپ کی واپسی مین دیر ہوئی تو آپ کے اصحاب آپ کی تلاش مین نکلے اور آپ کے پاس مدینہ پہ چلے آئے۔

۲۲۷۔ رسول اللہ کا بنی النضیر پر محاصرہ اور عبد اللہ بن ابی کا نفاق اور بنی النضیر کا خیبر اور شام کو نکلنا

پہر رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے بنی النضیر کا حال بیان کیا۔ اور مسلمانون کو اون کی لڑائی کے لیے حکم دیا۔ اور اون کو جاکر گہیرا۔ وہ اپنے قلعون مین جاکر متحصن ہوگئے۔ آپ نے اون کے نخل کٹوائے اور جلا دئے۔

عبداللہ بن ابی اور اوس کے ساتھ والون نے بنی النضیر سے کہلا بہیجا کہ تم جمے رہو اور اپنی حفاظت کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہین۔ اگر وہ تم کو قتل کرینگے تو ہم تمہارے ساتھ ہوکر اون سے لڑین گے۔ اور اگر تم لوگ اون پر جاؤ گے تو بہی ہم تمہارے ساتھ ہوکر اون پر چڑہائی کرین گے۔ مگر اللہ تعالی نے اون کے دلون مین رعب ڈالدیا۔ اور اونہون نے نبی صلعم سے درخواست کی کہ اون کو جلا وطنی کی اجازت دیدین اور اونہین قتل نہ کرین۔ صرف اتنی عنایت کرین کہ جس قدر اونٹون مین وہ اپنا مال و اسباب سوائے ہتیارون کے لیجائین اوس کی اجازت بہی دی جائے۔ رسول اللہ نے اسے منظور کر لیا۔ اس لیے اون مین سے کچھ تو خیبر کو چلے گیے اور کچھ شام کو نکل گئے۔ جو لوگ خیبر کو گیے تہے اون مین کنانہ بن الربیع اور حیی بن اخطب بھی تہے۔ اور اونہین ام عمرو عروۃ بن الورد کی عورت بہی تہی جسے اونہون نے اوس سے مول لے لیا تہا اور جو غفاریہ تہے۔

پہر بنی النضیر کے اموال حضرت کے خاص قبضہ مین آئے۔ اور جس طرح چاہا آپ نے اونہین تقسیم کر دیا۔ مہاجرین اولین کو آپ نے اونہین بانٹ دیا۔ اور انصار کو اون مین سے کچھ نہ دیا۔ صرف سہیل بن حنیف اور ابو دجانہ کو کچھ دیا تہا جنہون نے اپنے فقر کا حال آپ سے بیان کیا تہا۔

بنی النضیر مین سے کوئی مسلمان نہ ہوا۔ صرف یامین بن عمیر بن کعب جو عمرو بن جحاش کا ابن عم تہا اور ابو سعید بن وہب دو شخص مسلمان ہوئے تہے۔ ان کے اموال بہی انہین کو دیئے گیے۔ اس وقت مدینہ پر آپ ابن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تہے۔ اور رایت علی بن ابی طالب کے پاس تہا۔

غزوہ ذات الرقاع

۲۲۸ - رسول اللہ کا غطفان پر جانا اور صلوۃ خوف اور بنی محارب کے ایک شخص کا آپ پر تلوار اوٹھانا

اس نضیر کے واقعہ کے بعد رسول اللہ صلعم دو مہینے ربیع الاول اور ربیع الآخر مین مدینہ مین ہی تشریف فرما رہے - پہر نجد پر غزا کے لئے نکلے - اور غطفان کے بنی محارب اور بنی ثعلبہ کا ارادہ کیا - اور جا کر نخلہ مین قیام کیا - اسی غزوہ کو غزوۃ الرقاع کہتے ہین - (رقاع جمع رقعہ کے ہے رقعہ کے معنی پیوند کے ہین) کیونکہ یہ واقعہ ایک پہاڑ کے پاس ہوا تھا - جس کا رنگ سیاہ سپید سرخ تھا - (اور ان رنگون کے سبب سے اوس مین پیوند معلوم ہوتے تھے) مدینہ پر اس وقت آپ عثمان بن عفان کو خلیفہ کر گئے تے - اس موقع پر رسول اللہ کا اگرچہ مشرکین سے سامنا ہوا مگر قتال نہین ہوا -

اور لوگون کو آپس مین ایک دوسرے سے خوف ہوا - اس واسطے صلوۃ خوف پڑہنے کا حکم آیا - راویون نے صلوۃ خوف مین بہت کچھ اختلاف کیا ہے - جس کا بیان کتب فقہ مین خوب دیا ہوا ہے -

بنی محارب کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ سے آپ کی تلوار دیکہنے کو مانگی - رسول اللہ نے اوسے دیدی - لیتے ہی اوس نے تلوار ہلائی - اور بولا محمد کیا مجھ سے نہین ڈرتے کہا نہین - پہر اوس نے کہا محمد مجھ سے نہین ڈرتے میرے ہاتھ مین تلوار ہے کہا نہین اللہ تجھ سے مجھے بچاے گا - پہر اوس نے تلوار رسول اللہ کو دیدی -

۲۲۹ - بنی محارب کی ایک عورت کے شوہر کا انصاری پہرہ دار کو تیر مارنا اور اوسکا نماز مین مشغول رہنا -

اسی وقت مسلمانون نے بنی محارب کی ایک عورت پکڑ لی تہی - اوس وقت اوس کا شوہر

مکان پر نہ تھا۔ جب وہ گھر کو آیا اور حال معلوم ہوا۔ تو اوس نے قسم کھائی کہ اصحاب
نبی صلعم مین سے کسی کا جب تک خون نہ کرلون گا تب تک دوسرا کام نہ کرونگا
یہ کہا اور رسول اللہ کے پیچھے پیچھے نکلا۔ رسول اللہ نے آکر ایک مقام پر قیام کیا
اور کہا کہ آج ہماری کون حفاظت کریگا۔ یہ سنکر ایک شخص مہاجرین مین سے اور ایک
شخص انصار مین سے اوٹھا۔ اور بولے یا رسول اللہ ہم حراست کرینگے۔ اور جہان
رسول اللہ صلعم قیام پذیر تھے۔ وہان گھاٹی کے مونھہ پر جاکر پہرہ پر کھڑے ہوگیے۔ اول
شب مین مہاجری تو سو گیا اور انصاری پہرہ دینے لگا۔ اور اسی پہرہ کے وقت نماز پڑہنا
شروع کی ادہر سے اوس عورت کا شوہر آیا۔ اور اوسے دیکھکر جانا کہ یہ مسلمانون کا پہرہ
والا اور نگران ہے۔ پہر اوس کے ایک تیر مارا جو اوس کے بدن مین جا کر لگا۔ انصاری
نے اوسے نکالکر پہینک دیا۔ اور جیسے نماز پڑہتا تھا نماز پڑہتا رہا۔ پہر اوس نے ایک
اور تیر مارا۔ وہ بہی اوس کے آکر لگا۔ اوسے بہی اوس نے نکال کر پہینک دیا۔ اور نماز
حسب دستور پڑہنے لگا پہر اوس نے تیسرے بار ایک اور تیر مارا۔ جو اوس کے آکر لگا۔
اور اوس نے اوسے بہی نکالکر پہینک دیا۔ پہر رکوع مین گیا۔ اور سجدہ کیا۔ پہر اپنے
رفیق کو بیدار کیا اور سارا حال بتایا۔ اور وہ فوراً اوٹھ بیٹھا۔ جب اوس عورت کے مرد نے
دیکھا تو جان گیا کہ ان دونو کو اوس کا حال معلوم ہوگیا۔

مہاجری کو جب معلوم ہوا۔ کہ اوس انصاری کے تین تیر لگے ہین تو اوس نے کہا سبحان اللہ
تو نے مجھے بیدار کیون نہ کیا۔ پہلے ہی تیر پر مجھے جگانا چاہیے تہا۔ کہا مین ایک سورت پڑہ
رہا تہا۔ اوسے مین نہ چاہتا تھا کہ بغیر ختم کیے چھوڑدون۔ جب متواتر مجھہ پر تیر آکر پڑے۔ تو مین نے
تجھے اس واسطے جگایا۔ کہ اگر مین مارا گیا تو رسول اللہ نے جو سرحد کی حفاظت میرے سپرد

کی ہو وہ جاتی رہیگی - اگر یہ خوف مجھے نہ ہوتا تو اگرچہ میری جان جاتی رہتی مگر مین سورت کو بغیر ختم کئے نہ چھوڑتا
بعض کہتے ہین کہ یہ غزوہ محرم سنہ ۴ ہجری مین ہوا ہے -

غزوہ بدر الثانیہ

۲۳۰ - رسول اللہ کا بدر کو جانا اور ام سلمہ سے نکاح اور زید کا توریت پڑھنا اور عبداللہ بن عثمان کا انتقال اور حسین بن علی کی پیدایش -

اس غزوہ کو غزوہ السویق بھی کہتے ہین - اسی سنہ ۴ ہجری کے ماہ شعبان مین رسول اللہ صلعم بدر کو گیے - جب کا ابوسفیان بن حرب نے وعدہ کیا تھا آپ جاکر وہان فروکش ہوئے - اور آٹھ روز تک ٹہیر کر ابوسفیان کا انتظار کرتے رہے ابوسفیان بھی مکہ والون کو لیکر نکلا - اور مرۃ الظہران تک اور ایک قول مین ہے کہ عسفان تک آیا - پہر وہ اور اوس کے ساتھی قریش سب لوٹ گئے - اسواسطے مکہ والون نے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق (ستوؤن کا غزوہ) رکھدیا اور کہنے لگے کہ ہم لوگ ستو پینے کو نکلے تھے اور ستو پیکر لوٹ آئے -

اس وقت رسول اللہ صلعم مدینہ پر عبداللہ بن رواحہ کو خلیفہ کر گئے تھے -

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے بی بی ام سلمہ سے نکاح کیا تھا -

اور اسی سنہ مین آپ نے زید بن حارثہ کو حکم دیا تھا کہ وہ یہود کی کتاب پڑہے -

اور اسی سنہ کے ماہ جمادی الاولی مین عبداللہ بن عثمان بن عفان مرگیے - جن کی مان رقیہ بنت رسول اللہ صلعم تہین - رسول اللہ نے اون پر نماز پڑہی - اونکی عمر اسوقت چھ سال کی تھی -

ایک روایت مین ہے کہ حسین بن علی بن ابی طالب اسی سال پیدا ہوئے تھے

اور حج کا انتظام اس سال بھی مشرکون کے ہی ہاتھ مین رہا - فقط

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور ہر زبان کی کتابین اُردو ہندی
فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے
لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون و محکمہ بندوبست اور جنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات
بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پینتیس ۳۵ برس سے اپنے فرایض منصبی کو نہایت ایمانداری
اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہی اور اس کی شہرت و نیکنامی روز افزون ہی اور اس مطبع
مین کتب بہ نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہین
جن صاحبون کو کچھ چھپوانا ہو اُن کو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے
معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کیلئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین فقط

المشتہر

محمد قادر علیخان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ